﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد23 — جمعۃ المبارک16 ستمبر 2016ء — 13/ذوالحجہ 1437 ہجری قمری ❁ 16/تبوک 1395 ہجری شمسی — شمارہ38

امام سے آگے نہ بڑھو

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
نماز میں امام سے پہلے کوئی حرکت نہ کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب رکوع کرے تو رکوع کرو۔ اور اس سے پہلے سر مت اُٹھاؤ۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ائتمام المأموم حدیث نمبر626)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

مَیں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں۔ اللہ نے مجھ پر وحی والہام کا احسان کیا اور اس نے میرے ساتھ اسی طرح کلام کیا جیسے اس نے مُرسَلین کرام سے کلام فرمایا تھا۔ اور ایسے نشانوں سے میری سچائی کی شہادت دی جن کا تم مشاہدہ کر رہے ہو۔ اگر تم میرے نشانوں کو راستبازوں میں اللہ کی عادت جاریہ اور گذشتہ انبیاء میں اس کی گزری ہوئی سنّت کے مطابق نہ پاؤ تو بیشک مجھے ردّ کردو اور مجھے قبول نہ کرو۔ لیکن اگر تم میرے نشانوں کو اُن نشانوں کی طرح پاؤ جو سابقین میں گزر چکے ہیں تو پھر ایمان کا تقاضا ہے کہ تم مجھے قبول کرو اور ان (نشانات) سے اعراض کرتے ہوئے گزر نہ جاؤ۔

دوسرا باب

سادات کرام! اللہ سعادت کی راہوں کی طرف تمہاری رہنمائی فرمائے۔ غور سے سنو کہ میں ہی فتویٰ طلب کرنے والا ہوں اور مَیں ہی مدّعی ہوں۔ مَیں کسی حجاب سے بات نہیں کرتا بلکہ میں وہّاب خدا کی طرف سے بصیرت پر قائم ہوں۔ اللہ نے مجھے اس صدی کے سر پر مبعوث فرمایا ہے تا مَیں دین کی تجدید کروں اور ملّت کا چہرہ روشن کروں، صلیب کو توڑوں، عیسائیت کی آگ بجھاؤں اور مخلوق کے بہترین فرد (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنّت قائم کروں اور جو بگاڑ پیدا ہو گیا ہے اس کی اصلاح کروں اور جن (اقدار کی) کساد بازاری ہے انہیں رائج کروں اور یہ کہ مَیں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں۔ اللہ نے مجھ پر وحی والہام کا احسان کیا اور اس نے میرے ساتھ اسی طرح کلام کیا جیسے اس نے مُرسَلین کرام سے کلام فرمایا تھا۔ اور ایسے نشانوں سے میری سچائی کی شہادت دی جن کا تم مشاہدہ کر رہے ہو۔ اور ایسے انوار سے میری رونمائی کی جنہیں تم پہچانتے ہو۔ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم کسی دلیل کے بغیر مجھے قبول کرو اور بغیر کسی واضح دلیل کے مجھ پر ایمان لے آؤ بلکہ میں تمہارے درمیان یہ منادی کر رہا ہوں کہ تم انصاف کرتے ہوئے اللہ کی خاطر کھڑے ہو جاؤ پھر جو نشانات اور دلائل اور شہادتیں اللہ نے میرے لئے نازل فرمائے ہیں ان پر نظر ڈالو۔

اے منکروں کے گروہ! اگر تم میرے نشانوں کو راستبازوں میں اللہ کی عادت جاریہ اور گذشتہ انبیاء میں اس کی گزری ہوئی سنت کے مطابق نہ پاؤ تو بیشک مجھے ردّ کردو اور مجھے قبول نہ کرو۔ لیکن اگر تم میرے نشانوں کو اُن نشانوں کی طرح پاؤ جو سابقین میں گزر چکے ہیں تو پھر ایمان کا تقاضا ہے کہ تم مجھے قبول کرو اور ان (نشانات) سے اعراض کرتے ہوئے گزر نہ جاؤ۔ کیا تم اللہ کی رحمت پر تعجب کرتے ہو حالانکہ اس (رحمت) کا زمانہ آ گیا ہے اور تم دیکھ رہے ہو کہ ملّت (اسلامیہ) کا گوشت گھل گیا ہے اور اس کی ہڈیاں ظاہر ہو چکی ہیں۔ اس کے دشمن بڑے بنا دیئے گئے ہیں اور اس کے خادم چھوٹے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کے نشانوں کو دیکھتے ہو پھر انکار کر دیتے ہو۔ اور اپنی آنکھوں کے سامنے آفتاب صداقت دیکھتے ہو لیکن پھر بھی یقین نہیں کرتے۔

اے لوگو! اللہ کی حجت تم پر تمام ہو چکی پھر کس طرف بھاگ رہے ہو؟ اور یقیناً اس کے نشانات ہر طرف سے ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور اسلام غربت کی گہری غار میں اتر گیا ہے اور اس کے احکامات تعطّل کا شکار ہو گئے ہیں اور ہر آفت اور افتاد اس پر آن پڑی ہے اور ہر مصیبت نے اس (پر حملہ) کے لئے اپنی کچلیاں ظاہر کر دی ہیں۔ اور ہر نحوست نے اس پر اپنا دروازہ کھول دیا ہے۔ چھٹا ہزار جس میں ظہور مسیح کا وعدہ کیا گیا تھا وہ گزر چکا ہے پھر تمہارا کیا خیال ہے کہ کیا اللہ نے اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کی ہے یا اسے پورا کیا ہے؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمام اقوام اس ملّت (اسلامیہ) کے خلاف کیسے متفق ہو گئیں ہیں۔ اور انہوں نے ایک ہو کر اُن درندوں کی طرح اِس پر حملہ کر دیا ہے جو درختوں کے ایک ہی جھنڈ سے باہر نکل آتے ہیں۔ اور اسلام ایک تنہا دھتکارے ہوئے شخص کی طرح ہو گیا ہے۔ اور وہ ہر سرکش کا نشانہ بن گیا ہے۔ اور اغیار کی عید ہے اور ہمارا چاند ذوالقعدہ کا ہے۔ ہم لرزاں و ترساں کافروں سے شکست خوردہ (افراد) کی طرح بیٹھے ہیں اور وہ ہمارے دین پر طعن کر رہے ہیں لیکن (ان کی) یہ (طعنہ زنی) نیزہ زنی کی طرح نہیں (بلکہ اس سے شدید تر ہے)۔ ایسے وقت میں میرے رب نے مجھے صدی کے سر پر مبعوث فرمایا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ اس نے مجھے بلا ضرورت بھیج دیا ہے؟ اللہ کی قسم میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ ضرورت زمانہ گذشتہ سے کہیں بڑھ گئی ہے اور خوش بختی بھگوڑے غلام کی طرح منہ پھیر کے چلی گئی ہے۔ اور اسلام ایک ایسے شخص کی طرح تھا جس کی بناوٹ عمدہ اور چہرہ خوبصورت تھا مگر اب تُو اس کے چہرہ پر بدعات کی سیاہی اور رسومات کے زخم دیکھے گا۔ اسلام کا صحت مند جسم کمزور، اس کا صاف چشمہ گدلے پانی اور اس کا نور تاریکیوں میں اور اس کے محلّات ویرانوں میں بدل گئے ہیں اور وہ ایک ایسے گھر کی طرح ہو گیا جس کے رہنے والے اس میں نہیں ہیں یا وہ ایسا شہد کا چھتا ہے جس میں صرف اس کی مکھیاں رہ گئی ہیں۔ تم یہ کیسے خیال کرتے ہو کہ اللہ نے اس زمانے میں کوئی مجدد نہیں بھیجا جبکہ یہ وقت (آسمانی) مائدہ کے نزول کا وقت تھا، نہ کہ اس (دسترخوان) کے اٹھائے جانے کا۔ اور تم یہ کیسے خیال کرتے ہو کہ اللہ کریم نے ان بدعتوں کے ہجوم اور برائیوں اور بدیوں کے سیلاب کے وقت اصلاح خلق نہیں چاہی بلکہ مسلمانوں پر انہیں میں سے ایک دجّال کو مسلّط کر دیا تا وہ انہیں گمراہیوں کے زہر سے ہلاک کرے۔ کیا عیسائیوں کا دجل گمراہ کرنے میں کچھ کم اور نا تمام تھا کہ اللہ نے اس دجال کے ذریعہ اسے مکمل کیا۔

اللہ کی قسم! یہ عقل اور بصیرت کے چشمہ سے نکلی ہوئی رائے نہیں بلکہ یہ آواز گدھے کی آواز سے بھی زیادہ بری ہے اور اونٹنی کے (چھوٹے) بچے کی آواز سے بھی زیادہ کمزور ہے۔ پھر اس کے باوجود ایک ایسے شخص کی تائید کے لئے لگاتار نشانات کیسے نازل ہو گئے جس شخص کے متعلق اللہ جانتا ہے کہ وہ مفتری ہے۔ اے منکروں کی جماعت! کیا تم میں دلوں کے تقویٰ کی کوئی رمق باقی نہیں رہی۔ کسی بندہ کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ پر افترا کرے پھر بھی اللہ اس کی ایسے مدد کرے جس طرح مقبول بندوں کی مدد فرماتا ہے۔ اس طرح تو دنیا سے امان اٹھ جائے گی اور معاملہ مشتبہ اور ایمان متزلزل ہو جائے گا اور اس میں (حق) کے طالبوں کے لئے بڑی آزمائش ہے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ ایک شخص ہر رات دن اور صبح وشام اللہ پر افترا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ پر وحی کی جاتی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کیا گیا، پھر بھی اس کا رب اس کی ایسی مدد کرتا ہے جیسی مدد وہ صادقوں کی کرتا ہے۔ کیا عقل سلیم یہ بات قبول کر سکتی ہے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم متقیوں کی طرح غور وفکر نہیں کرتے؟ کیا تمہارے لئے دجال ہی رہ گئے ہیں اور مجدد اور مصلح کہاں گئے؟ حالانکہ کفر کے کیڑے دین کو کھا گئے ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں؟

..........(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 48 تا 53۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30 مارچ 2014ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا جن میں سے اکثریت تو واقفین زندگی یا واقفین نَو کی ہے۔ تین نکاح ایسے ہیں جو جامعہ میں پڑھنے والے ہیں یا مربی بن چکے ہیں یا اس سال انشاء اللہ تعالیٰ بن جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ ان واقفین زندگی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور میں بار بار یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اُن کی ذمہ داریاں ایک عام احمدی سے کئی گنا زیادہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جب ہمیں بار بار اس بات کی تلقین فرماتا ہے کہ تقویٰ پہ قائم ہو، تقویٰ پہ قائم ہو، تقویٰ پہ قائم ہو تو اس وقت خاص طور پر ایسے شخص کو جس نے دین کا علم حاصل کیا ہے اور قرآن اور حدیث اور دینی تعلیم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کو پڑھا ہے، اُن کا علم حاصل کیا ہے اور تا زندگی انشاء اللہ یہ علم حاصل کرتے چلے جانا ہے، اُس کو خاص طور پر ان باتوں پر غور کرنا چاہئے، ان کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے، ان کو اپنا مطمح نظر بنانا چاہئے۔ ان کو اپنا لائحہ عمل بنانا چاہئے تا کہ یہ نمونے جو وہ قائم کرے باقی بھی اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت میں ہی تمہاری کامیابیاں ہیں۔ اس زندگی کی کامیابیاں بھی جو دنیاوی رنگ میں انسان کو ملتی ہیں اور دین کے معاملہ میں کامیابیاں بھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ پس اس خوشی کے موقع پر، ایک ایسے موقع پر جب دو رشتے اس لئے قائم ہو رہے ہوتے ہیں کہ نسل انسانی کو بقا حاصل ہو اور وہ آئندہ چلنے والی ہو، اُس وقت بھی ہمیشہ خدا مدّنظر رہنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہی ہر عمل ہونا چاہئے۔ پس یہ باتیں مَیں خاص طور پر واقفین زندگی سے کہتا ہوں کہ آپ لوگ آئندہ زندگی میں موقع ملے گا تو خطبات بھی دیں گے، نکاحوں کے خطبات بھی دیں گے، نکاح بھی پڑھائیں گے۔ جب تک اپنے گھروں کے نمونے اُن اعلیٰ معیاروں کے نہیں رکھیں گے جس کی ہم سے توقع کی جاتی ہے اس وقت تک باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ پس ہمیشہ اس بات کو مدّنظر رکھیں کہ ہم نے اپنی عائلی زندگی میں بھی، اپنی معاشرتی زندگی میں بھی اور اپنے ماحول میں بھی، جماعت کے اندر بھی، جماعت کے باہر بھی پہلے اپنے نمونے قائم کرنے ہیں تا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر خدمت دین کا جو عہد کیا ہے اُس کو صحیح طرح نبھانے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ آج یہ قائم ہونے والے رشتے جن میں چار میں سے تین وہ ہیں جو مربیان بن رہے ہیں وہ ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور ہر لحاظ سے اُن کی زندگیاں کامیاب ہوں۔ اُن کی آئندہ نسلیں بھی نیک پیدا ہوں جو دین کی خادم ہوں، خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ ان چند الفاظ کے بعد اب مَیں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔ پہلا نکاح عزیزہ قدسیہ ماجد کا ہے۔ یہ واقفۂ نو ہیں۔ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم ذیشان احمد کاہلوں جامعہ احمدیہ کے طالبعلم ہیں، ابن مکرم چوہدری منصور کاہلوں صاحب کے ساتھ ساڑھے تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ ہاں یہاں ایک بات یہ بھی کہہ دوں کہ واقفین زندگی کی بیویاں بھی چاہے وہ واقفۂ نَو ہیں یا نہیں وہ وقف ہوتی ہیں۔ اُن کو بھی اسی طرح اپنی زندگیاں گزارنی چاہئیں جس طرح ایک واقف زندگی گزارتا ہے۔ اور وہ تبھی ہوسکتا ہے جب دنیاوی خواہشات کو پیچھے پھینک دیں اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مدّنظر رہے۔ پس اس لحاظ سے لڑکیوں کو بھی، بچیوں کو بھی ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہم واقف زندگی خاوند کی بیوی بننے جارہی ہیں تو اس کا بھی حق ہم نے ادا کرنا ہے۔ بعض دفعہ بعض جگہ سے شکایات آجاتی ہیں کہ مربی سلسلہ ہیں اور اُن کی بیوی کے بعض مطالبات ہوتے ہیں۔ چاہے کشائش میں سے زندگی گزارتے ہوئے آئی ہوں، والدین کے ماحول میں اُن کو کشائش ملی ہو، سہولتیں ملی ہوں، آسانیاں ملی ہوں تب بھی جب اپنے خاوند کے گھر آئی ہیں تو ہمیشہ یہ بات مدنظر رہے کہ ہم نے اب اُسی طرح گزارا کرنا ہے اور اُسی طرح زندگی گزارنی ہے جس طرح ایک مربی اور ایک واقف زندگی گزارے گا اور جہاں بھی بھیجا جائے گا ہم جائیں گی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا:۔ دوسرا نکاح عزیزہ عفیفہ احمد بنت مکرم مبارک عارف احمد صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم مستنصر احمد، یہ بھی جامعہ احمدیہ میں شاہد کے طالبعلم ہیں، ان کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دولہن کے ولی نہیں ہیں، ان کے وکیل خالد احمد جاوید صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ فائزہ کریم بنت مکرم کریم اللہ صاحب بیلجیم کا ہے اور یہ عزیزم سعید احمد جٹ متعلم جامعہ احمدیہ کے ساتھ جو محمد اکرم صاحب ہالینڈ کے بیٹے ہیں، دو ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ انیلہ جبین بنت مکرم محمد سلیم صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم فہد احمد مسعود (واقف نو) ابن مکرم مسعود احمد صاحب جرمنی کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دولہن کے وکیل ندیم احمد صاحب ہیں۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 27 جولائی 2016ء بروز بدھ صبح 12 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد خان صاحب مرحوم۔ پلاٹون کمانڈر فرقان فورس۔ ربوہ) حال لندن اور مکرم مرزا نصیر احمد ناصر صاحب (آف کلیپہم۔ یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(1) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد خان صاحب مرحوم۔ پلاٹون کمانڈر فرقان فورس۔ ربوہ) حال لندن

22 جولائی 2016ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان نے خلافت ثانیہ کے اوائل میں بیعت کی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی اور شادی کے بعد پہلے ننکانہ اور پھر ربوہ میں مقیم رہیں۔ 2001ء سے ٹوٹنگ (یوکے) میں مقیم تھیں۔ انتہائی نیک، دعاگو، صوم وصلوٰۃ کی پابند، کثرت سے چندوں کی ادائیگی اور صدقہ و خیرات کرنے والی اور غریبوں کی ہمدرد خاتون تھیں۔ آپ مکرم خدا بخش صاحب (آف جمال بیکری ربوہ) کی ہمشیرہ اور مکرم طاہر احمد خالد صاحب (مربی سلسلہ یوکے) کی نانی تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے اور 5 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(2) مکرم مرزا نصیر احمد ناصر صاحب (آف کلیپہم۔ یوکے)

20 جولائی 2016ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1974ء کے فسادات میں آپ کا گھر جلا دیا گیا تھا۔ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند، صلہ رحمی کرنے والے شفیق اور مخلص انسان تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ مقامی جماعت میں بطور سیکرٹری مال خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ مکرم منصور احمد ضیاء صاحب مربی سلسلہ (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کے تایا اور مکرم انور اقبال ثاقب صاحب مربی سلسلہ (استاد جامعہ احمدیہ گھانا) کے خالو تھے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم ملک سعید احمد رشید صاحب مربی سلسلہ (ابن مکرم ملک عبدالرشید اعوان صاحب۔ ربوہ)

26 اپریل 2016ء کو 59 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1979ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری پاس کی اور بطور مربی سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے تحت مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ یکم مئی 2003ء سے تاوفات نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے دفتر میں خدمت بجالا رہے تھے۔ آپ حضرت میاں نظام الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل سے تھے اور مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب شہید فجی کے بھتیجے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تقویٰ شعار، صابروشاکر، خدا کی رضا پر راضی رہنے والے، خاموش طبع، شریف النفس، منکسر المزاج اور دعاگو انسان تھے۔ پسماندگان میں والد، اہلیہ اور ایک بیٹا عزیزم عامر سعید (متعلم جامعہ احمدیہ) نیز دو بہنیں اور ایک بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ملک رفیق احمد تبسم صاحب کارکن بیت المال آمد ربوہ کے بھائی تھے۔

(2) مکرم داؤد احمد منصور صاحب مربی سلسلہ (ابن مکرم میر محمد الدین صاحب مرحوم)

28 جون 2016ء کو بعارضہ کینسر 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1974ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے تعلیم مکمل کی۔ پاکستان کی مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ 1981ء تا 1985ء غانا میں خدمات بجالاتے رہے۔ ریٹائرمنٹ سے قبل اسلام آباد میں متعین تھے۔ 2015ء میں بوجہ بیماری ریٹائر ہوئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم شرافت خان صاحب (معلم سلسلہ جماعت کیرنگ۔ انڈیا)

26 جون 2016ء کو کیرنگ میں آسمانی بجلی کی زد میں آنے سے 35 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 16 سال سے نہایت محنت اور اخلاص سے جماعتی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ تقریباً 80 بچے آپ سے تعلیم حاصل کررہے تھے۔ مرحوم نہایت ملنسار، بااخلاق، نظام جماعت اور خلافت سے محبت رکھنے والے نیز احباب جماعت سے ہمدردی رکھنے والے مخلص خادم سلسلہ تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

(4) مکرمہ حمیدہ بیگم سندھو صاحبہ (اہلیہ مکرم نور الٰہی سندھو صاحب) حال نیپال

16 جولائی 2016ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ قادیان کے قریب پیرانوالی کی رہنے والی تھیں۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان منتقل ہوگئیں۔ آپ نے خود بیعت کی تھی۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعاگو اور سادہ مزاج خاتون تھیں۔ اولاد کو بھی عبادت گزار اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا بنایا۔ ایم ٹی اے بڑے شوق سے دیکھتی تھیں۔ تین سال پہلے ہجرت کرکے نیپال گئی تھیں۔ پسماندگان میں 5 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(5) مکرم کریم احمد جنجوعہ صاحب (ابن مکرم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب شہید) کینیڈا

6 جون 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نمازوں کے پابند، بہت محنتی، جماعتی خدمت میں پیش پیش رہنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور اخلاص و محبت کا تعلق تھا۔ بچوں کو بھی خلیفۂ وقت سے وابستگی اور نمازوں کے التزام کی تلقین کیا کرتے تھے۔ 1988ء سے کینیڈا میں مقیم تھے۔ لمبا عرصہ مارکھم جماعت میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ نادہندگان کو بڑی محبت اور پیار سے مالی قربانی کی تحریک کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ہادی علی چوہدری صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا) کے ماموں تھے۔

(6) عزیزم فؤاد محمود (واقفِ نو۔ امریکہ)

9 مئی 2016ء کو 18 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پیدائشی طور پر شدید تکلیف دہ جِلدی بیماری میں مبتلا تھے جس کا بڑی ہمت، صبر اور بشاشت سے یوں مقابلہ کیا کہ ڈاکٹرز بھی

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم ۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 416

مکرم علی الزیادنہ صاحب (1)

مکرم علی الزیادنہ صاحب لکھتے ہیں:

میرا تعلق اردن سے ہے جہاں میری پیدائش 1982ء میں ہوئی۔ میرے والد صاحب ڈرائیور تھے اور ٹریفک کے ایک حادثے میں 1998ء میں ان کی وفات ہوگئی جبکہ میں اس وقت دسویں جماعت کا طالبعلم تھا۔ مجھے والد صاحب کی وفات کا دکھ تو بہت ہوا لیکن میں نے ذاتی کوشش سے پڑھائی جاری رکھی اور پہلے سے زیادہ محنت کی جس کی بناء پر ایف اے کے امتحانات میں پوزیشن لی اور مجھے حکومت کی طرف سے وظیفہ مل گیا۔ یوں میری پڑھائی کا سلسلہ چلتا رہا تا آنکہ میں ڈینٹسٹ بن گیا۔ بعد میں مَیں نے عربی ادب میں بھی ڈگری لی۔

دینی رجحانات اور حفظِ قرآن

پڑھائی مکمل کرنے کے بعد میں اپنے شہر میں واپس آ گیا اور اپنا کلینک کھول لیا۔ ابتدائی ایام بہت مشکل تھے چنانچہ کلینک چلانے اور شادی کے اخراجات کے لئے مجھے قرض لینا پڑا۔ یہ 2006ء کی بات ہے۔ میں اپنے گھر کے قریب ایک مسجد میں روزمرہ نمازوں کے لئے جانے لگا۔ دینی امور میں لگاؤ کے باعث مجھے قرآن کریم کے پہلے پانچ پاروں کے علاوہ سورۃ الکہف اور سورۃ الاسراء کے علاوہ آخری پارہ حفظ کرنے کی بھی توفیق ملی۔ اسی طرح میں نے قواعد تجوید و تلاوت کا کورس بھی کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میری اہلیہ نے بھی قواعد و تجوید قرآن کریم کا کورس کیا ہوا تھا اور اس میں باقاعدہ ڈگری حاصل کی تھی اور اس نے مجھے ایسا کرنے کی ترغیب دلائی تھی۔

میرا سلفی طرزِ فکر کی طرف میلان تھا لیکن یہ میلان کسی گہرے غور و خوض کا نتیجہ نہ تھا بلکہ اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ سلفی ہمارے ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے تھے اور اکثریت کے ساتھ مَیں بھی ان میں شامل ہوگیا۔

ایم ٹی اے سے تعارف

ایک روز میرے بہنوئی نے مجھے بتایا کہ اس نے ٹی وی پر ایک نیا چینل دیکھا ہے جس پر امام مہدی و مسیح موعود کی آمد کا پرچار کیا جاتا ہے۔ اس نے مجھے اس چینل کی فریکوئینسی دیتے ہوئے اسے دیکھنے کا مشورہ دیا۔

چند روز تک ہی اس چینل کو دیکھنے کے بعد مجھے احساس ہوگیا کہ ان لوگوں کا بات کرنے کا طریق اور مختلف امور کو پیش کرنے کا انداز نہایت اعلیٰ ہے۔ محض چند دنوں میں مجھے اس چینل سے ایسی وابستگی ہوگئی کہ میرے گھر میں صرف یہی چینل دیکھا جانے لگا۔ ان دنوں میں اس چینل پر عیسائیوں کے ساتھ مناظرے چل رہے تھے۔ ان پروگراموں کے دوران مَیں نے ایسے امور کے بارہ میں سنا جن کے بارہ میں کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

صحیح اسلام کی نمائندہ جماعت

ایم ٹی اے العربیہ پر پیش کئے جانے والے ان پروگراموں میں جماعت کے دلائل عیسائیوں پر بڑے بھاری اور غالب لگتے تھے۔ اسلام کو یوں اپنی آنکھوں کے سامنے غالب ہوتا دیکھ کر میرا سر فخر سے بلند ہوگیا اور فرحت و سرور کی ایسی حالت میسر آئی جس کی روحانی لذت سے مجھے پہلی بار آشنائی ہوئی تھی۔ محض یہی صورتحال دیکھ کر میرے دل میں اس جماعت میں شمولیت کی خواہش پیدا ہوگئی اور میں نے کہا کہ اگر یہ جماعت صحیح اسلام کی نمائندہ نہ ہوتی تو عیسائیت پر اسلام کو یوں غالب کرنے کا اعزاز اس کے حصے میں نہ آتا۔

جماعت سے رابطہ

میں نے جماعت کی ویب سائٹ پر ایک ای میل کیا تو کچھ عرصہ کے بعد مکرم تمیم ابودقہ صاحب نے مجھے فون کیا اور ایک روز ان کی دعوت پر نماز جمعہ کے لئے مکرم طٰہٰ قزق صاحب مرحوم کے گھر پر حاضر ہوا جہاں پر موجود بعض افراد جماعت سے مل کر دلی خوشی ہوئی۔ میں نے طٰہٰ قزق صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب لیں اور ان کا مطالعہ شروع کر دیا۔

اسی دوران بعض دیگر چینلز پر کچھ مولوی حضرات نے جماعت پر بہت شدید حملہ کیا اور جماعت کے کفر کا فتویٰ صادر کر دیا۔ یہ سنتے ہی میری اہلیہ کا موقف یہ تھا کہ جب علماء نے اس جماعت کے کفر کا فتویٰ دیا ہے تو اس کے بعد اس کے بارہ میں تحقیق کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے گھر کے ماحول کو درست رکھنے کے لئے گھر میں اس چینل کو دیکھنا بند کر دیا لیکن اپنے کلینک میں اسے دیکھنے کا سلسلہ جاری رکھا تا آنکہ میں اس نتیجہ پر پہنچ گیا کہ یہ جماعت سچی ہے اور مجھے جلد از جلد اس میں شمولیت اختیار کر لینی چاہئے۔ یہ فیصلہ کرنے کے بعد مَیں نے اپنی اہلیہ کو بتا دیا کہ میں عنقریب بیعت کر کے اس جماعت میں شامل ہونے والا ہوں اور تم بھی اس کے بارہ میں استخارہ کرو شاید اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں تمہارے لئے بھی حقیقت آشکار فرما دے۔ میرے بار بار کے مطالبہ کے باوجود بھی اس نے ایسا نہ کیا۔

أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ والی انگوٹھی

ایک روز صبح میں گھر سے نکلنے کے لئے تیار ہو رہا تھا کہ میں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ میری انگوٹھیاں لادو۔ میرے پاس ایک تو شادی کی انگوٹھی تھی اور اس کے علاوہ بھی میں ایک انگوٹھی پہنا کرتا تھا۔ وہ انگوٹھیاں لے آئی اور ان کو پہنتے ہوئے مَیں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ میں بیعت کرنے والا ہوں اور جب میں بیعت کروں گا تو مجھے ایک اور انگوٹھی ملے گی جس پر ''أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ'' کا نقش ہوگا۔ یہ بات سنتے ہی وہ شدت حیرت سے ایک لمحے کے لئے بالکل ساکت ہوگئی، جیسے اسے اپنی سماعت پر یقین نہ آ رہا تھا، چنانچہ اس نے بڑی بے صبری سے پوچھا: تم نے ابھی ابھی کیا کہا ہے؟ پھر جب میں نے اپنی بات دُہرائی تو یکبار اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا اور شدت بُکاء سے وہ اپنے قدموں پر قائم نہ رہ سکی اور زمین پر گر گئی۔ میں حیران تھا کہ اسے کیا ہوگیا ہے۔ میرے پوچھنے پر وہ کہنے لگی کہ پہلے مجھے بتاؤ کہ اس انگوٹھی کا کیا قصہ ہے؟ میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پریشانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ نے یہ وحی فرمائی تھی کہ: أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ جس کے بعد آپ اس وحی کو ایک انگوٹھی پر نقش کروا کر پہنا کرتے تھے تا ہر وقت خدا کا یہ وعدہ یاد رہے اور اس پر اس کا شکر ادا کرنے کی توفیق ملتی رہے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد افراد جماعت بھی اس طرح کی انگوٹھی پہنتے ہیں۔ لیکن اس انگوٹھی کا تمہارے رونے سے کیا تعلق ہے؟

وہ کہنے لگی کہ: جب مَیں 2001ء میں یونیورسٹی میں سالِ اوّل کی طالبہ تھی اس وقت میں نے رمضان کے مہینے میں رؤیا میں دیکھا کہ میں نے ایک انگوٹھی پہنی ہے جس پر أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ تحریر ہے۔ پہلے تو میری اہلیہ رو رہی تھی لیکن اس کی یہ بات سن کر میری حالت بھی غیر ہوگئی اور میں بھی شدت جذبات کی وجہ سے رونے لگا۔ میں نے اسے کہا کہ اب تو خدا تعالیٰ نے تمہیں حق دکھا دیا ہے اور تمہارا یہ رؤیا احمدیت کی صداقت پر ہمارے لئے نشان ہے۔

پھر میری بیوی نے فون اٹھایا اور اپنی یونیورسٹی کی دوستوں کو فون کرنے شروع کئے اور انہیں کہا کہ تمہیں یاد ہے کہ میں نے تمہیں یہ رؤیا سنایا تھا۔ انہوں نے اقرار کیا کہ ہاں ہمیں یاد ہے۔ اس پر میری اہلیہ نے کہا کہ پھر میرا رؤیا پورا ہو گیا ہے۔

بیعت

اس رؤیا سے ایک روز قبل میری اہلیہ نے یہ بھی رؤیا میں دیکھا تھا کہ اس کی شادی مسیح علیہ السلام سے ہوئی ہے۔ اس کی تعبیر کسی نے یہ کی تھی کہ تمہاری شادی کسی ڈاکٹر سے ہوگی۔ ان کی شادی تو ڈاکٹر سے ہوگئی تھی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے تعارف کے بعد اس رؤیا کی اہمیت اور واضح ہوگئی تھی کیونکہ اس سے مراد مسیح علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونا بھی تھا۔ اس کے بعد میری اہلیہ نے استخارہ کیا اور اسے انشراح صدر اور سکینت قلبی نصیب ہوئی اور یوں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ہمیں 2008ء میں بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

تبلیغ اور مخالفت

بیعت کے بعد ہم نے اپنے دوستوں اور جاننے والوں کو جماعت کے بارہ میں بتانا شروع کر دیا۔ میری اہلیہ کی ایک سہیلی نے کھل کر مخالفت کی۔ یوں کچھ ہماری تبلیغ کی وجہ سے اور کچھ مخالفت کے سبب سے ہماری داستان زبان زدِ عام ہوگئی۔ لیکن یہ بتانے کی بجائے کہ ہم نے امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے مخالفین نے لوگوں کو یہ کہنا شروع کر دیا کہ علی زیادنہ ملحد ہو گیا ہے اور اس نے کسی نئے دین کی پیروی شروع کر دی ہے اور اسی کی تبلیغ کر رہا ہے۔ یہ سن کر مولویوں کا غصہ دوچند ہو گیا اور انہوں نے میرے خلاف فتویٰ بازی کا بازار گرم کر دیا۔ میرے چچا اخوان المسلمین کے سرگرم رکن تھے مولویوں نے مجھے تبلیغ سے روکنے کیلئے میرے چچا سے رابطہ کیا تو انہوں نے مجھے اپنے گھر بلایا۔ جب میں وہاں پہنچا تو ان کے گھر میں سب اہل خانہ اکھٹے ہو کر میرے منتظر تھے۔ میرے چچا نے مجھ سے استہزاء کرنا چاہا تو میں نے صاف کہہ دیا کہ اگر آپ نے بات کرنی ہے تو بڑی خوشی سے کریں لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ میں کسی قسم کا استہزاء یا تمسخر برداشت نہیں کروں گا۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ میرے ساتھ وہ دلیل کے ساتھ بات نہیں کر سکتے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے شہر میں نئی نئی مذہبی جماعتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ میں جس مسجد میں جاتا ہوں وہاں پر مولوی تمہارے خلاف باتیں کر رہے ہوتے ہیں اس لئے بہتر ہے کہ تم تبلیغ سے رک جاؤ ورنہ مولوی حضرات تمہیں نقصان پہنچائیں گے۔ میں نے ان کی بات سنی اَن سنی کر دی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ مجھ پر ان کی اس دھمکی کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا تو انہوں نے ایک مولوی کا نام لے کر مجھے کہا کہ پھر تم اس سے مناظرہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میں نے کہا کہ جس نے میرا نقطۂ نظر سننا ہے وہ میرے پاس آئے، اور خاموشی سے میری بات سنے، پھر بے شک اپنی رائے قائم کرے۔ اس سے زیادہ مناظروں میں مَیں نہیں پڑنا چاہتا۔

احمدیت سے دستبردار نہیں ہوسکتا

میرے چچا نے اس معاملہ میں اپنی ناکامی کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا اور اپنی خفّت مٹانے کے لئے میری مخالفت تیز کر دی۔ انہوں نے میرے دیگر چچاؤں کو بھی اکٹھا کیا اور میری والدہ کے پاس جا کر کہا کہ اپنے بیٹے کو روک لو ورنہ مولوی اسے شدید نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ میری والدہ نے ان کی موجودگی میں ہی مجھے فون کیا اور مجھے قسم دے کر احمدیت چھوڑنے کے لئے کہا۔ مَیں نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ سے دستبردار نہیں ہوسکتا۔ اس وقت میرا بڑا بھائی میرے گھر پر تھا اس نے جب یہ باتیں سنیں تو مجھے کہنے لگے کہ تم اپنے موقف پر ڈٹے رہو اور ان کی فکر چھوڑ دو میں ان کو سنبھال لوں گا۔ چنانچہ وہ میرے مخالف رشتہ داروں کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ اگر ہم بھی بہادر ہوتے تو علی کی مانند ہوتے۔ اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ علی کا پیچھا چھوڑ دو کیونکہ میں اپنے ایسے بہادر بھائی سے علیحدگی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ اگر تم ہمیں زیادہ تنگ کرو گے تو ہم اخبار میں اعلان کر دیں گے کہ ہمارا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میرے بھائی کی بات سن کر وہ ڈر گئے کیونکہ ہمارے علاقے کی قبائلی روایات میں ایسے اعلان سے ہمارے خاندان کو بہت نقصان پہنچ سکتا تھا چنانچہ انہوں نے خاموشی اختیار کر لی۔

........................(باقی آئندہ)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

PFUNGSTADT میں مسجد کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب۔ شہر کے موجودہ اور سابق میئرز اور دیگر معززین و مہمانوں کی تقریب میں شرکت اور جماعت احمدیہ کے امن پسندی اور رفاہی کاموں پر خراج تحسین

❁...... اُس زمانہ میں جب اِس شہر کی بنیاد رکھی گئی اور اُس زمانہ میں جس دہائی میں جماعت احمدیہ کا قیام ہوا، کون سوچ سکتا تھا کہ جرمنی کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں جو اُنہی دنوں میں آباد ہو رہا تھا احمدیت پہنچ جائے گی اور اسلام کی صحیح تعلیم کے پیروکار وہاں پہنچیں گے۔ آج 130 سال بعد یہاں نہ صرف وہ لوگ پہنچ گئے بلکہ 130 سال بعد اپنی مسجد بھی بنا رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ تھا کہ 'میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا' اس کے پورے ہونے کا ایک یہ بھی نشان ہے۔

❁...... اسلام کی تعلیم کے دو بنیادی اصول ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ سے پیار کرنا اور اس کا حق ادا کرنا۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے پیار کرنا اور اس کا حق ادا کرنا۔

❁...... مسجدیں عبادت کو ادا کرنے اور مذہبی احکامات کو پورا کرنے کے لئے آباد ہوتی ہیں۔ اِس بات کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے اور کس سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے یا کس حد تک اس کو سیاست میں دخل دینا ہے۔

——— (PFUNGSTADT میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

☆...... خلیفۃ المسیح جو بات کر رہے تھے وہ آواز اُن کے دل سے نکل رہی تھی اور میرے دل تک پہنچ رہی تھی۔ ☆...... خلیفہ صاحب نہایت ہی پیار کرنے والے اور امن پسند انسان ہیں۔ ☆...... خلیفۂ وقت کی عاجزی، نرم دلی واضح طور پر نظر آ رہی تھی اور خاص طور پر آپ کی انسانیت کے لئے خدمت اور محبت خوب عیاں تھی۔ ☆...... خلیفۂ وقت نے امن کا پیغام دیا ہے اور امن کو ہی پھیلایا ہے۔ ☆...... خلیفۃ المسیح کا خطاب قرآن کے تقدّس کی عکّاسی کرتا ہے اور شدّت پسندی کی تردید کرتا ہے۔ ☆...... مجھے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے حضور کے وجود سے ایک نُور نکل رہا ہو...... ☆...... خلیفۃ المسیح پُرحوصلہ ہیں اور ایسی پُرسکون اور دُور اندیش شخصیت ہیں جو دنیا کی رہنمائی کرتی ہے۔ ☆...... خلیفۃ المسیح کی شخصیت ہمدرد اور کھلے دل کی معلوم ہوتی ہے۔ آپ کے وجود سے محبت اور فراست نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے اور مَیں انہی باتوں کو جماعت احمدیہ کی بنیاد سمجھتا ہوں۔

——— (PFUNGSTADT میں مسجد کی تقریب سنگ بنیاد میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

28 اگست 2016ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر چالیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

PFUNGSTADT میں مسجد کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب

آج جماعت PFUNGSTADT میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کا پروگرام تھا۔

پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر Pfungstadt کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے اس شہر کا فاصلہ 52 کلومیٹر ہے، شہر کی حدود میں داخل ہونے سے قبل پولیس کے ایک موٹر سائیکل نے قافلہ کو Escort کیا۔ اس کے علاوہ پولیس کی گاڑی بھی ڈیوٹی پر موجود تھی۔

آج کا دن احباب جماعت Pfungstadt کے لئے غیر معمولی خوشی و مسرّت اور سعادتوں سے بھرپور دن تھا۔ ان کے شہر میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم پڑ رہے تھے۔ ان کے شہر کی سرزمین بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود سے فیضیاب ہونے والی تھی۔ ہر مرد و عورت جوان، بوڑھا، چھوٹا بڑا پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔

چھ بجکر پندرہ منٹ پر جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی تو احباب جماعت نے انتہائی پُرجوش انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے۔ دوسری طرف بچے اور بچیاں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ ہر ایک اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔

اس موقع پر صدر جماعت Pfungstadt ثناء اللہ چیمہ صاحب، مبلغ سلسلہ آفاق احمد صاحب، ریجنل امیر حمید احمد خالد صاحب اور ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد برائے سو مساجد سعید گیسلر صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

آج مسجد کی سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے آنے والے مہمانوں میں اس شہر کے میئر Patrick Koch صاحب اور سابق میئر Horst Baier صاحب بھی شامل تھے۔ ان دونوں نے بھی حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مسجد کے سنگ بنیاد کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ طارق چیمہ صاحب نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ بلال احمد جوئیہ صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس

بعد ازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور شہر Pfungstadt کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ شہر Darmstadt-Dieburg کا حصہ ہے اور پچیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ اور اس شہر کی بنیاد 1886ء میں رکھی گئی۔

اس شہر میں Refugees کے حوالہ سے نمایاں کام ہو رہا ہے اور جماعت کے افراد بھی اس کام میں معاونت کر رہے ہیں اور یہاں ہماری جماعت کے افراد کی Integration بھی قابل بیان ہے۔

مسجد کے لئے جگہ کے حصول کی کوشش 2009ء میں شروع ہوئی۔ جگہ کے حصول میں سابق میئر Hoast Baier صاحب نے بہت مدد کی اور مسلسل ان کا تعاون حاصل رہا۔ شہر کی انتظامیہ نے بھی بہت مدد کی۔ بہت سی ملاقاتوں اور میٹنگز کے بعد بالآخر 2012ء میں پلاٹ خریدنے کی اجازت ملی اور جماعت نے یہ جگہ خریدی۔ آغاز میں کچھ لوگوں نے مخالفت کی لیکن جلد ہی سب کو معلوم

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

کس طرح اللہ تعالیٰ دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والوں کے دلوں میں تحریک کرتا ہے۔ بعض کو رؤیا کے ذریعہ سے احمدیت کی صداقت بتا رہا ہوتا ہے۔ کہیں کوئی لٹریچر یا کتاب تبلیغ کا باعث بن جاتی ہے۔ کہیں احمدیت کی مخالفت احمدیت پھیلانے میں کھاد کا کام دیتی ہے۔ کہیں احمدیوں کے اخلاق دوسروں کو احمدیوں کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ پھر ایسے واقعات بھی ہیں جو دور دراز کے ملکوں میں رہنے والوں کے احمدیت پر ایمان اور یقین کے حیرت انگیز نظارے بھی ہمیں دکھاتے ہیں۔ بچوں کی تربیت کو دیکھیں تو احمدیت قبول کرنے یا احمدیوں کی صحبت میں رہنے سے بچوں میں بھی حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہوتی ہے جس کو دوسرے بھی محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مختصر یہ کہ اگر انصاف کی نظر سے دیکھیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ بیشک ہم ایک نظام کے تحت اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جو پھل اللہ تعالیٰ لگاتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہیں جو ہماری کوشش ہوتی ہے یا ہم کہہ سکتے ہیں اور یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے اسلام کا پیغام پہنچانے اور لوگوں کے سینے اسے قبول کرنے کے لئے کھولنے کا کام خود اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ یقیناً ہر صحیح العقل احمدی کو اس بات کا پورا ادراک ہے اور وہ جانتا ہے کہ احمدیت کی ترقی ہماری کوششوں اور وسائل سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہو رہی ہے۔

گزشتہ سال دنیا کے مختلف ممالک میں ظاہر ہونے والے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے متعدد روشن نشانات اور ایمان افروز واقعات میں سے بعض کا نہایت دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26؍اگست 2016ء بمطابق 26 ظہور 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن۔

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

برطانیہ کے جلسے کے دوسرے دن اللہ تعالیٰ کے افضال کی بارش کا ذکر ہوتا ہے جہاں مختلف شعبہ جات کے اعداد و شمار پیش ہوتے ہیں۔ جماعت کی ترقیات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان اعداد و شمار کے ساتھ میں ان سے متعلقہ واقعات بھی بیان کیا کرتا ہوں لیکن ڈیڑھ دو گھنٹے میں اعداد و شمار کی تفصیل بیان نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی واقعات بیان کئے جا سکتے ہیں اور جو نوٹس پڑھنے کے لئے میں لاتا ہوں وہ تقریباً اسی طرح واپس چلے جاتے ہیں۔ ہر سال کے اعداد و شمار تو تفصیل سے تحریک جدید نے شائع کرنے شروع کئے ہیں۔ کتابی شکل میں شائع ہو رہے ہیں۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے وہ میں مختلف وقتوں میں بیان کرتا رہتا ہوں۔ آج بھی میں ان میں سے کچھ واقعات بیان کروں گا جن سے پتا چلتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والوں کے دلوں میں تحریک کرتا ہے۔ بعض کو رؤیا کے ذریعہ سے احمدیت کی صداقت بتا رہا ہوتا ہے۔ کہیں کوئی لٹریچر یا کتاب تبلیغ کا باعث بن جاتی ہے۔ کہیں احمدیت کی مخالفت احمدیت پھیلانے میں کھاد کا کام دیتی ہے۔ کہیں احمدیوں کے اخلاق دوسروں کو احمدیوں کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ پھر ایسے واقعات بھی ہیں جو دور دراز کے ملکوں میں رہنے والوں کے احمدیت پر ایمان اور یقین کے حیرت انگیز نظارے بھی ہمیں دکھاتے ہیں۔ بچوں کی تربیت کو دیکھیں تو احمدیت قبول کرنے یا احمدیوں کی صحبت میں رہنے سے بچوں میں بھی حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہوتی ہے جس کو دوسرے بھی محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مختصر یہ کہ اگر انصاف کی نظر سے دیکھیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ بیشک ہم ایک نظام کے تحت اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جو پھل اللہ تعالیٰ لگاتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہیں جو ہماری کوشش ہوتی ہے یا ہم کہہ سکتے ہیں اور یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے اسلام کا پیغام پہنچانے اور لوگوں کے سینے اسے قبول کرنے کے لئے کھولنے کا کام خود اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا تو بہت سارا کام خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یقیناً ہر صحیح العقل احمدی کو اس بات کا پورا اِدراک ہے اور وہ جانتا ہے کہ احمدیت کی ترقی ہماری کوششوں اور وسائل سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہو رہی ہے۔ اب مزید تمہید کے بجائے مَیں کچھ واقعات پیش کرتا ہوں۔

ایک واقعہ یہ ہے۔ گنی کناکری کے مبلغ لکھتے ہیں کہ جماعتی تعارف پر مشتمل دو صفحوں کا لیف لیٹ خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک کے طول و عرض میں پھیل چکا ہے اور ہمیں ملک کے دور دراز علاقوں سے فون کالز موصول ہو رہی ہیں کہ ہم اپنے بزرگوں سے امام مہدی اور مسیح کے بارے میں سنا کرتے تھے۔ اب آپ کا یہ لیف لیٹ دیکھ کر ہمیں اشتیاق ہے کہ ہم آپ سے ملیں کیونکہ ہمیں لگتا ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جب امت مسلمہ کو ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگوں سے ہمارے رابطے ہوئے اور وہ لوگ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔

اب لیف لیٹ تو صرف پتہ بتانے کے لئے ہے۔ ایک ذریعہ بنا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دلوں کو پہلے تیار کیا ہوا تھا اور جو عقل والے ہیں وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ زمانہ ہے جس میں ایک مصلح کی ضرورت ہے، مسیح و مہدی کی ضرورت ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اس دور دراز علاقے میں کسی کے زیر اثر احمدیت قبول کی گئی ہے یا احمدیت کی خبریں پہنچیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے کسی انسانی کوشش کا اس میں دخل نہیں۔

پھر تنزانیہ ایک اور ملک ہے۔ پہلے مغربی افریقہ تھا۔ اب یہ مشرقی افریقہ کا واقعہ ہے۔ ڈوڈوما ایک شہر ہے وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی ایک نمائش کے دوران ایک عورت ہمارے سٹال پر آئی اور بڑی حیرت سے پوچھنے لگی کیا یہ مسلمانوں کا سٹال ہے؟ پھر آہستہ آہستہ کتب سے تعارف حاصل کرتی رہیں۔ آخر پر ایک کتاب خریدی جس میں عیسائیت کے حوالے سے مواد تھا۔ چنانچہ ایک دن بعد وہی عورت اپنے خاوند کے ساتھ دوبارہ سٹال پر آئی اور اس دن وہ دونوں فوجی وردی میں ملبوس تھے۔ دونوں فوجی تھے۔ وہ عورت کہنے لگی کہ یہ میرا خاوند ہے اور ہماری شادی کو کافی عرصہ ہو چکا ہے۔ مَیں مسلمان ہوں اور یہ عیسائی ہے۔ اور عورت کہتی ہے کہ میری کافی دیر سے کوشش تھی کہ میں اسلام کی تعلیم بتاؤں اور مسلمان کروں لیکن کہیں سے اسلام کی تعلیم کے بارے میں مجھے کوئی ایسا اچھا مواد نہیں مل رہا تھا۔ کل جب میں آپ کے سٹال پر آئی تو مجھے لگا کہ آج میں صحیح جگہ پر آئی ہوں۔ چنانچہ میں نے آپ سے کل ایک کتاب خریدی اور اپنے خاوند کو دی جس سے ان کے کافی سوالات حل ہو گئے اور باقی جو کچھ سوالات رہ گئے تھے وہ کہنے لگی کہ مجھے امید ہے آپ سے بات کر کے آج حل ہو جائیں گے۔ چنانچہ کافی دیر ان دونوں کی مبلغ کے ساتھ بات چیت ہوتی رہی اور آخر کار اس کا خاوند بھی اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور وہ دونوں بیعت کر کے حقیقی اسلام یعنی احمدیت میں داخل ہو گئے۔ خاوند کے اسلام قبول کروانے کی سچی تڑپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل کو اس طرح کھینچا کہ اتفاق سے وہ وہاں آ بھی گئی اور پھر دونوں کو اللہ تعالیٰ نے حقیقی اسلام کی آغوش میں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر یہ صرف افریقہ کی ہی بات نہیں کہ لیف لیٹ کے ذریعہ سے یا تبلیغ کے ذریعہ سے پیغام پہنچ رہے ہیں یا لوگوں میں تجسّس صرف افریقہ میں اور تیسری دنیا کے لوگوں میں ہے۔ بلکہ ہمارے یہاں ہڈرزفیلڈ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ یہاں بھی ایسے بہت سارے لوگ ہیں جو اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بارنزلے (Barnsley) ٹاؤن میں تبلیغی لیف لیٹ تقسیم کئے گئے جس کی وجہ سے وہاں سے رابطہ قائم ہوا۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد وہاں سے پچاس سے زائد افراد مرد اور خواتین کوچ کروا کر ہڈرزفیلڈ میں ہماری مسجد میں آئے اور ان کا مقصد اسلام کے بارے میں معلومات لینا تھا۔ اس وفد

کے ساتھ مسجد میں اڑہائی گھنٹے کا پروگرام ہوا اور اسلام اور احمدیت کے بارے میں انہیں پریزینٹیشن (presentation) دی گئی جس کے بعد سوال و جواب بھی ہوئے۔ تو یہاں بھی یہ لوگوں کا خود آنا اور خود توجہ کرنا یہ بھی ایک کڑی ہے کہ اللہ تعالیٰ اب ہر جگہ دنیا میں لوگوں کے دلوں کی تاریں ہلا رہا ہے۔ ایک طرف اسلام کی مخالفت ہو رہی ہے۔ ایک طرف خود مسلمان اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں غیر مسلم انتہا سے آگے جانا شروع ہو گئے ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ خود ہی ایک ہوا چلا رہا ہے جس سے لوگوں میں حقیقی اسلام کو سمجھنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہو رہی ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ دور دراز کے رہنے والوں کے دلوں کو ایمانی لحاظ سے کس طرح اللہ تعالیٰ نے مضبوط کیا اور ان میں قربانی کا جذبہ بھی پیدا کیا۔ بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ الاڈا ریجن کی ایک جماعت سوکو (Soko) میں اس سال فروری میں نئی مسجد تعمیر ہوئی۔ مسجد کی تعمیر میں احباب جماعت نے بہت اخلاص اور محبت کے ساتھ حصہ لیا اور بہت سے مراحل میں غیر معمولی طور پر وقت اور مال کی قربانی کرتے ہوئے مزدوروں کی مدد بھی کرتے رہے۔ خواتین بھی تعمیری کام کے لئے دور دور سے پانی لے کر آتی رہیں اور اس طرح مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتی رہیں۔ وہاں گاؤں کے اپنے جو مقامی روایتی صدر ہیں انہوں نے کہا کہ یہ مسجد اہل علاقہ کے لئے پُرامن اسلام کی قیام گاہ ہے۔ اسی طرح وہاں کے جو چیف تھے انہوں نے کہا کہ مسجد الاڈا ریجن کی اس کونسل کے لئے یقیناً روشنی کا مینار اور راستہ ہے۔ اس علاقے کے لوگ زیادہ تر بت پرستی کے مذہب سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ وہاں ایک لوکل چیف جو اپنے چھوٹے چھوٹے علاقوں کے بادشاہ کہلاتے ہیں کہنے لگے میں بھی ایک وقت میں بت پرست ہوتا تھا لیکن آج احمدیت کی بدولت توحید پرست ہو گیا ہوں اور اس نے لوگوں کو کہا کہ میں آپ سب کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ جماعت سچائی اور محبت کا مجسم نمونہ ہے اور جماعت احمدیہ کی بدولت ہی مجھے یہ ادراک ہوا ہے کہ گو میں ایک بادشاہ ہوں مگر میرے اوپر ایک عظیم شہنشاہ ہے جس کی عبادت ہم سب پر فرض ہے۔

اب اللہ تعالیٰ ہی ہے جو یہ سوچ ذہنوں میں پیدا کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا پیغام بھی سچا ہے اور اسلام کی تعلیم بھی سچی ہے اور یہی حقیقی تعلیم اور پیغام ہے جو جماعت احمدیہ دنیا میں پھیلا رہی ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جس سے جو مشرک لوگ ہیں وہ موحّد بن رہے ہیں۔ اس علاقہ کے ایک اور عہدیدار نے یہ بھی کہا کہ جب اس علاقہ میں اسلام کی تبلیغ ہوئی اور لوگوں کی توجہ اسلام اور احمدیہ جماعت کی طرف ہوئی تو میرے پاس بہت سے لوگ جو اسلام کے نام سے خائف تھے اور جماعت کے حق میں نہیں تھے آئے اور اس خوف کا اظہار کیا کہ یہ لوگ دوسری دہشتگرد تنظیموں کی طرح ہمارے لوگوں کو قتل اور بچوں کو اغوا کرنے کی کوشش سے آئے ہیں۔ چنانچہ اس علاقے کے جو افسر تھے کہتے ہیں ہم نے اپنے نوجوانوں کی ڈیوٹی لگائی جو رات کے وقت مختلف اوقات میں جا کر علاقہ کے احمدی لوگوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے تھے کہ جماعت کسی قسم کی کوئی غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث تو نہیں۔ لیکن بڑی تحقیق اور تجربے کے بعد اب ہم مطمئن ہیں کہ جماعت کا مقصد صرف امن کا قیام ہے۔

احمدیت کے مخالف بڑی لالچوں کے ذریعہ لوگوں کو احمدیت سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بظاہر ان دور دراز علاقوں میں رہنے والوں اور کم تعلیم یافتہ اور اَن پڑھ لوگوں کے ایمانوں کو بھی مضبوطی عطا فرما رہا ہے۔

بینن میں ایک جگہ بوزنپے (Bozinkpe) سے ہمارے مقامی معلم کہتے ہیں کہ چند افراد کو بیعت کی توفیق ملی اور نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ کہتے ہیں کہ بیعت کرنے سے قبل یہ لوگ مسلمان تھے اور ایک اور شہر کی ایک مسجد کے زیر اثر تھے۔ قریبی بڑا شہر تھا۔ بیعت کے بعد ان افراد سے مسلسل رابطہ رکھا گیا۔ وہاں کلاسز شروع کی گئیں۔ قرآن کریم، نماز اور دوسری اسلامی باتیں سکھائی گئیں۔ کچھ عرصے بعد جب اس علاقے کے امام کو علم ہوا تو اس نے جماعت کے خلاف باتیں کرنا شروع کر دیں۔ کہنے لگا کہ احمدی تو مسلمان ہی نہیں ہیں۔ یہ کافر ہیں۔ آپ لوگ ان کو چھوڑ دیں۔ اس پر نومبائعین نے جواب دیا کہ ہم لوگ بڑے عرصے سے اس علاقے میں موجود ہیں۔ آپ لوگوں نے نہ تو کبھی یہاں آ کر ہماری خیریت پوچھی نہ ہمارے بچوں کی دینی تعلیم کے بارے میں کبھی پوچھا۔ اب احمدیوں نے آ کر ہمیں اور ہمارے بچوں کو نماز اور قرآن پڑھانا شروع کیا ہے تو آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ یہ بات ہماری سمجھ سے بالا ہے۔ جو لوگ ہمیں نماز اور قرآن سکھا رہے ہیں ان لوگوں کو کیسے کافر کہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ لوگ سب ثابت قدم ہیں اور اب یہاں اس علاقے میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو پختہ مسجد بنانے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔

پھر بینن کے ایک اور معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ریڈیو تبلیغی پروگرام کے دوران ایک دن ایک دوست غاں ہونتوں ایرک (Gan Hounouto Eric) صاحب کی فون کال آئی۔ موصوف نے ہمیں اپنے گاؤں میں تبلیغ کے لئے آنے کی دعوت دی۔ کہتے ہیں وہ ابھی اپنا پتہ بتا رہے تھے کہ فون کال کٹ گئی اور بات پوری نہیں ہو سکی۔ لکھتے ہیں کہ ایک دن ہم تبلیغ کی غرض سے ایک گاؤں سنوے پوتا (Sinwe Kpota) پہنچے تو ایک آدمی ہمیں دیکھ کر کھڑا ہوا اور سب لوگوں سے کہا کہ جلدی ادھر آؤ۔ جن کو ہم روز ریڈیو پر سنتے تھے وہ آج خود ہمارے گاؤں آ گئے ہیں۔ چنانچہ وہاں تبلیغ کے نتیجہ میں 200 سے زائد افراد نے بیعت کی اور ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

اب چند دن ہوئے ہیں بیعت کئے لیکن ایمان کی مضبوطی کا حال بھی سن لیں۔ کہتے ہیں کہ بیعت کرنے کے دو دن بعد تیز بارش اور آندھی کے باعث ایک صاحب جو احمدی تھے ان کے گھر کی دیوار گر گئی۔ جس کے نیچے آ کر ان کا آٹھ ماہ کا بچہ فوت ہو گیا۔ مشرکوں کا گاؤں تھا بعض مشرکین نے کہا کہ دیکھو تم اس جماعت پر ابھی ایمان لائے اور ابھی سے مشکلات آنی شروع ہو گئی ہیں۔ جس پر اس نے کہا کہ میں نے جو سچائی دیکھی اس پر ایمان لے آیا۔ باقی اولاد اور مال و دولت خدا ہی دیتا ہے اور وہی واپس بھی لے لیتا ہے۔ میں اس جماعت سے کبھی پیچھے نہیں ہٹوں گا چاہے کچھ بھی ہو۔ میں نے احمدیت قبول کی ہے۔ میں احمدی ہوں اور انشاء اللہ مرتے دم تک احمدی ہی رہوں گا۔ تو یہ ہے ایمان کی مضبوطی اور توحید پر قائم ہونا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں پیدا فرما رہا ہے۔ انہوں نے اپنی ذاتی زمین کا ایک حصہ نماز سینٹر بنانے کے لئے بھی دیا بلکہ اس میں خود ہی ایک معمولی سے چھپر وغیرہ کا فوری طور پر انتظام کر دیا تا کہ قرآن کریم کی کلاسیں شروع کی جا سکیں۔

اللہ تعالیٰ کس طرح احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کے راستے کھولتا ہے اس بارے میں تنزانیہ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ شیانگا ریجن کے ایک گاؤں بوتیبو (Butibu) میں اس سال ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اسی ریجن کے ایک اور گاؤں میں تبلیغی پروگرام منعقد ہو رہا تھا۔ وہاں بوتیبو (Butibu) گاؤں کی ایک عورت اتفاقاً پہنچی اور اس نے جب جماعت احمدیہ کا پیغام سنا تو کہنے لگی آپ لوگ ہمارے گاؤں میں بھی اسلام کا پیغام لے کر آئیں کیونکہ وہاں کچھ مسلمان ہیں اور ان کی ایک مسجد بھی ہے لیکن جو اسلام آپ لوگ پیش کر رہے ہیں وہ ان کے اسلام سے بالکل مختلف ہے۔ چنانچہ جب ہمارے معلمین نے وہاں جا کر اسلام احمدیت کی تبلیغ کی تو پہلے ہی دن امام مسجد سمیت کُل 93 افراد نے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ جب اس علاقے کے سُنّی مولوی کو پتا چلا کہ یہ لوگ احمدی ہو گئے ہیں تو اس گاؤں پہنچا اور کہنے لگا تم لوگ گمراہ ہو گئے ہو اور بھٹک گئے ہو۔ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ اس پر نومبائعین نے جواب دیا کہ ہم نے سوچ سمجھ کر احمدیت قبول کی ہے اور یہی حقیقی اسلام ہے اس لئے ہم تمہاری کوئی بات نہیں سنیں گے۔ جب لوگوں نے مولوی کی بات نہیں سنی تو ان کا جو بڑا مولوی تھا وہاں کے مقامی امام کو کہنے لگا کہ تم مجھے دفتر آ کر ملو۔ اس پر وہاں کے مقامی امام نے انکار کر دیا کہ میں نہیں آؤں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سب نومبائع جماعت کے ساتھ تعلق میں مضبوط ہو رہے ہیں اور چندہ کے نظام میں بھی شامل ہیں۔ وہ غریب لوگ ہیں۔ بعض دفعہ سفر کے لئے کرایہ بھی جمع نہیں کر سکتے لیکن سب نے مرکز میں شوریٰ کا نمائندہ بھیجنے کے لئے چندہ اکٹھا کر کے اپنا نمائندہ بھجوایا۔ اور انہی نومبائعین کی وجہ سے قریب کے دو اور نئے گاؤں میں بھی جماعت کا پودا لگ چکا ہے اور نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

اسی طرح شیانگا تنزانیہ میں شیانگا ریجن کے ایک اور گاؤں میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ پچھلے کئی سالوں سے مسلمان وہاں تھے۔ ایک کچی مسجد بھی تھی۔ جب ہمارے معلمین سلسلہ اس علاقے میں پہنچے اور تبلیغی پروگرام منعقد ہوئے تو گاؤں کے 130 افراد امام مسجد کے ہمراہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔ احمدی ہونے کے بعد ان لوگوں کے بڑے بزرگ عیدی صاحب اپریل میں ہماری شوریٰ پر دارالسلام بھی آئے اور جماعت کا مضبوط نظام دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ کہنے لگے کہ میں 1993ء سے مسلمان تھا لیکن ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

برکینا فاسو ایک اور افریقہ کا ملک ہے جہاں فرنچ بولی جاتی ہے۔ وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ دوران سال جماعت کو تینکوڈ گو ریجن میں ایک بہت خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ اس گاؤں میں جب احمدیت کا نفوذ ہوا تو اس وقت گاؤں کے لوگوں نے امام سمیت بیعت کی تھی۔ مخالف مولوی اس گاؤں میں گئے اور انہوں نے کہا کہ آپ احمدیت چھوڑ دیں تو ہم آپ کو ایک بہت خوبصورت مسجد دے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی امام نے جماعت احمدیہ کا دامن تھامے رکھا اور جو کویت کے پیسے یا عرب ملکوں کے پیسے سے بنائی جانے والی مسجد تھی اس پر جماعت کی اس کچی مسجد کو ترجیح دی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو وہاں ایک پختہ مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے جو مین ہائی وے کے اوپر بنی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ سے ہماری مسجد کی خبر پورے شہر اور تمام ملحقہ علاقوں میں پہنچ چکی ہے۔ اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر آس پاس کے گاؤں کے تمام امام اور بعض اہم شخصیات بھی آئی تھیں اور ریجن کے بادشاہ بھی شامل تھے۔ ایک مخالف امام نے تین مرتبہ پوچھا جو مخالفت کیا کرتے تھے کہ جو میں نے یہاں دیکھا ہے کیا یہی احمدیت ہے؟ کہنے لگے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں جو کچھ سن رکھا تھا وہ سب جھوٹ تھا۔ لیکن آج میں کہہ سکتا ہوں کہ احمدیت سے بڑھ کر اور کوئی اسلام ہو ہی نہیں سکتا۔ پس جو حقیقی مسلمان ہے، جس کو اسلام کا درد ہے اور جو اسلام کو دنیا میں پھیلتا دیکھنا چاہتا ہے وہ جماعت احمدیہ سے باہر ہو کر کبھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا اور یقیناً آج سوائے جماعت احمدیہ کے، سوائے اس پیغام کے جو حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اسلام کا پھیل رہا ہے اور جس نے پھیلنا تھا، اَور کہیں یہ صحیح اسلام نظر آ ہی نہیں سکتا۔

بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بوہیکوں (Bohicon) ریجن کی ایک جماعت میں ہماری مسجد تعمیر ہوئی۔ اس گاؤں میں مارچ 2015ء میں احمدیت کا پودا لگا تھا اور 245 افراد احمدیت کی آغوش میں آئے۔ جب سے اس جماعت نے احمدیت قبول کی ہے ان کو مسلسل مخالفت کا سامنا ہے۔ رشتہ داروں کی طرف سے بھی مخالفت ہوئی۔ گاؤں کے امام کی طرف سے بھی شدید مخالفت ہوئی۔ گاؤں کے امام نے مختلف اماموں کو گاؤں میں بلا کر جماعت کے خلاف ایک محاذ کھڑا کر دیا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت کے افراد اپنے عہد بیعت پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ دوران سال جب یہاں مسجد کی تعمیر شروع ہوئی تو غیر از جماعت مولوی کھل کر مخالفت کرنے لگے۔ لوگوں کو کہنے لگے کہ احمدیوں کی مسجد سے بہتر ہے کہ تم لوگ کسی چرچ میں جا کر نماز پڑھ لو۔ جو مستری مسجد تعمیر کر رہا تھا اس کے گھر جا کر اس کو بھی دھمکیاں دیں کہ وہ مسجد تعمیر نہ کرے۔ لیکن ان تمام دھمکیوں اور حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہاں مسجد بنانے کی توفیق ملی اور اس مسجد کے تیرہ میٹر بلند دو مینارے بھی ہیں اور بڑی خوبصورت مسجد ہے اور 375 افراد اس میں نماز بھی ادا کر سکتے ہیں۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خوابوں کے ذریعہ کس طرح رہنمائی فرماتا ہے۔ سان پیدرو (San Pedro) آئیوری کوسٹ کی ایک ریجن ہے۔ اس کے ایک شہر میں رؤیا کے ذریعہ سے ایک دوست زولغم احمد صاحب نے بیعت کی۔ موصوف کا تعلق عیسائیت سے تھا لیکن بعد میں اسلام قبول کر کے وہابی فرقے میں شامل ہو گئے۔ وہ بتاتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے نماز سیکھی اور باقاعدہ مسجد میں جا کر نمازوں کی ادائیگی شروع کر دی۔ اسی دوران میں نے خواب میں دو مرتبہ ایک بزرگ کو دیکھا۔ پہلی مرتبہ خواب میں ہی مجھے علم ہوا کہ یہ شخص خدا کا نبی ہے۔ مَیں سمجھا کہ شاید یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے۔ کچھ عرصہ بعد ایک مرتبہ پھر مَیں نے خواب میں دیکھا کہ انہی بزرگ کی تصویر ٹی وی پر آ رہی ہے اور کوئی ساتھ ساتھ قرآن کریم کی تلاوت بھی کر رہا ہے اور ٹی وی کے نیچے فرنچ میں لکھا ہوا ہے کہ مشن اسلامک احمدیہ۔ اس خواب کے بعد میں نے مسجد کے امام صاحب سے جماعت احمدیہ کے بارے میں پوچھا۔ پہلے تو امام صاحب نے ٹال مٹول سے کام لیا مگر اصرار کرنے پر کہنے لگے کہ یہ لوگ جو احمدی ہیں یہ مسلمان نہیں ہیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کس نے تمہیں ورغلایا ہے۔ کیوں تم اپنا اسلام برباد کرنے پر تلے ہوئے ہو۔ اس شہر میں تو احمدیت نہیں ہے۔ (جس شہر میں وہ شخص تھا وہاں احمدیت نہیں تھی۔) اس پر انہوں نے مولوی صاحب کو جواب دیا کہ مجھے کسی نے نہیں ورغلایا کیونکہ میں تو ابھی تک کسی احمدی سے ملا ہی نہیں۔ مجھے تو خدا تعالیٰ نے احمدیت کا رستہ دکھلایا ہے۔ کہتے ہیں کہ گھر آ کر مجھے اور زیادہ تشویش ہونی شروع ہو گئی کہ آخر یہ احمدی کون لوگ ہیں اور امام صاحب ان کو کافر کیوں کہہ رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس پر میں نے خدا تعالیٰ سے بہت دعا کی کہ اے خدا! تُو ہی مجھے سیدھا راستہ دکھلا۔ میں اپنے حلقہ احباب سے جماعت کے بارے میں پوچھتا رہا لیکن کوئی بھی رابطہ کا ذریعہ نہیں مل رہا تھا۔ آخر ایک دن ایک دوست نے بتایا کہ ایک دوسرے شہر دلوا (Dalwa) میں احمدیت موجود ہے۔ چنانچہ میں لوگوں سے پوچھتے پوچھاتے مشن ہاؤس تک پہنچ گیا جہاں مشنری صاحب نے جماعت کا تعارف کروایا۔ وہاں مشن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر مَیں حیران ہوا۔ پوچھنے پر مشنری صاحب نے بتایا کہ یہی امام مہدی اور مسیح زمان ہیں۔ چنانچہ میں نے اسی وقت وہاں احمدیت قبول کر لی اور مشنری کو بتایا کہ یہی بزرگ مجھے دو مرتبہ خواب میں نظر آئے تھے۔ موصوف ہمارے مبلغ کو کہنے لگے کہ بیعت فارم تو میں نے اب ہی پُر کیا ہے لیکن احمدی میں اُس دن سے ہوں جب خدا تعالیٰ نے مجھے خواب میں رہنمائی کر دی تھی۔ اب موصوف بیعت کے بعد باقاعدہ چندے کے نظام میں شامل ہو گئے ہیں۔ گھر میں باقاعدہ نماز اور تہجد بھی ادا کرتے ہیں۔ اپنے علاقہ میں امام سمیت دوسرے لوگوں کو تبلیغ بھی کر رہے ہیں۔

اب یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے کام کہ کس طرح رہنمائی کر رہا ہے اور دوسری طرف بعض لوگ ہیں جو شکوک میں پڑے ہوئے ہیں اس لئے کہ ان کی نیتیں صاف نہیں ہیں۔

پھر بیلجیم سے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ بیلجیم جماعت میں نومبائع ادریس صاحب نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا۔ اب ایک افریقہ کی بات ہو رہی ہے اور ایک یورپ کی بات ہو رہی ہے۔ ہر جگہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا ہی تصرف ہے۔ کہتے ہیں کہ اس وقت وہ جماعت احمدیہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے۔ ایک دوست جنہوں نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا۔ پھر دو سال قبل ایک دن ٹی وی پر مختلف چینلز بدل رہے تھے کہ اچانک ایم ٹی اے العربیۃ پر نظر پڑی۔ موصوف نے ایم ٹی اے پر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو انہیں فوراً اپنا خواب یاد آ گیا۔ انہوں نے خواب میں اسی بزرگ کو دیکھا تھا۔ چنانچہ انہوں نے باقاعدگی کے ساتھ ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا۔ اس طرح ان کا دل احمدیت کی طرف مائل ہونا شروع ہو گیا۔ اس کے بعد موصوف نے خود کوشش کر کے بیلجیم جماعت کا ایڈریس تلاش کیا اور مشن ہاؤس پہنچے اور کہنے لگے کہ میں بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں۔ مربی صاحب نے انہیں کہا کہ پہلے جماعت کے بارے میں کچھ پڑھ تو لیں، مزید معلومات بھی حاصل کر لیں پھر فیصلہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے میرے تمام سوالات کے جوابات مل چکے ہیں اور جب انہیں مزید تعارف کروایا گیا، اختلافی مسائل کے حوالہ سے بھی باتیں کی گئیں تو خود ہی دلائل دے کر جواب دیتے تھے۔ کہنے لگے میرا دل پہلے ہی مطمئن تھا۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔ اب دیکھیں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اگر افریقہ کے دور دراز ممالک میں اللہ تعالیٰ دل کھول رہا ہے تو یورپ میں بھی کھول رہا ہے۔

پھر افریقہ کا ایک ملک مالی ہے۔ وہاں کے مبلغ کہتے ہیں کہ ایک بزرگ مشن ہاؤس آئے اور کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب ان سے بیعت کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ میں کل رات آپ لوگوں کا ریڈیو پر لائیو پروگرام سن رہا تھا جس میں بعض لوگ لائیو کالز (live calls) کر کے جماعت احمدیہ کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔ مَیں نے پروگرام کے دوران ہی خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ یا اللہ ان لوگوں میں سے جو بھی حق پر ہے اس کی طرف میری رہنمائی فرما اور کہتے ہیں دعا کرتے کرتے ہی میری آنکھ لگ گئی۔ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک طرف جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کے مخالفین ہیں اور ان کے درمیان مناظرہ ہو رہا ہے۔ مگر جب مخالفین احمدیت مبلغ کو جواب نہیں دے پاتے تو مبلغ کو ایک گڑھے میں پھینک دیتے ہیں اور مٹی ڈالنا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی دوران آسمان سے ایک بزرگ ظاہر ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ مَیں مہدی ہوں اور ہاتھ بڑھا کر احمدی مبلغ کی جان بچاتے ہیں۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ میری آنکھ کھل گئی۔ اب احمدیت کی سچائی سے متعلق میرے دل میں کوئی وسوسہ نہیں ہے اس لئے مَیں بیعت کرنے کے لئے آ گیا ہوں۔

پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کس طرح راستے کھولتا ہے۔ فرانس کے ایک دوست مرتضیٰ صاحب پہلے مسلمان تھے، احمدی نہیں تھے۔ اس علاقے میں رہتے تھے جہاں کوئی احمدی بھی نہیں تھا۔ انہوں نے اس سال بیعت کی۔ کہتے ہیں مَیں نے بچپن میں آٹھ یا نو سال کی عمر میں ایک کتاب پڑھی جس کا نام مسیح الدجال تھا۔ اس کتاب میں تین گروہوں کا ذکر تھا۔ ایک فلاح پانے والے۔ دوسرے بزدل۔ اور تیسرے شہداء۔ اس وقت میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ مجھے فلاح پانے والے گروہ میں شامل کرنا۔ کچھ عرصے بعد ہم ہجرت کر کے فرانس آ گئے۔ یہاں ایک دن مجھے ٹی وی پر ایم ٹی اے کا چینل نظر آیا اور اس طرح مَیں جماعت سے متعارف ہوا اور باقاعدہ ایم ٹی اے دیکھنے لگا یہاں تک کہ جماعت کی صداقت کا مَیں دل سے قائل ہو گیا مگر بیعت نہ کی۔ کسی بیماری کی وجہ سے عرصے سے میرے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو دعائیں آتی ہیں وہ مَیں نے پڑھنی شروع کیں اور ان دعاؤں کی برکت سے خدا تعالیٰ نے کچھ ہی عرصہ میں مجھے اولاد سے نواز دیا حالانکہ اس سے قبل ڈاکٹرز کہہ چکے تھے کہ میرے ہاں کوئی اولاد نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اس سال 2016ء میں مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان دیکھ کر مَیں نے بیعت کر لی۔

بچوں کے پروگراموں کا اور بچوں کی نیک تربیت کا بھی لوگوں پر بڑا اثر ہوتا ہے۔ بینن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ آتیسے (Atesse) میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر بچوں نے تلاوت قرآن کریم اور عربی قصیدہ پیش کیا۔ اس موقع پر ہمسایہ گاؤں کے غیر احمدی امام اسحاق صاحب کہنے لگے کہ بچوں نے جو تلاوت قرآن اور عربی قصیدہ پیش کیا ہے اس سے میرے دل پر گہرا اثر ہوا ہے۔ اگر وہ بچپن سے اتنی اچھی چیزیں نہ سیکھ رہے ہوتے تو کبھی بھی اتنے اچھے طریقے سے پیش نہ کر سکتے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ جماعت احمدیہ بچوں کی اچھی تربیت کر رہی ہے۔ وہاں اپنی تقریر میں کہا کہ میں والدین سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے بچوں کو ضرور مسجد بھیجا کریں۔ اگر ایک طرف اسلام سکھانے والے بچوں سے خودکش حملے کروا رہے ہیں تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تربیت کے زیر اثر غیر بھی اس طرف توجہ دلوا رہے ہیں کہ اپنے بچوں کی تربیت کے لئے جماعت کی مسجدوں میں بھیجو۔

پھر بچوں کی تربیت کر کے انہیں اسلامی تعلیمات سکھانا اور معاشرے کا کارآمد وجود بنانا، یہ ہمارا کام ہے اس لئے تربیت کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں بھی لوگوں پر جماعت کا اثر ہوتا ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی مثال دی۔

اب سیرالیون ایک اور ملک ہے۔ وہاں بو (Bo) ریجن کی جماعت ''سان'' میں ہمارے ایک معلم بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی جماعت میں احمدی اور غیر احمدی بچوں کی کلاس لینا شروع کی جس میں وہ ان کو بنیادی مذہبی تعلیم سکھاتے تھے۔ ان کی کلاس میں غیر احمدی بچہ بھی حصہ لینے لگا۔ اس کا نام احمد کونٹے تھا۔ کافی کچھ سیکھ گیا۔ ایک دن اس بچے کا والد عبدل جو کہ ایک غیر احمدی تھا وضو کر رہا تھا اس پر بچہ جس کی عمر گیارہ بارہ سال ہو گی اس کے پاس گیا اور اپنے والد کو بتایا کہ آپ درست طریقے سے وضو نہیں کر رہے۔ اس کے بعد بچہ لوٹے میں پانی بھر کر لایا اور اپنے والد کو وضو کرنے کا درست طریق سمجھایا اور ساتھ ہی اس کو وضو کرنے کی دعا اور مسجد جانے کی دعا بھی سکھائی۔ اس کا والد یہ سب کچھ دیکھ کر بہت خوش ہوا

اور پوچھا کہ یہ سب تم نے کہاں سے سیکھا ہے اس نے بتایا کہ احمدیہ مسجد میں ہونے والی کلاس میں یہ سب کچھ سکھایا جاتا ہے۔ جس پر اس کے والد نے نہایت خوشی کا اظہار کیا اور ہمارے معلم صاحب کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آج کے بعد میرا بیٹا آپ کے حوالے ہے۔ آپ جو چاہیں اس سے کام لیں اور اس کی اچھی تربیت جاری رکھیں۔ تو یہ لوگ جو ابھی احمدی نہیں ہوئے ان پر بھی بچوں کی جس رنگ میں جماعت تربیت کرتی ہے اس کا بڑا اثر ہے۔ اور یہ بات تمام احمدی والدین کو یاد رکھنی چاہئے اور جماعتی نظام کو بھی یاد رکھنی چاہئے۔ مربیان اور معلمین کو بھی یاد رکھنی چاہئے کہ بچوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر بہت توجہ دیں۔ ایک تو آئندہ نسل کو سنبھالنے کی ذمہ داری ہے اور یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہمارے سپرد ہے۔ دوسرے بچوں کے ذریعہ سے ہی تبلیغ کے بھی اور تربیت کے بھی مزید راستے کھلتے ہیں۔

ہمسایوں کا حق ادا کرنا اسلام کی بنیادی تعلیم ہے اور قرآن شریف میں بھی اس کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس پر بہت زور دیا ہے۔ آئیوری کوسٹ سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع آدما (Adama) صاحب اس سال بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ قبول احمدیت سے قبل میں دیگر غیر از جماعت مساجد میں نماز پڑھتا تھا اور میں نے احمدیت کے بارے میں اس قدر منفی باتیں سن رکھی تھیں کہ احمدیہ مسجد کے قریب ہونے کے باوجود مَیں دوسری مسجد جا کر نماز ادا کرنے کو ترجیح دیتا تھا۔ کہتے ہیں ایک مرتبہ جب میں سخت بیمار ہوا تو احمدیہ مسجد کے امام میری عیادت کے لئے آئے۔ اس بات کا میرے دل پر غیر معمولی اثر ہوا۔ صحتمند ہونے کے بعد میں نے احمدیہ مسجد جا کر نماز پڑھنا شروع کر دی اور مسجد میں ہونے والے درسوں اور خطبات کے ذریعہ احمدیت میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں تو دل اس یقین پر قائم ہو گیا کہ اگر آج کوئی جماعت قرآن اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر کاربند ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ چنانچہ مَیں نے بیعت کر لی اور بیعت کرنے کی وجہ سے میرے بچوں نے بھی جماعت میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔ اب کہتے ہیں میرا بیٹا جو سیکنڈری سکول میں پڑھ رہا ہے اس کی خواہش ہے کہ وہ سیکنڈری کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرے اور بطور واقف زندگی خدمت دین بجالائے۔

جس طرح مخالفین ہمارے راستے میں روکیں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، مخالفت میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ اسی طرح ان کے منہ بند کرنے کے سامان بھی کر رہا ہے اور جو نئے احمدی شامل ہوتے ہیں ان کے ایمان میں اضافے کا بھی سامان کر رہا ہے۔

یادگیر کرناٹک انڈیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ سال یہاں غیر از جماعت کی طرف سے سخت مخالفت شروع ہوئی اور مخالفین باہر سے اپنے علماء کو بلا کر جماعت کے خلاف تقاریر کراتے رہے۔ ہندوستان پاکستان میں تو جماعت کی مخالفت انتہا پہ پہنچی ہوئی ہے۔ کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت گندے اور جھوٹے الزامات لگائے گئے۔ جماعت کے خلاف عوام کو بھڑکایا گیا جس پر بعض بدعقل لوگوں نے احباب جماعت کے ساتھ نہایت بدتمیزی کا سلوک کیا۔ جماعت کے خلاف پمفلٹ شائع کئے۔ انہی ایام میں ایک احمدی شخص جو جماعت سے بالکل کٹا ہوا تھا اور کسی طرح بھی جماعت سے تعلق نہیں رکھنا چاہتا تھا بدقسمتی سے علیحدہ ہو گیا۔ اس کو ان مخالفین نے ڈرا دھمکا کر پیسے وغیرہ کا لالچ دے کر اپنے ساتھ ملایا اور اس کو ہار وغیرہ پہنا کر سارے شہر میں ہنگامہ کر دیا کہ ہم نے ایک قادیانی کافر کو مسلمان بنا لیا۔ اخبارات وغیرہ میں بہت غلط بیانی کی گئی اور اس شخص کے ذریعہ سے جماعت کی بہت مخالفت کی گئی۔ اس شخص نے بھی جماعت کے خلاف بدزبانی کی جب اس معاملے کے بارے میں اس سے جماعت کی طرف سے بات کی گئی۔ اس شخص سے جماعت نے رابطہ کیا کہ تمہیں تکلیف کیا ہے تو اس نے کہا یہ جو باتیں اخبارات میں شائع ہوئی ہیں وہ ہرگز مَیں نے نہیں کہیں۔ میری بعض مجبوریاں ہیں جو مَیں آپ کو بتا نہیں سکتا اس کی وجہ سے مَیں ان کے ساتھ ہوں۔ کہتے ہیں کہ ابھی اس بات کو ایک سال ہی گزرا تھا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پکڑا گیا۔ بالکل تندرست صحتمند شخص تھا۔ اچانک چکر کھا کر گر گیا۔ ایک طرف کے ہاتھ پیر سے مفلوج ہو گیا۔ غیر احمدیوں نے اس کا کوئی ساتھ نہ دیا۔ ہمارے خدّام ہی اس وقت میں بھی اس کے کام آئے اور ہسپتال لے کر اس کو جاتے رہے۔ ڈاکٹر نے کہا کہ اس کا اب زندہ رہنا مشکل ہے۔ آخر اپنے انجام کو پہنچا۔ اس کا بیٹا بڑا مخلص احمدی ہے۔ اس کے بیٹے پر بھی غیر احمدیوں نے بڑا دباؤ ڈالا لیکن وہ ثابت قدم ہے اور یہاں تک کہ اس نے اس مخالفت کی وجہ سے جو اس کے باپ نے کی تھی اپنے باپ کا جنازہ بھی نہیں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بھی ایمان میں بھی مضبوطی دے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے یہ چند واقعات جو مَیں نے پیش کئے ہیں، بیشمار ایسے واقعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اس کے فضلوں کو ہمیشہ جذب کرنے والے بنتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ ہم پر جو اللہ تعالیٰ نے احمدیت میں شامل ہونے کا یہ احسان فرمایا ہے اس میں اللہ تعالیٰ ہمیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ایمان اور ایقان میں بڑھاتا بھی چلا جائے۔

☆......☆......☆

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی

از صفحہ نمبر 4

ہو گیا کہ یہ جماعت امن پسند جماعت ہے تو پھر سب شہریوں نے مل کر ہماری مدد کی اور ہمارا ساتھ دیا۔

یہاں جماعت کی مختصر تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آغاز میں یہاں پندرہ افراد پر مشتمل جماعت تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد 225 افراد پر مشتمل ہے۔ نئے سال کے شروع میں احباب جماعت سارے شہر میں وقارِ عمل کرتے ہیں۔ Charity Walks کے پروگرام ہوتے ہیں اور حاصل ہونے والی رقم شہر کے رفاہی اداروں کو دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جماعت مقامی حکام کے ساتھ مل کر ریفیوجیز کے حوالہ سے نمایاں خدمت کر رہی ہے۔

مسجد کے اعداد و شمار کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب نے بتایا کہ اس قطعہ زمین کا رقبہ 1225 مربع میٹر ہے اور یہ 9 جولائی 2014ء کو ایک لاکھ 96 ہزار یورو میں خریدا گیا۔ یہاں نماز کے لئے مردوں اور عورتوں کے لئے دو ہال تعمیر ہوں گے ہر ایک کا رقبہ ساٹھ مربع میٹر ہو گا۔ اس کے علاوہ مبلغ کی رہائش کے لئے ایک گھر بھی تعمیر ہو گا۔ مسجد کے مینار کی اونچائی 12 میٹر اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہو گا۔

امیر صاحب نے اپنے ایڈریس کے آخر پر اس بات کا بھی ذکر کیا کہ یہ اتنی بڑی مسجد نہیں ہو گی اس لئے لوگوں کو کسی خوف کی ضرورت نہیں ہے۔

Pfungstadt کے میئر کا ایڈریس

امیر صاحب کے تعارفی ایڈریس کے بعد شہر Pfungstadt کے میئر Patrick Koch نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ:

سب سے پہلے مَیں عزّت مآب خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں اور آج اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام حاضرین کو سلام پیش کرتا ہوں۔ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہے کہ آج خلیفۃ المسیح Pfungstadt شہر میں تشریف لائے ہیں اور مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔

میئر صاحب نے کہا کہ یہ بالکل ایک عام بات ہے کہ مسلمان جرمنی میں آباد ہیں اور جرمنی بہت سے مسلمانوں کا اب گھر بن چکا ہے۔ خاص طور پر جماعت احمدیہ کا تو شہریوں اور ان کی انتظامیہ سے بڑا اچھا رابطہ ہے۔ جو شخص کہیں ایک عمارت بناتا ہے تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ وہاں رہنا چاہتا ہے۔ یہ مسجد کی تعمیر اب اس بات کا نشان ہے کہ آپ اس شہر کا حصہ بن چکے ہیں اور یہاں رہنا چاہتے ہیں۔ اس گھر کی تعمیر سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ آپ اپنے آپ کو دوسروں سے الگ کرنا چاہ رہے ہیں۔

میئر صاحب نے کہا کہ مجھے جماعت کے بارہ میں یہ تأثر ہے کہ آپ بڑی اچھی طرح Integrate ہو رہے ہیں اور اب یہ مسجد بھی ایک ایسی جگہ ہو گی جہاں سب اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ ایک ایسی جگہ ہو گی جہاں آپس میں ملاقات ہو اور اچھے طریق پر آپس میں بات چیت کی جا سکے۔

احمدیہ مسلم جماعت کی اس بات نے بھی ہمیں بہت متأثر کیا ہے کہ یہ سب کام واضح اور کھل کر کرتے ہیں اور کچھ چھپانے کی کوشش نہیں کرتے۔

آج کچھ لوگ بے شک اس مسجد کو تنقیدی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن یہ بات آجکل کے حالات کے مدّنظر قابل برداشت ہے۔ چونکہ ہم ایک ایسے ملک میں مقیم ہیں جہاں مذہبی آزادی پائی جاتی ہے تو پھر لازمی ہے کہ مسلمانوں کے لئے بھی مسجد بنائی جائے اور انہیں اُن کے چھپے ہوئے کمروں سے باہر آنے کا موقع دیا جائے۔ یہ مذہبی آزادی ہر ایک کے لئے ہے نہ کہ چند لوگوں کے لئے۔

یہ بات بھی ضروری ہے کہ ہم سب امن کے ساتھ اکٹھے رہیں اور اس کے لئے بھائی چارہ، رواداری اور ایک دوسرے کا احترام کرنا اہم بات ہے جسے ہر ایک کو اختیار کرنا چاہئے۔

میئر صاحب نے کہا کہ جماعت یہاں خدمت کے کام بھی کرتی ہے، وقارِ عمل کرتی ہے، چیریٹی کے پروگرام بھی کرتی ہے اور اس شہر کے لوگوں کی خدمت کرتی ہے۔ اس شہر کے باشندے جرمن ہوں یا غیر ملکی ہوں، ہم سب یہاں مل جل کر رہتے ہیں اور مسجد کی تعمیر بھی اسی بات کی نشانی ہے۔

آخر پر میئر صاحب نے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسجد جلد تعمیر ہو اور جلد سارے کام ہوتے چلے جائیں۔

Pfungstadt کے سابق میئر کا ایڈریس

بعد ازاں Pfungstadt شہر کے سابق میئر Horst Baier نے اپنے ایڈریس میں کہا:

آپ سب کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ چند الفاظ آپ کے سامنے کہہ سکوں۔ پہلے تو مَیں نے اس دعوت کی معذرت کی تھی کیونکہ میرا اب سیاست سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ لیکن اب شہر کے میئر صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کر دیا ہے اس لئے اب ان کے بعد مَیں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

مَیں اس بات سے خوش ہوں کہ جماعت سے میرا مضبوط تعلق اور رابطہ ہے۔ شروع میں لوگوں کی طرف سے جماعت کے بارہ میں تحفظات تھے اور بعض پریشانیاں تھیں اور بحیثیت میئر میرا کام تھا کہ مَیں جماعت کے بارہ میں دیکھوں، معلومات حاصل کروں۔ یہ دیکھوں کہ کس قسم کے لوگ ہیں۔ ان کے کام دیکھوں۔ وقت کے ساتھ ساتھ، ملاقاتوں اور رابطوں کے نتیجہ میں ہمارے سارے خدشات دُور ہو گئے اور ہمیں جلد معلوم ہو گیا کہ یہ امن پسند لوگ ہیں اور معاشرہ کی خدمت کرنے والے لوگ ہیں۔

مسجد کی تعمیر کے لئے ہم نے اس جگہ کا جو کہ شہر کے کنارے پر واقع ہے، بڑی تلاش اور سوچ بچار کے بعد انتخاب کیا ہے۔ آپ کھیتوں کے پاس سے گزر کر اس مسجد کی جگہ کی طرف آئے ہیں۔ آئندہ اس جگہ شہر کی Main Parking بھی بنی ہے اور شہر کی آبادی مستقبل کے پلان کے مطابق اس طرف بڑھ رہی ہے اور اس مسجد کے اردگرد مستقبل میں آبادی ہو گی اور اس طرح یہ مسجد آبادی کے اندر ہو گی۔

میئر موصوف نے کہا کہ تمام احمدی اس جگہ ہمیشہ خوشی سے آئیں بلکہ وہ ہمارے اس شہر کی نبض کی طرح ہیں۔ مَیں جماعت احمدیہ Pfungstadt کی خدمات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کو مختلف میدانوں میں اس شہر کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

میئر نے کہا کہ آج پولیس کا یہاں موجود ہونا ضروری تھا کیونکہ جرمنی میں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اللہ یا اسلام کے نام پر دہشتگردی پھیلانا چاہتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ لوگ اصل مسلمان نہیں ہیں۔ ان کو انسانیت کی قدر نہیں ہے، کوئی احترام نہیں ہے۔

احمدی مسلمان بالکل تشدّد پسند نہیں ہیں بلکہ وہ امن

اور آزادی کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور ان کی طرف سے سلامتی کا اظہار ہوتا ہے۔

آخر پر میئر نے کہا کہ مَیں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے سارے کام اچھے طریق پر ہو جائیں اور یہ مسجد تعمیر ہو اور پھر میری خواہش ہے کہ مجھے اس مسجد کے افتتاح میں شامل ہونے کا موقع ملے۔

بعد ازاں چھ بج کر 42 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تقریب سے خطاب

تشہد تعوّذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”تمام مہمانوں اور جماعت کے افراد کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ جرمنی کو جرمنی میں مختلف جگہوں پر مساجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے اور اس حوالہ سے جہاں ایک عبادت کی جگہ میسّر آتی ہے وہاں جماعت کا تعارف بھی ہو جاتا ہے اور لوگوں میں جماعت کے بارہ میں جو تحفظات ہیں وہ بھی دُور ہو جاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے مسجد تعارف کے لئے بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے۔

امیر صاحب جرمنی نے کہا کہ اس شہر نے immigrants کو خوش آمدید کہا اور integrate کیا۔ اپنے اندر جذب کیا اور آنے والوں نے بھی اس شہر کے لوگوں کے ساتھ اچھے تعلقات بنا کر اپنے آپ کو ان میں جذب کیا۔ تو یہ دونوں طرف سے جذب ہونا ایک اہم کام ہے۔ اگر شہر کے لوگ باہر سے آنے والوں کو جذب نہ کرنا چاہیں، ان سے فاصلے پیدا کرنا چاہیں، تو چاہے کوئی جتنی بھی کوشش کر لے پھر فاصلے قائم رہتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے یہاں شہر کے لوگوں کا مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے باہر سے آنے والوں کو خاص طور پر احمدیوں کو اپنے میں جذب کیا۔ اور یہی احمدیوں کا کردار ہونا چاہئے کہ جب مقامی لوگوں نے ہمیں اپنے اندر رہنے کا موقع میسّر کیا ہمیں اپنے اندر جذب کیا تو ہم بھی ان کے ساتھ ایسے تعلقات رکھیں جو بہترین دوست کے تعلقات ہوتے ہیں۔ جو ایک بہترین تعلق رکھنے والے کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ہمیں ان کی تمام تر ضروریات کے لئے کام آنا چاہئے۔

امیر صاحب نے چیریٹی کا ذکر کیا کہ چیریٹی کی بہت ساری رقم دی گئی۔ یہ اس شہر کے لوگوں پر کوئی احسان نہیں کیا۔ جماعت احمدیہ کا کام ہی خدمت خلق اور لوگوں کے کام آنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے فارسی کلام میں فرمایا ہے کہ میرا مقصد ہی خدمت خلق ہے۔ اس لئے یہ اہم کام ہر احمدی کا فرض ہے اور اس کے لئے ہمیں کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

جو مقررین آئے انہوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہیں کے خیالات کے اظہار پر بنیاد رکھتے ہوئے مَیں کچھ باتیں کہوں گا۔ امیر صاحب کے حوالہ سے مَیں باتیں کر چکا ہوں۔ ایک بات انہوں نے یہ کہی کہ یہ شہر 1886ء میں آباد ہوا۔ 1880ء کی دہائی جو ہے یہ وہ دہائی ہے جس میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی خدمت کا بیڑا اٹھایا اور اسلام کے دفاع میں بہت کچھ لکھا، اسلام کی صحیح تعلیم دنیا پر واضح کی اور آخر 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ تو 1880ء کی یہ دہائی جماعت احمدیہ کے قیام کی بھی دہائی ہے اور اس وقت جب آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں اسلام کی صحیح تعلیم دنیا کو بتاؤں اور جو خرابیاں اور برائیاں دین میں پیدا ہو چکی ہیں مَیں ان کو دُور کروں۔ اس وقت آپ کا مقصد تمام دنیا تک اسلام کی صحیح تعلیم پہنچانا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو الہاماً بھی کہا کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“۔ اُس زمانہ میں جب اِس شہر کی بنیاد رکھی گئی اور اُس زمانہ میں جس دہائی میں جماعت احمدیہ کا قیام ہوا، کون سوچ سکتا تھا کہ جرمنی کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں جو انہی دنوں میں آباد ہو رہا تھا احمدیت پہنچ جائے گی اور اسلام کی صحیح تعلیم کے پیروکار وہاں پہنچیں گے۔ آج 130 سال بعد یہاں نہ صرف وہ لوگ پہنچ گئے بلکہ 130 سال بعد اپنی مسجد بھی بنا رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اس کے پورے ہونے کا ایک یہ بھی نشان ہے۔

مسجد بنانے کا مقصد کیا ہے؟ مسجد کا سب سے بڑا مقصد تو یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اس خدا کے آگے جھکیں جس نے ہمیں پیدا کیا، جو سب کا خدا ہے۔ اللہ صرف مسلمانوں کا اللہ نہیں ہے۔ وہ یہودیوں کا بھی اللہ ہے۔ وہ عیسائیوں کا بھی اللہ ہے۔ وہ ہندوؤں کا بھی اللہ ہے۔ پس ہمارا مقصد یہ ہے کہ دنیا کو ہم بتائیں کہ تمہاری زندگی کا مقصد اُس اللہ کی عبادت کرنا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا اور اس دنیا میں بہت سی خوبصورت چیزوں سے نوازا۔ پھر دوسرا مقصد اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا ہے۔ یہی اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہے کہ ایک تو اپنے خدا کی عبادت کرو اس کا حق ادا کرو۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کی جو مخلوق ہے اس کا حق ادا کرو، اس کی خدمت کرو۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا اور امیر صاحب نے بھی ذکر کیا کہ چیریٹی کی رقم یہاں خرچ کی، تو یہ کوئی احسان نہیں ہے بلکہ یہ یہاں کے لوگوں کا حق ہے جو ہم ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مئیر صاحب اور یہاں کے لوگوں کا بھی شکریہ!۔

جیسا کہ مئیر صاحب نے تحفظات کے حوالہ سے اظہار کیا ہے۔ ٹھیک ہے اگر کسی بات کا علم نہ ہو تو بعض دفعہ انسان تحفظات رکھتا ہے اور جیسا کہ کہا گیا ان تحفظات کی وجہ سے یہاں کے لوگوں نے مخالفت بھی کی لیکن وہ مخالفت آہستہ آہستہ دُور ہو گئی یا اکثریت نے اس مخالفت کی پرواہ نہیں کی اور جماعت کا آپس میں لوگوں کے ساتھ جو حُسنِ سلوک ہے اور آپس میں مِل جُل کر رہنا ہے integrate ہونا ہے، اس کو سامنے رکھتے ہوئے کونسل نے بھی اور لوگوں نے بھی مسجد بنانے کی اجازت دے دی۔ پس آہستہ آہستہ یہ تحفظات ابھی تک جن لوگوں میں قائم ہیں وہ بھی دُور ہو جائیں گے۔ خاص طور پر جب مسجد بن جائے گی تو انہیں علم ہو گا کہ مسجد بننے سے کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ فائدہ ہی ہوا ہے۔ احمدی مسلمان کہلانے والوں کو ایک ایسی جگہ میسر آئی جہاں سے پیار اور محبت کے نعرے ابھر رہے ہیں۔ یہاں سے پیار اور محبت کے، بھائی چارہ کے، خلوص کے پیغام نکلیں گے۔ پس اس لحاظ سے میں ان لوگوں کا شکرگزار ہوں جنہوں نے ہمیں مسجد بنانے کی اجازت میں اپنا کردار ادا کیا۔

امیر صاحب نے یہاں ایک ذکر کیا ہے کہ یہ کوئی بہت بڑی مسجد نہیں ہے، نہ اس کے بہت بڑے منارے ہیں اس لئے لوگوں کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ مسجد کی تعمیر سے اگر کسی فکر کی ضرورت ہے تو پھر اگر کوئی فساد پھیلانا چاہتا ہے تو نہ اس کے لئے بڑی مسجد کی ضرورت ہے، نہ اسے چھوٹی مسجد سے کوئی فرق پڑتا ہے۔ فساد کرنے والا تو ایک کمرہ میں بیٹھ کر بھی فساد کے plan بنا سکتا ہے۔ اس لئے یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ بڑی مسجد نہیں ہے۔ میرے خیال میں تو یہاں اگر بڑی مسجد بنتی تو زیادہ محبت اور پیار کے زیادہ بڑے نظارے نظر آتے۔ اس لئے مجھے یہ امید ہے کہ امیر صاحب کی اس بات سے آپ لوگوں کو یہ خیال نہ پیدا ہو کہ چھوٹی مسجدیں پیار اور محبت کے نعرے لگانے والی ہیں اور بڑی مسجدیں فساد کی جڑ ہیں۔ جتنی بڑی مسجد جماعت احمدیہ کی ہو گی تو لوگوں کی خدمت کا اتنا ہی بڑا پیار اور محبت کا پیغام ہماری طرف سے پہنچے گا۔

مئیر صاحب نے کچھ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یقیناً انسانیت کے ناطے ہم ایک ہیں اور اسلام کی تعلیم بھی یہ ہے۔ انہوں نے بڑے کھلے دل سے کہا کہ تمام مذاہب کا حق ہے۔ اسلام کی تو تعلیم بھی یہی ہے کہ ہر مذہب کے ماننے والے کا اپنا حق ہے اور مذہب کا معاملہ دل سے ہے۔ کسی کو زبردستی کسی مذہب میں شامل نہیں کیا جا سکتا اور کسی کو زبردستی کسی مذہب میں شامل ہونے سے روکا نہیں جا سکتا۔ قرآنِ کریم نے تو یہ کہہ دیا کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں یہ قرآنِ کریم میں بڑا واضح حکم ہے۔ اور جب جبر نہیں تو پھر اگر کسی مسلمان کی طرف سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ جو غیر مسلم ہیں ان کو نقصان پہنچایا جائے تو وہ اظہار غلط ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ بلکہ قرآن کریم یہاں تک بھی کہتا ہے کہ اگر مسلمان ہونے کے بعد بھی اسلام چھوڑتا ہے تو چھوڑے، اس کو اجازت ہے۔ کوئی زبردستی نہیں۔ اس لئے اسلام کی تعلیم میں قطعاً ان باتوں کی جگہ نہیں ہے کہ مذہب میں کسی قسم کی زبردستی ہو سکتی ہے۔

مختصراً یہ بتاتا ہوں۔ پس اس لحاظ سے تمام مذاہب کے ماننے والے جب اس ملک میں رہتے ہیں تو وہ ایک قوم کی حیثیت سے، ایک جرمن شہری ہونے کی حیثیت سے یہاں رہتے ہیں۔ چاہے وہ باہر سے آنے والا کسی ملک کے region سے آیا ہے اور اب جرمن شہری ہے اس کا فرض بنتا ہے اور ملک کا اور علاقے کا بھی حق بنتا ہے کہ وہ ملک کی یا اس علاقہ کی خدمت کرے۔

یہاں نئے آنے والے، جماعت احمدیہ کے علاوہ بھی مختلف ممالک سے مسلمان آ رہے ہیں۔ ان کو بھی میں یہی کہوں گا کہ اس بات کو سمجھیں کہ اسلام کی تعلیم پیار اور محبت کی تعلیم ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا اسلام کی تعلیم کے دو بنیادی اصول ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ سے پیار کرنا اور اس کا حق ادا کرنا دوسرے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے پیار کرنا اور اس کا حق ادا کرنا۔

جیسا مَیں نے پہلے کہا اگر یہاں کے باشندوں نے یہاں رہنے کی جگہ دی ہے اور بہت سارے refugees آ رہے ہیں، مجھے نہیں پتا اس شہر میں آئے ہیں کہ نہیں، بہرحال اس ملک میں بہت آ رہے ہیں۔ اگر اس ملک کی حکومت نے یا شہریوں نے refugees کو یہاں ٹھہرنے کی جگہ دی ہے تو ان ریفیوجیز کا بھی کام ہے کہ اس اعلیٰ اخلاق کا جواب اعلیٰ اخلاق سے دیں۔ پیار کا جواب پیار سے دیں۔ محبت کا جواب محبت سے دیں اور اپنے آپ کو اس ملک کا حصّہ بنانے کی کوشش کریں۔

پرانے مئیر صاحب جو بعد میں آئے انہوں نے کہا کہ میں سیاست میں ایکٹیو (active) نہیں ہوں اس لئے میں نے پہلے ایڈریس کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

ہم انسانیت کے ناطے یہاں آئے ہیں اور انسانیت کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہر ایک کے نظریات مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ہمارے لئے بہت کچھ کیا۔ نئے مئیر صاحب نے بتایا کہ پہلے مئیر کے زمانہ میں بہت کام ہوا۔ اگر میں صحیح سمجھا ہوں تو یہی مئیر صاحب تھے جن کے زمانہ میں مسجد بنانے کی جگہ ملی تو ان کا ہمیں شکریہ ادا کرنا چاہئے اور ہم بحیثیت احمدی ان کو بھی اور یہاں کے رہنے والے ہر شہری کو بھی یقین دلاتے ہیں کہ مسجدیں عبادت کو ادا کرنے اور مذہبی احکامات کو پورا کرنے کے لئے آباد ہوتی ہیں۔ اِس بات کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے اور کس سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے یا کس حد تک اس کو سیاست میں دخل دینا ہے۔ پس یہ بات ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنی چاہئے۔ یہاں کے رہنے والے احمدیوں کو بھی کہ ہمارے سب کام سیاست سے بالا ہو کر ہونے چاہئیں۔ اور اگر پہلے مئیر اب نہیں بھی مئیر رہے تب بھی ہم ان کے شکرگزار ہیں اور ان کے احسان کو ماننا چاہئے کہ ان کے زمانہ میں ہمیں اس مسجد کی اجازت دی گئی اور نئے مئیر کا بھی شکرگزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے پہلے مئیر کے کام کو آگے بڑھایا اور ہمیں اجازت دی اور اس لحاظ سے ہم ہر ایک کے شکرگزار ہیں جیسے پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں۔

سابق مئیر صاحب نے اظہار کیا کہ کوئی فکر کی بات نہیں کہ اگر تمہیں شہر سے باہر جگہ ملی ہے۔ ہمیں تو یہ بڑی خوبصورت جگہ لگ رہی ہے۔ ایک خوبصورت علاقہ میں، سبزہ زار میں ایک اور خوبصورت عمارت ابھرے گی۔ جہاں سے محبت اور پیار کے نعرے بلند ہوں گے اور جس میں آنے والے لوگ محبت اور پیار تقسیم کرنے والے ہوں گے۔ فصلیں بھی ایک فائدہ دیتی ہیں۔ باغ بھی فائدہ دیتا ہے۔ مسجد بھی ایک فصل اور ایک ایسا علاقہ ہے جہاں سے ایسے پودے پروان چڑھتے ہیں جن کو پیار اور محبت کے پھل لگتے ہیں اور جس سے اردگرد کے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس مسجد کے بننے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ یہ چیز یہاں کے لوگ دیکھیں گے۔

جہاں تک شہر سے فاصلہ کا تعلق ہے یہ تو کوئی ایسی چیز نہیں۔ مجھے یاد ہے ہماری تاریخ میں لکھا ہوا ہے مسجد فضل لندن کی جگہ جب ہمیں ملی تو لندن سے کافی دور جگہ تھی اور جنگل تھا۔ اس وقت وہاں کے جو امام تھے، ہمارے جو مبلغ تھے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو لکھا کہ یہ مسجد کی جگہ ہمیں حکومت نے دی تو ہے لیکن شہر سے بہت دُور ہے۔ فاصلہ بہت ہے۔ کون آئے گا؟ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان کو جواب دیا تھا کہ تم فکر نہ کرو شہر یہیں آ جائے گا۔

اور آج ہم دیکھتے ہیں، لندن میں جہاں مسجد فضل واقع ہے وہ ہر لحاظ سے شہر کا تقریباً مرکزی حصّہ بنا ہوا ہے۔ پس مجھے امید ہے کہ یہ مسجد بھی انشاء اللہ شہر کا مرکزی حصّہ بن جائے گی۔

ایک بات انہوں نے یہ بھی کہی کہ اللہ کو ماننے والے کا آجکل تصور یہ ہے کہ جہاں صرف فساد اور فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ بعض نئے آنے والے بعض مفاد پرست لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے نام کو بدنام کر دیا۔ جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا اللہ کسی کی مونوپلی (monoply) نہیں ہے۔ اللہ کا نام monopolize نہیں کیا جا سکتا۔ مختلف زبانوں میں مختلف نام ہیں۔ اللہ ہے۔ خدا ہے۔ God ہے۔ بھگوان ہے۔ مختلف نام لوگوں نے رکھے ہوئے ہیں۔

قرآنِ کریم کی پہلی سورت میں ہی اللہ تعالیٰ کو ربّ العالمین کہا گیا ہے۔ اللہ وہ ربّ ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔ وہ یہودیوں کا بھی ربّ ہے اور اللہ ہے۔ وہ

عیسائیوں کا بھی ربّ ہے اور اللہ ہے۔ وہ ہندوؤں کا بھی ربّ ہے اور اللہ ہے۔ وہ مسلمانوں کا بھی ربّ ہے اور اللہ ہے۔ پس ہمیں تو قرآنِ کریم کی پہلی سورت میں ہی اس بات کا حکم دے دیا کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اس اللہ کا شکر ادا کرو جو ربّ ہے تمام دنیا کا۔ ہر مذہب کے ماننے والے کا۔ پس اس لحاظ سے بھی اگر یہاں سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہو یا جماعت احمدیہ اللہ اکبر کا نعرہ لگائے تو یہ نہ سمجھیں کوئی انقلاب لانے کے لئے یا دوسرے مذہب کو قتل کرنے کے لئے نعرہ لگا رہے ہیں۔ یہ اللہ کا نعرہ جب جماعت احمدیہ کی طرف سے بلند ہوتا ہے اس کا مطلب ہوتا ہے کہ جہاں تم اللہ کا حق ادا کر رہے ہو وہاں بندوں کا حق ادا کرنے میں اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ پیش کرو۔ پس یہ ہے خلاصہ ہماری تعلیم کا اور یہی اسلام کی تعلیم ہے۔

اللہ کرے کہ اس مسجد کے بننے کے بعد بھی یہاں رہنے والے احمدی اپنا حق ادا کرنے والے ہوں اور اس مسجد کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں اور لوگوں کو یہاں نظر آئے کہ وہ محبت اور پیار جس کا یہاں پہلے ہی اظہار احمدیوں کی طرف سے ہو رہا ہے جب ان کو مسجد دی جائے تو اس سے بہت بڑھ کر ہونے لگے۔

بس اس کے بعد مَیں اپنی بات ختم کرتا ہوں اور اب سنگِ بنیاد رکھا جائے گا اور وہیں انشاء اللہ دعا ہوگی۔

السلام علیکم۔"

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنگ بنیاد رکھنے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔

بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔

اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران اور مہمانوں کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی:

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)، میئر Pfungstadt شہر Patrick Koch صاحب۔ سابقہ میئر Horst Baier صاحب، عبدالماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم آفاق احمد صاحب (ریجنل مربی سلسلہ)، مکرم شمشاد احمد قمر صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی)، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب (نیشنل صدر مجلس انصاراللہ)، مکرم حسنات احمد صاحب (نیشنل صدر مجلس خدام الاحمدیہ)، مکرمہ عطیۃ النور احمد ہیوبش صاحبہ (نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ) مکرم محمد لقمان مجوکہ صاحب (نیشنل سیکرٹری اشاعت)، مکرم حمید خالد صاحب (ریجنل امیر)، مکرم ثناء اللہ جوئیہ صاحب (صدر جماعت مقامی)، مکرم ذیشان اصغر صاحب (ایڈیشنل سیکرٹری مال مقامی جماعت)، مکرم وسیم احمد صاحب (زعیم انصاراللہ)، مکرم آصف حیات جوئیہ صاحب (قائد مجلس)، مکرمہ عنبرین شاہ صاحبہ (صدر لجنہ Pfungstadt نارتھ)، مکرمہ نورین مزمّل صاحبہ (صدر لجنہ Pfungstadt ساؤتھ)۔

اس کے علاوہ واقفہ نو عزیزہ سجّال رشید اور واقف نَو عزیزم معید شاہد کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت عطا ہوئی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں کھانا تناول کیا۔

سنگ بنیاد کی تقریب اور ڈنر کا یہ پروگرام سات بج کر 45 منٹ پر ختم ہوا۔

....

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس دوران بچے ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ان سب بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق آٹھ بجے یہاں سے "بیت السبوح فرینکفرٹ" کے لئے روانگی ہوئی۔ واپسی پر بھی پولیس کے موٹر سائیکل نے قافلہ کو موٹر وے تک Escort کیا۔

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیت السبوح میں ورود ہوا۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات

آج مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے والے بہت سے مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور مہمان اس کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

❁...... Pfungstadt شہر کے سابق میئر Horst Baier نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے خلیفۃ المسیح سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ خلیفۃ المسیح جو بات کر رہے تھے وہ آواز ان کے دل سے نکل رہی تھی اور میرے دل تک پہنچ رہی تھی۔ صاف معلوم ہو رہا تھا کہ ظاہری طور پر بات نہیں کر رہے بلکہ ہر بات حقیقت اور سچائی پر مشتمل تھی۔ آج کے پروگرام کا معیار بہت اعلیٰ تھا۔

❁...... Pfungstadt شہر کے موجودہ میئر Patrick Koch نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے خلیفۃ المسیح کے ساتھ بات کرنے کا موقعہ ملا۔ خلیفہ صاحب نہایت ہی پیار کرنے والے اور امن پسند انسان ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا اتنا بڑا مقام ہے وہ ہمارے چھوٹے سے شہر میں آئے اور ان سے ملنا، ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا میرے لئے ایک بڑا اعزاز ہے۔ خلیفہ سے باتیں کر کے میرے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ مَیں نے یہ سوال بھی پوچھا تھا کہ خلیفہ کیسے بنتا ہے؟ تو آپ نے بڑی شفقت سے میرے سوالوں کے جوابات دیئے۔

❁...... ایک مہمان کا کہنا تھا کہ خلیفۃ المسیح بہت قابل تعظیم اور دوسرے کو قائل کرنے والے ہیں۔ ان میں دکھاوا نظر نہیں آتا بلکہ حقیقی ایمان نظر آتا ہے۔ گرجا گھروں میں رسوم تو ادا کی جاتی ہیں مگر لوگوں میں صاف نظر آتا ہے کہ وہ اس پر ایمان نہیں رکھتے۔ حضور انور میں یہ چیز دیکھی ہے اور مَیں نے محسوس کی ہے کہ آپ پورے یقین کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔

❁...... ایک عمر رسیدہ خاتون Hasse صاحبہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ اسلام بھائی چارہ اور آپس میں پیار اور محبت سے رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ مَیں نے اس شہر کی انتظامیہ میں بھی کئی سال کام کیا ہے۔ مجھے 25 سال ہو گئے ہیں یہ کوشش کرتے ہوئے کہ لوگ ایک دوسرے کو اخوّت اور محبّت کے جذبات سے ملا کریں۔ مگر جس طرح سے اسلام نے آج ہمیں اس تقریب میں اکٹھا کیا ہے مجھے اس طرح کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

خلیفہ وقت کی عاجزی، نرم دلی واضح طور پر نظر آ رہی تھی اور خاص طور پر آپ کی انسانیت کے لئے خدمت اور محبّت خوب عیاں تھی۔ مَیں آج کی اس تقریب کے بعد امید کرتی ہوں کہ ہمارا مستقبل پُرامن ہو گا۔ محبت اور بھائی چارہ ہو گا جس کی ہم کوشش کر رہے ہیں۔

❁...... سٹی کونسل کی ایک ممبر Brigitte Scheibf Edelmann صاحبہ نے کہا:

خلیفہ وقت نے امن کا پیغام دیا ہے اور امن کو ہی پھیلایا ہے۔ خلیفۃ المسیح نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ کوئی مذہب اور اسی طرح اسلام قتل و غارت کی تعلیم نہیں دیتا۔ یہ امن اور محبت کی تعلیم اسلام میں بہت اچھی لگی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے جو یہ تلقین کی ہے کہ سب مل کر امن و محبت سے رہیں اس کا مجھ پر بہت اثر ہوا ہے۔

❁...... ایک مہمان نے کہا کہ خلیفۃ المسیح کا خطاب قرآن کے تقدّس کی عکاسی کرتا ہے اور شدّت پسندی کی تردید کرتا ہے۔ کسی بڑی اسلامی شخصیت کو تو نہیں جانتا مگر خلیفۃ المسیح کے وجود میں مجھے اسلام کا ایک نمائندہ نظر آتا ہے۔

❁...... ایک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے اسلام کی امن کی تعلیم پیش کر کے اور بنی نوع انسان کے حقوق بتا کر اور ہمیں توجہ دلا کر اپنی ذمہ داری کو خوب نبھایا ہے۔ مجھے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے حضور کے وجود سے ایک نُور نکل رہا ہو۔

❁...... ایک عیسائی مہمان نے کہا کہ:

خلیفۃ المسیح پُرحوصلہ ہیں اور ایسی پُرسکون اور دُوراندیش شخصیت ہیں جو دنیا کی رہنمائی کرتی ہے۔ مَیں پوپ کی بھی بہت عزّت کرتا ہوں لیکن خلیفۃ المسیح کے وجود میں کوئی خاص بات ہے جو مجھے اَور کہیں نظر نہیں آتی۔

❁...... تین سو کلومیٹر کے فاصلہ سے، شہر Stuttgart سے ایک نوجوان آئے ہوئے تھے۔ اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ خلیفۃ المسیح نے بڑی عمر اور تھکاوٹ کے باوجود بہت پیارے اور خوبصورت انداز میں خطاب فرمایا اور اپنے سے پہلے مقررین کے بارہ میں بات کی۔ مجھے خاص طور پر خلیفۃ المسیح کا یہ نکتہ بڑا پسند آیا جو آپ نے پہلے مقرر کی بات کی درستگی کرتے ہوئے بیان کی کہ بڑی مسجد فساد کی علامت نہیں بلکہ جتنی بڑی مسجد ہوگی اتنا ہی معاشرہ میں مزید پیار اور امن کا ذریعہ ہوگی۔

❁...... ایک مہمان نے کہا کہ خلیفۃ المسیح کی شخصیت ہمدرد اور کھلے دل کی معلوم ہوتی ہے۔ آپ کے وجود سے محبت اور فراست نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے اور مَیں انہی باتوں کو جماعت احمدیہ کی بنیاد سمجھتا ہوں۔

❁...... ایک مہمان نے کہا کہ مجھے اس بات نے متأثر کیا ہے کہ باوجود اس کے کہ خلیفۃ المسیح کا جماعت میں ایک بڑا مقام ہے لیکن سنگ بنیاد رکھتے وقت مَیں نے آپ میں عاجزی، انکساری اور لوگوں سے محبت و قربت دیکھی ہے۔

❁...... ایک عیسائی عورت نے کہا کہ اس مسجد کا نہ صرف آپ کو فائدہ ہوگا بلکہ یہ ہمیں بھی ایک دوسرے کے قریب کرنے کا ذریعہ ہوگی، ہم باہم ایک ہو جائیں گے۔

(باقی آئندہ)

اَلنُّصْحُ لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اَلنُّصْحُ لِلّٰہِ سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ہو۔ ہر قسم کے شرک سے بیزار ہو۔ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ گرامی میں کسی قسم کا الحاد اور ان کی بےحرمتی نہ کرے بلکہ حیا کرے۔ اللہ تعالیٰ کو تمام نقائص سے منزّہ یقین کرے اور تمام صفات کاملہ سے موصوف مانے۔ ان کی فرمان برداری میں فرضی ہو یا نفلی، اعتقادی ہو یا عملی، قولی یا فعلی سب میں چست و چالاک ہو اور اس کی نافرمانیوں سے بچتا رہے۔ اپنی جان، مال، اولاد، دوستوں کے ساتھ اگر محبت ہو تو خدا ہی کے لئے ہو اور اگر بغض ہو تو اللہ ہی کے لئے ہو۔ جناب الٰہی کے فرمان برداروں سے محبت اور نافرمانوں سے عداوت ہو۔ منکروں کے ساتھ جہاد جو ضرورت وقت کے لحاظ سے مناسب ہو۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اقرار اور ان کی قدر کرے اور تمام نیکیوں کو اخلاص سے بجا لاوے۔ تمام بھلی باتوں کی طرف لوگوں کو بلاوے، ترغیب دے اور باریک سے باریک تر اس معاملہ میں کوشش کرے۔

اور اَلنُّصْحُ لِلرَّسُوْلِ سے یہ مراد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرے۔ جو کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے ہیں ان سب پر ایمان لاوے۔ آپؐ کے احکام کی فرمانبرداری، جن باتوں سے آپ نے منع فرمایا ہے ان سے رک جاوے۔ آپ کی زندگی کے وقت اور موت کے بعد نصرت اور حمایت کرنا۔ آپ کے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن ہو۔ آپ کی تعلیم اور مطالب کو زندہ کر کے ان کی اشاعت کرنا۔ آپ کی محنت فی اللہ کی داد دینا یعنی آپ کی کامیابیوں کے لئے درود شریف پڑھنا۔ آپ سے اتہام کو دور کرنا۔ اپنے کاموں میں ان کے علوم سے مشورہ لینا۔ آپؐ کے علوم کے معانی میں توجہ رکھنا۔ ان کا پڑھنا، پڑھانا، ان کی بزرگی سمجھنا۔ آپ کے آداب سے متأدب ہونا۔ آپ کے اہل بیت سے محبت رکھنا۔ آپ کے صحابہ سے تعلق رکھنا۔ آپ کے ساتھیوں، ناصروں اور آپ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرنا۔" (ارشادات نور۔ جلد اوّل صفحہ 68)

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے 2016ء

..............................از صفحہ نمبر 20

اختلافات کو بہت اُچھالتے اور غلط انداز میں پیش کرتے ہیں۔آپ حضرت عیسیٰؑ کو ایک عظیم نبی کے طور پر مانتے ہیں۔ہم بھی یہی مانتے ہیں لیکن ہمارے نظریات کچھ مختلف ہیں۔آپ اور مَیں ہم دونوں یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ایک مسیح نے آنا ہے۔ہمارا جو فرق ہے وہ اُن کے نزول کے وقت کا ہے۔یہ میرا پختہ ایمان ہے کہ ہماری مماثلتیں ہمارے اختلافات سے زیادہ مضبوط ہیں۔اور آج یہ جلسہ بہترین مثال ہے کہ ہم اختلافات کے باوجود پُر امن رہ سکتے ہیں۔ ...... احمدی مسلمانوں کو اور عیسائیوں کو بھی اپنے دین کی خاطر انتہا پسندوں کے ظلم وستم سہنے پڑتے ہیں۔اور اِس سال کے آغاز میں آپ کے ایک ممبر کی جان لے لی گئی۔میری ہمدردی آپ کے ساتھ ہے اور میرا دل پسماندگان کے دُکھ میں پوری طرح شریک ہے۔

مَیں Town Council کی جانب سے آپ کے عظیم تعاون، مدد اور Charities میں دی گئی رقوم کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ ......فارنہم شہر کا ماٹو "By Worth" ہے۔اس کا مطلب ہے کہ لوگوں کی صلاحیتوں کی عزت کی جائے اور انہیں اُن کے اچھے کردار کے مطابق جزا ملے۔ آپ کا ماٹو 'محبت سب کے لئے ،نفرت کسی سے نہیں' پیغام کے اعتبار سے ہمارے ماٹو سے زیادہ وقعت رکھتا ہے۔اور اس بات کا شاہد ہونا کہ کس طرح آپ اپنے ماٹو کو عملی جامہ پہناتے ہیں ہماری جانب سے یقیناً داد کا مستحق ہے۔

❁......**Baroness Dorothy Thornhill** **(میئر آف Watford) نے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی مبارکباد پیش کی اور مختصراً Watford شہر کی خوبیاں بیان کیں اور کہا** کہ ہم Watford میں بین المذاہب تعلقات پر ناز کرتے ہیں۔مَیں احمدی مسلمانوں کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں کہ وہ اس میں ایک نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔احمدی ہمارے شہر سے محبت کرتے ہیں۔وہ باقاعدگی سے charities کی امداد کرتے ہیں۔

موصوفہ نے جماعت احمدیہ کی مختلف کاوشوں کا ذکر کر کے اس بات کا اظہار کیا کہ احمدی یہ سب کام نہایت خاموشی اور عاجزی سے کرتے ہیں اور اسلام کے حقیقی سفیروں کا کردار احمدی ہی ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ظلم وستم اور ناانصافیوں سے پُر دنیا میں اسلام کے حقیقی پُر امن، محبت سے پُر اور رواداری کے پیغام کی بہت اہمیت ہے اور آپ اس پیغام کو احسن طریق پر پہنچا رہے ہیں۔آپ کے ماٹو 'محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں' کو دیکھ کر میرے ذہن میں یہ خیال گزرتا ہے کہ اس پر عمل کرنا بہت مشکل کام ہے۔عمومی طور پر یہ ایک بہت عام فہم اور واضح ماٹو ہے لیکن آخرکار ہم سب مختلف طبیعتوں کے مالک ہیں۔عیسائی ہونے کی حیثیت سے مجھے یہ بات یاد آتی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰؑ نے ایک شخص کو کہا تھا کہ اگر کوئی شخص تمہیں ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی آگے کر دو۔اس بات سے واضح ہوتا ہے کہ 'محبت سب کے لئے ،نفرت کسی سے نہیں' پر عمل کرنا کوئی آسان کام نہیں۔لیکن یہی صحیح ہے۔ اور آپ کی جماعت اسی پر عمل کرتی ہے۔

آپ بین الاقوامی سطح پر جو کام کر رہے ہیں اس کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔

❁...... **گوئٹے مالا سے آئے ہوئے Sergio Leonel Celis Navas (Congressman and Deputy Minister) نے سپینش زبان میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔مکرم David Gonzalez نے انگریزی میں مختصر ترجمہ پیش کرتے ہوئے کہا** کہ وہ Guatemala کے 40000 باشندوں کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔

مُلک Guatemala کی مدد اور تعاون کے لئے انہوں نے حضور انور اور Humanity First کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے ماٹو 'محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں' کی دنیا کو بہت ضرورت ہے کیونکہ دنیا میں بہت تفرقہ پھیل گیا ہے۔یہ پیغام جماعت احمدیہ دنیا بھر میں پھیلا رہی ہے تاکہ پھر یگانگت ،یکجہتی اور امن قائم ہو جائے۔انہوں نے بتایا کہ دو سال قبل حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔Guatemala میں زیر تعمیر ہسپتال کا ذکر کرنے کے بعد ڈاکٹروں اور افراد جماعت کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے مختلف Medical Camps لگائے اور Guatemala کے باشندوں کو طبّی سہولیات فراہم کیں۔

❁......**Councillor Iftikhar Chaudhri** **(ڈپٹی میئر Runnymede Borough Council) احمدی ہیں۔انہوں نے سب کو** السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور اس بات کا اظہار کیا کہ اُن کے لئے یہ بہت عزت کا باعث ہے کہ انہیں جلسہ سالانہ میں کچھ کہنے کا موقع دیا جا رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ اُن کے مرحوم والد صاحب کی ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ اُن کا بیٹا ایک دن جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کرے۔ انہیں بحیثیت احمدی مختلف شعبہ جات میں ڈیوٹی دینے کا موقع ملا ہے۔انہوں نے کہا: ہم ایک ایسی دنیا میں رہتے ہیں جسے بار بار تنازعات ،خود غرضی اور تنگ نظری سے غیر مستحکم کیا جا رہا ہے۔اس لئے مجھے خوشی اور بشاشت محسوس ہوتی ہے جب میں جماعت احمدیہ کے کاموں کو دیکھتا ہوں جس کا بنیادی ہدف 'محبت سب کے لئے ،نفرت کسی سے نہیں' ہے۔ پیدائشی احمدی ہونے کی وجہ سے مجھے بچپن سے ہی رواداری اور باہمی عزت کے اقدار سکھائے گئے۔ مجھے یہ بھی سکھایا گیا ہے کہ ہماری زندگی کا ایک مقصد مستحق لوگوں کی مدد کرنا ہے۔اور یہ میں کرتا آیا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہوں گا۔......مَیں امید اور دعا کرتا ہوں کہ ہم ظلم وستم کی روک تھام کے لئے مزید مثبت کام کرنے کی توفیق پائیں۔

❁......**Councillor Matthew Bayliss** **(میئر آف Alton Town Council) نے کہا:** میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس 50ویں جلسہ سالانہ میں مدعو کیا ہے۔آلٹن کے لئے یہ بہت عزت کا باعث ہے کہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہر سال یہاں ہوتا ہے۔ اور آلٹن شہر کے ہر باشندے کی طرف سے ایک پُر امن اور دوستانہ انداز میں مَیں آپ کو دوبارہ خوش آمدید کہتا ہوں۔...... مجھے آپ کے جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی ہے۔مجھے آپ کے بین الاقوامی کاموں کا پتہ چلا ہے۔ مَیں نے آپ کے پیغامِ امن اور انسانیت کے لئے پیار کا پیغام سنا ہے جسے آپ ہر سوسائٹی میں پھیلا رہے ہیں۔ میری نظر میں 'محبت سب کے لئے ،نفرت کسی سے نہیں' کا پیغام اَب سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔اور اس سلسلہ میں حضور کو خاص طور پر امن عالم کے حصول کے لئے کوششوں پر خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔آپ کا یہ جلسہ کامیاب جلسہ ثابت ہو اور مَیں امید کرتا ہوں کہ اگلے سال بھی میں آپ کا یہاں خیر مقدم کر سکوں گا۔شکریہ۔

....

اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ میں آمد 4 بجکر 7 منٹ پر ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال پُر جوش نعروں سے کیا گیا۔اس کے بعد حضور انور نے حاضرین کو "السلام علیکم" کا تحفہ پیش کیا اور فرمایا: بیٹھ جائیں۔ بعد ازاں مندرجہ بالا مقررنے اپنے ایڈریس کے اختتامی کلمات کہے۔

اس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے حضور انور کی اجازت سے درج ذیل مقررین کو باری باری اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے بلایا۔

....

❁......**Deborah Schulte (ممبر آف پارلیمنٹ کینیڈا)** نے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور بتایا کہ وہ کینیڈا میں اُس علاقہ میں کام کرتی ہیں جہاں مسجد بیت الاسلام اور Peace Village واقع ہے۔اس کے بعد انہوں نے مسرت کا اظہار کیا کہ انہیں جلسہ سالانہ یوکے پر مدعو کیا گیا اور انہیں حضور انور کے خطابات سننے کا موقع ملا۔ بعد ازاں کہا: حضور انور کا انسانیت کے لئے پُر امن اور برابری کا پیغام،لوگوں کا اکٹھے ہو کر اچھائی کے لئے کام کرنے کا پیغام اور مستحق لوگوں کی امداد کرنے کا پیغام ایک ایسا اہم پیغام ہے جو دنیا بھر کے لوگوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اس پیغام کو میری کمیونٹی بھی جو 'وَان' کینیڈا میں واقع ہے روزانہ جماعت احمدیہ کی طرف سے عملی جامہ پہنایا جاتا ہے۔ اُن کی مدد کو بہت سراہا جاتا ہے۔ اور ہماری کمیونٹی جماعت کی فیاضی کی وجہ سے زیادہ اچھا کردار ادا کر رہی ہے۔ہمیں کینیڈا میں مختلف قومیتوں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں پر فخر ہے۔ہمیں جماعت احمدیہ کی موجودگی پر فخر ہے۔ممبر آف پارلیمنٹ کی حیثیت سے اور جماعت احمدیہ کے Parliamentry Friends کی ممبر کے طور پر ہم اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ پاکستان میں اور دنیا بھر میں امن، استحکام،مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا مل جُل کر کام کرنا اور مذہبی رواداری قائم ہو۔مَیں اور میرے ساتھی اس دن کے انتظار میں ہیں کہ آپ پاکستان میں بھی اس طرح کا اچھا اور پُر امن جلسہ دوبارہ منعقد کر سکیں اور آپ کے تمام حقوق بحال ہو جائیں۔انشاءاللہ۔

❁......**Seema Malhotra** (ممبر آف پارلیمنٹ، Laybor Party) نے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے اور جماعت احمدیہ کی کاوشوں کا شکریہ ادا کرنے کے بعد کہا کہ جماعت احمدیہ کو مُلک گیر عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مُلک سے وابستگی کا اظہار مسلسل آپ اپنے کاموں سے کرتے ہیں جو وفاداری، آزادی، برابری اور امن کے لئے کوشش ہے۔جلسہ سالانہ کی وسعت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک بین الاقوامی جلسہ ہے۔جلسہ کے ذریعہ سے ہمیں یہ موقع ملتا ہے کہ ہم آپس میں دنیا بھر کے لوگوں سے ملیں اور اچھے تعلقات قائم کریں۔......مسلمان اور غیر مسلمان دونوں آپ کے ماٹو 'محبت سب کے لئے ،نفرت کسی سے نہیں' پر متوجہ ہوتے ہیں کیونکہ ایک ایسی دنیا میں جس میں جنگ اور تفرقہ ہے انسانیت کے لئے پُر جوش آواز اُٹھانا،فوری طور پر ایسے موقع پر موجود ہونا جہاں مدد کی ضرورت ہو،خواہ وہ یورپ میں حالیہ حملوں کے موقع پر ہو یا گزشتہ سال نیپال کے زلزلہ کے موقع پر ہو آپ کا پیغام عمل میں لایا جاتا ہے۔ ......دنیا کے موجودہ حالات میں جہاں ہم مشکلات کے حل کے لئے جوابات کے متلاشی ہیں حضور انور کی باتیں مسلسل سچ ثابت ہوتی ہیں۔ یہ پیغام کہ امن کے لئے کوشش کرنا ایک عظیم کام ہے،اور اس کی ضرورت دنیا کو ہمیشہ سے ہے۔

❁......**Mr Eamon O Cuiv (ممبر آف پارلیمنٹ آئرلینڈ) نے سب کو "السلام علیکم" کہا اور جلسہ سالانہ پر دعوت دیئے جانے کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے کہا:** 8 سال قبل Galway میں میرا جماعت احمدیہ سے تعارف ہوا جب مجھے ایک امن سمپوزیم میں تقریر کرنے کے لئے دعوت دی گئی۔میری توجہ اُسی وقت آپ کے ماٹو 'محبت سب کے لئے ،نفرت کسی سے نہیں' پر مبذول ہوئی۔اور مجھے آپ کے گرم جوشی سے استقبال نے بھی اس موقع پر بہت متأثر کیا تھا۔مجھے Galway میں دو مرتبہ حضور انور سے ملنے کا شرف بھی حاصل ہوا ہے۔ایک مرتبہ جب Galway میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور دوسری مرتبہ جب مسجد کا افتتاح ہوا۔مَیں حضور انور سے ہالینڈ میں بھی ملا ہوں اور مجھے ڈچ پارلیمنٹ میں حضور کی تقریر سننے کا بھی موقع ملا ہے۔حضور انور کا دین، رحمدلی اور اخلاص ہر اس شخص پر واضح ہے جو آپ سے ملتا ہے۔آپ تشدد کے خلاف اور امن کے حامی ہیں۔ ......مَیں اس بات پر فخر محسوس کرتا ہوں کہ Galway میں جو جماعت کی مسجد تعمیر کی گئی ہے آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ کی تعمیر شدہ پہلی مسجد ہے۔یہ مسجد ہمارے شہر میں ایک نمایاں جگہ پر واقع ہے اور امن ، پیار اور رواداری کی مشعل ہے۔ اور یہ مسجد آپ کی جماعت اور Galway کے باشندوں کے ساتھ اچھے تعلقات کا نشان ہے۔

❁......**Dr Sheikh Osman Nuhu Shrabutu (Chief Imam of Ghana)** نے اپنے خیالات کا اظہار عربی میں کیا۔اُن کے پیغام کا مختصر اردو ترجمہ مکرم عبد المومن طاہر صاحب انچارج عربک ڈیسک یوکے نے کیا۔آپ نے کہا: موصوف غانا کے اماموں کے امام اور مفتی ہیں۔شروع میں انہوں نے حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام احباب جماعت کی خدمت میں السلام علیکم کا تحفہ پیش کیا ہے۔اور پھر اپنے جذبات مسرت کا اظہار کیا ہے۔اور کہتے ہیں کہ جلسہ میں شریک ہو کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور امیر جماعت غانا الحاج محمد بن صالح صاحب کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور کہتے ہیں: جزاکم اللہ احسن الجزاء۔انہوں نے کہا ہے کہ غانا میں جماعت احمدیہ ایک پُر امن جماعت کے طور پر مشہور ہے۔ اور دوسرے فرقوں کے ساتھ، امن و آشتی کے ساتھ رہنے کے بارہ میں معروف ہے۔اور تعلیم،صحت اور قیام امن کے لئے جماعت کی انسانی خدمات وہاں سب پر عیاں ہیں۔ ہمارے ساتھ جماعت احمدیہ کے بڑے مضبوط اور خوشگوار تعلقات ہیں جو ہمارے بھائی مولوی عبد الوہاب بن آدم کے زمانہ سے ہیں۔ ہر اہم معاملہ میں مَیں اُن سے مشورہ کیا کرتا تھا۔اور موجودہ امیر صاحب کے ساتھ بھی ایسے ہی تعلقات ہیں اور ایسے ہی مَیں مشورہ کرتا ہوں۔مَیں نے آنے سے پہلے اس جلسہ میں شرکت کے بارہ میں اور اس کی اہمیت کے بارہ میں صدر گھانا کو مطلع کیا تھا اور بتایا تھا کہ اس سے ہمارے جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلقات مزید استوار اور بہتر ہوں گے۔ ہمارے ہاں رؤیت ہلال کمیٹی ہے اور جماعت احمدیہ اس کی بہت اہم رکن ہے۔ہم سب مسلمان ایک ہیں۔ ہمارا پختہ ایمان ہے کہ ہمارا مقصد ایک ہے۔رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے رسول ہیں۔ ہماری کتاب قرآن کریم ہے۔ اور خانۂ کعبہ ہمارا قبلہ ہے۔اگرچہ ہمارے مسالک مختلف ہیں۔آخر پر وہ دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جیسے مجھے آپ کے ساتھ اس مبارک جگہ پر جمع کیا ہے، اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی جنت میں ہمیں اکٹھا کرے۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ حضرت خلیفۃ المسیح اور تمام مسلمانوں اور ہم سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔السلام علیکم۔

....

معزز مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد امریکہ سے تشریف لانے والے Pastor Mark Tonnesen (Saint Andrews Lutheran Church, USA) نے حضور انور کو Bishop Robert Shafor کی طرف سے مبارکباد پر مشتمل ایک خط پیش کیا۔اور حضور انور کو کہا کہ یہ میرے لئے یہ بہت عزت کا باعث ہے اور میں نہایت عاجزی سے حضور انور کو Saint Andrews Lutheran Church کی طرف سے مبارکباد پر مشتمل خط پیش کر رہا ہوں۔اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی ہم باہمی تعاون اور اکٹھے کام کرتے رہیں گے۔انشاءاللہ۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن بعد دوپہر کے اجلاس کی باقاعدہ کارروائی حضور انور ایدہ اللہ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔

....(باقی آئندہ)

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل ۔ مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی وتربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

﴿ہالینڈ﴾

مجلس انصاراللہ ہالینڈ کے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

مجلس انصار اللہ ہالینڈ کی طرف سے موصولہ رپورٹ کے مطابق مجلس انصاراللہ ہالینڈ کا29 واں سالانہ اجتماع 3 جون تا5 جون بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار بیت النورنن سپیٹ میں منعقد ہوکر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ امسال اس اجتماع کا موضوع' اسلام میں مساجد کی تعمیر کی اہمیت' تھا۔

اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے تقاریر اور علمی مقابلہ جات کے موضوعات رکھے گئے ۔ مکرم امیر جماعت ہالینڈ ہبۃ النور فرحاخن صاحب و مکرم صدر مجلس انصاراللہ مرزا فخر احمد صاحب اور مبلغین کرام کی تقاریر کے علاوہ بعد نماز فجر درس قرآن کریم اور درس الحدیث ہوا اور دیگر مقررین نے بھی تقاریر کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اجتماع کے لئے خصوصی پیغام عطا فرمایا۔ حضور انور کا پیغام مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ مرزا فخر احمد صاحب ہر روز پڑھ کر سناتے رہے۔

اجتماع سے ایک روز قبل یعنی جمعرات 2 جون کو وقار عمل کا پروگرام ہوا اور وقارعمل کے ذریعہ اجتماع گاہ رہائش گاہ اور دیگر ملحقہ جگہوں کی صفائی کی گئی۔ جمعرات سے ہی لنگر خانہ جاری ہوگیا تھا۔

3 جون بروز جمعۃ المبارک11:30 تا12:30 بجے محترم مرزا فخر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ ہالینڈ نے شعبہ وار انتظامات کا جائزہ لیا۔

12:30 تا13:30 بجے دوپہر وقفہ برائے طعام وتیاری برائے نماز جمعہ ہوا۔13:30 تا15:15 ادائیگی نماز جمعہ کے بعد خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرالعزیز ایم ٹی اے کے توسط سے براہ راست سنا گیا۔

15:40 تا15:55 پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ تقریب پرچم کشائی میں مکرم ہبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ نے ہالینڈ کا اور مکرم صدر مجلس انصاراللہ ہالینڈ نے مجلس انصاراللہ کا پرچم لہرایا۔ محترم مبلغ انچارج ہالینڈ نے دعا کرائی۔

16:00 بجے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد انصاراللہ اور نظم کے بعد مکرم صدر مجلس انصاراللہ ہالینڈ نے حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ نے افتتاحی تقریر کی جس کا عنوان تھا ''سطح زمین پر خدا کا پہلا گھر۔ خانہ کعبہ''۔

17:00 تا 19:00 بجے مقابلہ جات بیت النور کے احاطہ میں منعقد ہوئے۔ ورزشی مقابلہ جات میں، ٹیبل ٹینس (سنگل وڈبل) ومیوزیکل چیئر کروائے گئے۔

20:00 بجے مقابلہ جات تلاوت اور نظم کا انعقاد ہوا۔

''اسلام میں مساجد کی تعمیر کی اہمیت'' کے حوالے سے خصوصی نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا۔ از روئے قرآن کریم، حدیث، اقتباسات حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء مسیح موعودؑ کے خطبات میں سے تحریرات کو آویزاں کیا گیا تھا ۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد جملہ ناظمین کی میٹنگ ہوئی۔

اجتماع کا دوسرا دن 4 جون بروز ہفتہ

4 جون بروز ہفتہ اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔

ورزشی مقابلہ جات۔10:00 بجے دعا کے بعد کھیل کے میدان کی طرف روانگی ہوئی۔ کرکٹ، فٹ بال، اور رسّہ کشی کے علاوہ پوٹیٹو ریس کے مقابلہ جات ہوئے۔

15:00 بجے نماز ظہر وعصر ادا کی گئی۔ بعدازاں تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد مکرم مولانا حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ نے یورپ میں مساجد بنانے کی تحریک کے موضوع پر تقریر کی۔ محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے خطاب کیا۔ اور مکرم داود اکمل صاحب نے فنڈز ریزنگ برائے مسجد پر روشنی ڈالی۔

مساجد کی تعمیر کے حوالے سے ایک خصوصی ڈاکومینٹری پروگرام دکھایا گیا جو کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز کے خطبات پر مبنی تھا۔

بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں ایک خصوصی presentation دی گئی جو کہ ایک ناصر احمدی ڈاکٹر نے تیار کرکے پیش کی۔

شام کو خصوصی ڈنر میں انصار کے علاوہ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ ہالینڈ اور ذیلی تنظیموں کے صدران کو مع عاملہ شرکت کی دعوت تھی۔

اجتماع کا تیسرا دن 5 جون بروز اتوار

نماز تہجد ونماز فجر کے بعد درس الحدیث ہوا۔

10:00 تا 11:00 بجے ورزشی مقابلہ جات، تیراندازی، کلائی پکڑنا منعقد ہوئے۔

صبح کا اجلاس 11:00 بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد پرچہ دینی معلومات اور مقابلہ جات، تقریر، تقریر فی البدیہہ حفظ قرآن اور پرچہ دینی معلومات ہوئے۔

سہ پہر تین بجے اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد انصاراللہ اور نظم کے بعد ناظم اعلیٰ اجتماع محترم نصیر احمد طاہر صاحب نے اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ بعدازاں مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے خطاب کیا۔

آج کے اجلاس میں محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بیلجیم بمع چند عاملہ ممبران کے اجتماع میں شریک ہوئے اور مختصر خطاب بھی کیا۔

مکرم ہبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے مختلف مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والوں میں انعامات تقسیم کیے۔

دوران سال2015ء۔2016ء کارکردگی کے لحاظ سے علَم انعامی کی حقدار پانے والی مجلس آئنڈھون کے زعیم محترم محمد افضل ملہی صاحب نے اپنی عاملہ کے ساتھ علم انعامی حاصل کیا۔ کارکردگی کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر آنے والی مجلس آرنہم رہی۔

دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد اجتماعی یادگاری گروپ فوٹو ہوا۔

190 میں سے 115 انصار اجتماع میں شریک ہوئے۔ مہمانوں کی تعداد40 تھی۔

اس طرح کل حاضری155 رہی۔

آخر میں اجتماع کے تمام شعبوں کا وائینڈ اَپ ہوا جو کہ دو گھنٹے جاری رہا۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مجلس انصاراللہ ہالینڈ کے اجتماع کے موقع پر خصوصی پیغام

[ذیل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کا مکمل متن ہدیۂ قارئین ہے جو حضور انور نے اجتماع کے لئے عطا فرمایا تھا۔ جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جاچکا ہے کہ حضور انور کا یہ پیغام اجتماع کے تینوں دن مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ ہالینڈ نے پڑھ کر سنایا۔]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

لندن ۔2-6-16

پیارے انصار بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے لئے یہ امر بہت باعثِ مسرت ہے کہ مجلس انصاراللہ ہالینڈ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین۔

مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں آپ کو تربیتِ اولاد کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ دور سائنسی ترقی کا دور ہے۔ نئی سے نئی ایجادات اور سہولیات نے لوگوں کی مصروفیات اور دلچسپیوں کو اپنی گرفت میں لیا ہوا ہے۔ بچے اپنے زیادہ تر اوقات سکولوں اور تعلیمی اداروں میں گزارتے ہیں اور گھروں میں واپس آکر انٹرنیٹ، ٹی وی چینلز، وڈیو گیمز اور فون وغیرہ کے ساتھ چمٹے دکھائی دیتے ہیں۔ ہر وقت انہی باتوں میں مگن رہنے سے مزاج بگڑ جاتے ہیں۔ اخلاق خراب ہوجاتے ہیں اور دین سے دوری اور عدم دلچسپی کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ ایسے ماحول اور معاشرے میں نیک نمونہ سے اور نیک باتوں کی نصیحت کے ذریعہ اپنی اولاد کو دین کی طرف رغبت دلانا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایم ٹی اے کی نعمت سے نوازا ہے۔ اس پر میرے خطبات، تقاریر اور کلاسیں وغیرہ آتی ہیں اسی طرح اور بہت سے مفید پروگرام نشر کئے جاتے ہیں جن سے دینی تعلیمات اور عقائد کا پتہ چلتا ہے۔ اس نعمت سے خود بھی استفادہ کریں اور اہل وعیال کو بھی اپنے ساتھ شامل کریں۔ اسی طرح جب آپ اپنے اہل خانہ کی ضروریات اور خواہشات کا خیال رکھتے ہیں تو انہیں بھی اس بات کا پابند کریں کہ وہ دین کے معاملہ میں آپ کی باتیں مانیں۔ انہیں باقاعدگی کے ساتھ نمازیں پڑھنے اور روزانہ تلاوت کی عادت ڈالیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ وہ لوگ جو اپنی اولاد کی دنیوی فلاح و بہبود کے ساتھ ساتھ ان کی دینی حالت بہتر بنانے کی بھی فکر کرتے ہیں ان کی اولادیں ان کے لئے ہر پہلو سے قرۃ العین ثابت ہوتی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اولاد کی خواہش صرف نیکی کے اصول پر ہونی چاہیے ......لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں، مگر نہ اس لئے کہ وہ خادمِ دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہوسکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہوسکتی ہے؟''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 562)

پس اپنی اولاد کی نیک تربیت پر خاص توجہ دیں۔ ان کو نیک نمونہ پیش کریں۔ ابھی چند دنوں تک انشاء اللہ رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ یہ نیکی اور روحانیت میں ترقی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس میں عبادات اور نیک کاموں کی مشق ہوتی ہے۔ جن پر روزے فرض ہیں اور انہیں کوئی عذر نہیں ہے وہ روزے رکھیں۔ فرض نمازوں اور نوافل کا اہتمام کریں اور دعاؤں پر زور دیں۔ قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں۔ بچوں سے قرآن کا دور مکمل کروائیں اور پھر ان نیک باتوں کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو عمل کی توفیق دے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

....

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجلس انصاراللہ ہالینڈ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر احسن رنگ میں عمل کی توفیق بخشے۔

حضرت سردار بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا

(زوجہ حضرت سردار امام بخش صاحب قیصرانی رضی اللہ عنہ)

(غلام مصباح بلوچ۔ مربی سلسلہ کینیڈا)

پندرھویں صدی کے ایک بلوچ حکمران سردار میر چاکر خان رند بلوچ (1468-1565ء) کے بھانجے سردار قیصر خان سے بلوچ قبیلے کی ایک شاخ ''قیصرانی'' کی بنیاد پڑی۔ سر لیپل ایچ گرفین نے اپنی کتاب ''تذکرہ رؤسائے پنجاب'' میں قیصرانی قبیلہ کا ذکر کیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی احمدیت کی نِدا اس قبیلے تک پہنچی جس کے نتیجے میں بعض لوگوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ ایسے ہی خوش نصیبوں میں حضرت سردار بیگم صاحبہ زوجہ حضرت سردار امام بخش صاحب قیصرانی رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں جنھیں قبول احمدیت کے علاوہ حضور اقدس علیہ السلام کی ''صحابیہ'' ہونے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ خود در اصل قیصرانی قبیلہ سے نہ تھیں بلکہ ''نوتکانی'' بلوچ تھیں اور قیصرانی قبیلہ میں بیاہی گئی تھیں۔

حضرت سردار بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا 1872ء میں پیدا ہوئیں اور 1906ء میں اپنے خاوند کے ساتھ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ یہ بیعت دونوں میاں بیوی نے بذریعہ خط کی تھی جس کے جواب میں حضرت اقدس علیہ السلام نے تحریر فرمایا:

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا خط پہونچا۔ ہر ایک امر اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اگر آپ سچے اعتقاد اور ایمان پر قائم ہوں گے امید کہ اللہ تعالیٰ بہرحال آپ کے لئے بہتر کرے گا گو جلدی یا کسی قدر دیر سے، استقامت اور حسن ظن کی طرف رہیں۔ آپ کو معہ آپ کی اہلیہ کے بیعت میں داخل کر لیا گیا ہے۔ بہتر ہے کہ اپنے حالات سے بار بار اطلاع دیں اور دو ہفتہ یا تین ہفتہ کے بعد اطلاع دے دیا کریں۔ یہ ضروری ہے اور اگر ایک دفعہ قادیان میں آجائیں تو بہت بہتر ہے۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام

غلام احمد از قادیان 20/ اکتوبر 1906ء''

بیعت کے بعد جب قادیان گئیں اور حضرت اقدس علیہ السلام کی زیارت اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی پاکیزہ صحبت سے فیضیاب ہوئیں تو اس کے بعد ہمیشہ خاندان حضرت اقدس سے محبت اور فدائیت میں سرشار رہیں۔ آپ اپنی اور اپنے میاں کی قبول احمدیت کا حال بیان کرتے ہوئے بعنوان ''میں کیوں کر احمدی ہوئی'' لکھتی ہیں:

''ہم حنفی مذہب کے پیرو تھے، میرا خاوند شیعہ مذہب کی طرف راغب ہو گیا، مجھے اس بات سے بہت رنج ہوتا۔ ہم آپس میں میاں بیوی بہت بحث و مباحثہ کرتے، جب کوئی صورت فیصلہ کی نظر نہ آتی تو بڑی عاجزی سے خدا تعالیٰ کے حضور یہی دعا کرتے کہ حضرت امام مہدی کو ہماری زندگی میں ظاہر فرما تا کہ وہ آکر ان تمام جھگڑوں کا فیصلہ کرے۔ گو وہ امام موعود موجود تھے لیکن ہمارے کانوں نے نہیں سنا تھا یقیناً یہ ہماری عاجزانہ دعا منظور ہو گئی کہ ہم اپنے خاندان اور برادری و رعایا غرضیکہ تمام قوم سے پہلے ہی سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے اور بذات خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست حق پرست پر شرفِ بیعت حاصل کیا۔

خدا تعالیٰ نے پہلی رہنمائی یہ فرمائی کہ میرے خاوند کو خواب میں کسی وجیہہ شکل بزرگ نے کہا کہ دیکھو امام بخش! (نام لے کر مخاطب کیا) ابوبکرؓ و عمرؓ کے ذمہ کوئی سہو و خطا نہیں۔ اس خواب نے اُن پر ایسا اثر کیا کہ شیعہ عقائد سے فوراً دست بردار ہو گئے....

ایک دن صبح سات آٹھ بجے سردار صاحب یعنی میرے خاوند ہاتھ میں اخبار بدر نامی لیے گھر آئے اور مجھے بلا کر کہا تمہیں آج نئی بات سنائیں، میں آکر بیٹھی تو وہ اخبار جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زلزلہ کی پیشگوئی فرمائی تھی اور حضور خود باغ میں قیام پذیر تھے، اخبار میں حضور کے الہام و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قدرتی وفات کا ذکر اور کچھ لوگوں کے اعتراضوں کے جواب تھے۔ ہم نے بڑی حیرانی سے ان باتوں کو پڑھا، سردار صاحب سے میں نے دریافت کیا کہ یہ اخبار کہاں سے ملی تو انہوں نے فرمایا کہ ڈاک منشی نے دی ہے، وہ خود بھی ہماری طرح ناواقف تھا۔ ایک دفعہ اسی منشی مذکور نے پھر بھی اسی اخبار کا پرچہ دیا لیکن پُرانے خیالات جو عقیدہ کے رنگ میں دماغ میں آگئے تھے وہ صرف دو پرچوں سے کیسے نکلیں! لیکن دل چاہتا تھا کہ کسی طرح اس معاملہ کی اچھی طرح وضاحت ہو۔ میں سردار صاحب سے کہتی کہ کسی سے آپ دریافت کریں، وہ فرماتے ہاں مجھے خود خیال ہے مگر کوئی واقف کار ملے تو پوچھوں! تھوڑا عرصہ گزرا کہ ایک ... گورداسپور کا ملازمت کے باعث یہاں آ گیا۔ سردار صاحب نے اُس سے دریافت فرمایا تو اُس نے ہماری تمام اُمیدوں پر پانی پھیر دیا اور کہا کہ یہ محض دوکانداری اور دھوکہ بازی ہے۔ کافی عرصہ کے بعد سردار صاحب اپنے کام کی خاطر لاہور گئے اور مہینہ سوا مہینہ وہاں رہے، وہاں اُنہوں نے مخالفت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ شور دیکھا کہ الاماں! شاہی مسجد میں تقریر ہو رہی تھی، ٹریکٹ و اشتہارات مفت تقسیم کیے جا رہے تھے، سردار صاحب کو بھی دیے گئے.....جن کو سردار صاحب ہمراہ لائے۔

اسی عرصہ میں بستی بزدار جو ہمارے قریب تھی، احمدیت پہنچ چکی تھی لیکن ہمیں کچھ علم نہ تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہاں کا باشندہ مولوی ابوالحسن خان نامی بریلی پڑھتا تھا وہاں سے وہ احمدیت لایا اور اس کے ذریعہ بستی بزدار میں تین شخص احمدی ہو گئے، دو شخص خواندہ تھے تیسرا ناخواندہ تھا، اسی ناخواندہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ہمیں احمدیت جیسی نعمت عطا کی۔ اللہ تعالیٰ اُسے غریق رحمت کرے، پھل خان اس کا نام تھا، جراحی کا کام کرتا تھا اور یہاں ہمارے کوٹ قیصرانی میں بھی آکر لوگوں کا علاج کرتا رہتا تھا اس واسطے اس کی آمد و رفت یہاں اکثر رہتی تھی۔ ایک دن سردار صاحب اپنی مردانہ بیٹھک میں چند آدمیوں سمیت بیٹھے تھے کہ پھل خان آ گیا، اِدھر اُدھر کی باتیں ہوتے ہوتے کسی شخص نے سردار صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ پھل خان نے مذہب تبدیل کر لیا ہے۔ سردار صاحب نے پھل خان سے پوچھا، اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر خیر کیا تب سردار صاحب جو کچھ لاہور میں دیکھ اور سُن آئے تھے، پھل خان کو غلطی خوردہ سمجھ کر اُس کو وہ باتیں سمجھانے لگے۔ اس نیک دل انسان نے کہا کہ دیکھو سردار صاحب! آپ نے مخالفوں کی تقریریں سنیں، لٹریچر پڑھا، اگر تحقیق حق ہے تو ہماری کتابیں بھی پڑھیں، میں آپ کو لا کر دوں گا۔ سردار صاحب نے وعدہ کیا کہ میں ضرور پڑھوں گا۔ وہ مرحوم و مغفور انسان تلاش کر کر کے ہمیں کتابیں لا کر دیتا، ایک ختم ہوتی تو اور تلاش کر کے لاتا۔ جاڑے کا موسم تھا اکثر ہم رات کو پڑھتے تھے، سچ آخر سچ ہی ہے، مخالفین کی باتیں بھی تو ہم نے سُنی اور پڑھی تھیں، ان کے مقابلہ میں یہ کتب نور اور نافہ تھیں جو ہمارے دماغوں کو روشن اور معطر کرنے لگیں، ہمارے مخالف اگر تحقیق حق کے خیال سے پڑھیں تو کوئی وجہ ہی نہیں کہ اُن پر حق ظاہر نہ ہو۔ ہم اپنی کیا کہیں؟ جب ہم پر حق کھلنے لگا اور دن بدن ایمان ترقی کرتا کرتا یقین کی حد کو پہنچا تو پھر میں اس خوشی کی کیا مثال دوں؟ ٹھیک اسی طرح پر ہوگا کہ جس طرح پر کسی کا باپ دادا کوئی مدفون خزانہ چھوڑ کر مر گیا ہو اور اولاد اُس خزانہ کو تلاش کرتے کرتے افلاس کی حالت میں پہنچ گئی ہو تب اچانک وہ خزانہ مل جائے۔ یا کوئی پیاسا کسی ویرانہ میں پانی کی تلاش میں جاں بلب ہو، اُسے پانی کی بجائے سرد خوش ذائقہ شربت مل جاوے تو اُسے کس قدر خوشی ہوگی! کیا یہ معمولی بات ہے جس کے انتظار میں ہمارے باپ دادا گذر گئے، سینکڑوں اولیاء اللہ ترستے رہ گئے، وہ ہمیں یہیں پنجاب میں مل گیا.....

جب ہم کو یقین ہو گیا کہ یہ وہی مسیح اور مہدی ہیں جن کو حضرت رسول کریم ﷺ نے سلام بھیجا تو پھر ہم نے بیعت کا خط لکھا، اس خط میں سردار صاحب مرحوم و مغفور نے ایک مدحیہ نظم بھی لکھی جس کے دو چار شعر مجھے اب بھی یاد ہیں، وہ یہاں درج کر دیتی ہوں ضرور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

عقدہ لاحل جہاں کے ہوں گے حل جن کے سبب
آج وہ مشکل کشا صل علےٰ پیدا ہوئے
عامیانِ عالم امکاں کو مژدہ ہو کہ پھر
راہنما نورِ خدا صل علےٰ پیدا ہوئے

20 اکتوبر 1906ء کو ہم دونوں میاں بیوی نے بذریعہ خط بیعت کر لی۔ سردار صاحب نے خود تو دو تین مہینے بعد قادیان شریف جا کر دستی بیعت کی مگر عاجزہ راقمہ نے 1907ء میں بال بچوں سمیت بھراہی سردار صاحب دارالامان جا کر زیارت کا شرف حاصل کیا۔ آج 34ء (مراد 1934ء۔ ناقل) ہے جو لوگ اِس وقت قادیان کو ازسرِ نو دیکھتے ہوں گے وہ خیال کرتے ہوں گے کہ شاید ابتداء سے یہی آبادی ہوگی لیکن میری طرح جس نے پہلے دیکھا ہوگا یا مجھ سے بھی پہلے دیکھنے والے اب دیکھ کر اُن کے دل میں وجد آ جاتے ہوں گے کیونکہ ہر مکان خدا تعالیٰ کا تازہ نشان نظر آتا ہے.....وہ ہستی جو پردۂ غیب میں ہے وہ اپنے برگزیدہ بندوں کے ذریعہ ان نشانات سے چہرہ نمائی فرماتی اور اپنی ہستی کا ثبوت دیتی ہے جس سے طالبان حق تسلی پاتے اور سرور حاصل کرتے ہیں۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

کہاں ہے مولوی محمد حسین بٹالوی جو راستہ میں کھڑا ہو کر جانے والوں کو روکتا تھا۔

.... جب ہم حضرت اقدس کے دروازے پر پہنچے، دربان سے سردار صاحب نے فرمایا کہ آپ کسی عورت کو بلا دیں کہ ہمارے عیال کو اندر لے جاوے، اس نے کسی کو بلایا وہ ہمیں اندر سے اوپر کو لے گئی، صحن میں تخت پوش پر ایک عابد شکل، مجسم نور اسی سالہ بزرگ بیٹھا وضو فرما رہا ہے، آگے قلم و دوات اور کاغذات رکھے ہوئے ہیں، دل نے گواہی دی کہ ضرور یہی بزرگ مسیح موعود علیہ السلام ہوں گے مگر میں نے احتیاطاً اپنی راہبر بیوی سے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں؟ اُنہوں نے کہا کہ یہی حضرت صاحب ہیں۔ چونکہ حضرت اُمّ المومنین صاحبہ سامنے کمرے میں تشریف فرما تھیں، وہ راہبر بیوی ہمیں وہاں لے جا رہی تھی لیکن میں پہلے حضرت اقدس کی خدمت میں چلی گئی، السلام علیکم عرض کر کے نیچے پختہ فرش پر بیٹھ گئی۔ حضورؑ نے سلام کا جواب دے کر دریافت فرمایا کہ کہاں سے آئے ہیں؟ ہم نے اپنا وطن بتایا، سردار صاحب کا نام لیا۔ آپؑ بشاش چہرے سے حال دریافت فرماتے اور ہنستے رہے۔ عصر کا وقت تھا حضورؑ نماز کی تیاری کر رہے تھے، آپؑ مسجد مبارک میں نماز پڑھنے تشریف لے گئے اور ہمیں فرمایا کہ آپ وہاں جا بیٹھیں یعنی جہاں حضرت اُمّ المومنین صاحبہ تشریف فرما تھیں۔ ہم ان کی خدمت میں پہنچے السلام علیکم عرض کیا، آپؓ نے کمال مہربانی اور کشادہ پیشانی سے جواب دیا، احوال دریافت فرمایا، پیاس کا پوچھا کیونکہ سفر کی تکلیف سے پیاس کا لگ جانا ضروری بات ہے....فوراً شربت بنوایا، ہم چار آدمی تھے سیر ہو کر پیا۔ کیا ہی مہمان نوازی ہے۔ ہمارا وہ آقا جو روحانی باپ تھا جس کا کلام ہم جیسے مردہ لوگوں کے لیے زندگی بخش تھا، واقعی اس کے شان کے شایاں یہی ہماری روحانی والدہ حضرت ام المومنین صاحبہ خدیجہ ثانی ہیں.... بذات خود چل کر نیچے والے کمروں سے ایک کمرہ دیا، سامان رکھوایا، پُرتکلف کھانا بھجوایا۔ میں کھانا کھانے کے بعد شام کو اوپر بیعت کے لیے گئی اور بیعت کے واسطے عرض کیا تو فرمایا کہ آپ آج ہی آئے ہو، رہو گے تو بیعت بھی ہو جائے گی.....

دو روز کے بعد پھر میں نے بیعت کے متعلق عرض کیا تو فرمایا کہ کیا آپ نے میری کوئی کتاب بھی دیکھی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضورؑ میں نے بہت سی کتب دیکھی ہیں۔ حضورؑ نے نام دریافت فرمائے تو میں نے جتنے نام یاد آئے سنا دیے تو آپؑ نے بہت خوش ہو کر میری بیعت لی اور فرمایا کہ اس وقت جو کتاب تحریر کر رہا ہوں اس کا نام چشمۂ معرفت رکھوں گا، جب چھپے گی تو آپ کو بھجوا دوں گا۔''

(الحکم قادیان 7 ستمبر 1934ء صفحہ 8-10)

آپ کی یہ رودادِ سفرِ قادیان بہت طویل اور ایمان افروز ہے، اپنے اس قیام قادیان کے بارے میں آپ نے دیگر کئی باتوں کا ذکر کیا ہے، طوالت سے بچتے ہوئے چند ایک کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

(1) ''ایک دن حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؑ کے ہمراہ بغرض تفریح سیر کو باہر تشریف لے گئیں، عاجزہ راقمہ اور دیگر بہت سی مستورات برقعہ پوش حضرت ممدوحہ کی اردل میں چلیں۔ میرا بیٹا سردار امیر محمد خان جو اِس وقت بفضلہٖ تعالیٰ صاحب اولاد ہے، اُس وقت قریباً چار سال کا ہوگا، یہ حضور علیہ السلام کے آگے پیچھے دوڑتا اور کھیلتا جاتا تھا۔ ہمارے ملک میں لڑکوں کو بھی زیور پہناتے تھے چنانچہ یہ بھی زیوروں سے خوب آراستہ تھا، جب حضور واپس دولت خانہ تشریف لائے تو مجھے فرمایا کہ خدا نے آپ کو لڑکا دیا تو کیا آپ کا دل چاہتا ہے کہ یہ زیور پہن کر لڑکی نظر آئے؟ میں یہ ارشاد سُن کر فوراً زیور اتارنے لگی تو حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ آپ کیا زیور اتارتی ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں! تو حضرت ممدوحہ نے زبان سے یہ فرما کر کہ اچھا یہ سعادت میں حاصل کرتی ہوں، بذات خود سب زیور اُتار کر رکھ دیے۔ حضرت اقدسؑ وضو فرما رہے تھے اور اس طرف بھی خیال تھا، وضو سے فارغ ہو کر، بچے کے پاس آکر تبسم سے دیکھ کر فرمایا کہ تم احمدی

اب ہوئے۔

معزز ناظرین! طوالت کے خوف سے تبلیغی پہلو کو اکثر جگہ چھوڑ دیتی ہوں مگر اس جگہ اتنا ضرور عرض کروں گی کہ غضِ بصر کی وجہ سے اب تک حضورؑ کو پتا نہ لگا ورنہ جب میں حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوتی تو بچہ ہمیشہ ہی میرے ساتھ ہوتا، آج کھلے میدان میں حضورؑ کے آگے پیچھے دوڑتا ہوا نظر آیا تب زیورات کا پتہ لگا۔

(2) ’’ایک دن بسواری رتھ سیر کو لے گئے۔ حضرت اقدسؑ و حضرت اُمّ المومنین صاحبہ اور چھوٹی صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم دروازے سے ہی سوار ہوئے، باقی مستورات برقعہ پوش رتھ کے ساتھ پیچھے جا رہی تھیں۔ تھوڑی دور جا کر حضور علیہ السلام اُتر پڑے اور میرے واسطے فرمایا کہ وہ سوار ہوں۔ مَیں یہ سمجھ کر کہ حضورؑ کی بڑی صاحبزادی اور بڑی بہو صاحبہ پیدل ہوں اور میں سوار! یہ نامناسب سمجھ کر عذر کر دیا کہ مَیں بخوشی پیدل چلتی ہوں۔ حضورؑ نے میری بات سن کر خود ہی فرمایا کہ نہیں آپ سوار ہوجاویں۔ دوبارہ عرض کیا کہ ابھی تھکی نہیں۔ تب حضور نے فرمایا کہ حکم کا مان لینا سعادت ہے۔ تب میں فوراً سوار ہوگئی۔ حضور واپس دولت خانہ پر تشریف لے آئے، تھوڑی دور جا کر حضرت اُمّ المومنین صاحبہ اتر پڑیں اور حضور کی صاحبزادی، بہو صاحبہ سوار ہوئیں۔‘‘

(3) ’’ایک دن حضور کا وضو ایک خادمہ کرا رہی تھی، جو پانی نیچے گر رہا تھا مَیں نے ایک چُلّو اس سے لے کر سردار امیر محمد خان کی آنکھوں پر لگایا کیونکہ پسرم کی آنکھیں ہمیشہ خراب رہا کرتی تھیں، بہت سے علاج کیے حتیٰ کہ جونکیں لگوائیں مگر پوری شفایاب کبھی نہ ہوتی تھیں۔ خدا کے فضل سے اُسی دن سے خدا نے شفا بخشی پھر کبھی خراب نہ ہوئیں، آئندہ اللہ تعالیٰ کا فضل درکار ہے۔

مَیں نے جا کر بدھنا (لوٹا) لینا چاہا کہ میں وضو کراؤں، وہ انکار کرنے لگی۔ حضورؑ نے فرمایا ’’دے دو، ہر ایک کے واسطے سعادت ہے۔‘‘ اس نے دے دیا تب میں نے حضورؑ کا وضو کرایا۔‘‘

(4) ’’ہم کو دار الامان آئے ہفتہ ہوا تب سردار صاحب نے مجھے فرمایا کہ حضرت اقدس مہمانوں کو جلد رخصت نہیں دیا کرتے، آج ضرور رخصت کے واسطے عرض کر دینا، آخر حضورؑ فرمائیں گے کہ کچھ دن اور ٹھہر و تو دو چار دن اور رہ پڑیں گے۔ چنانچہ رخصت لینے مَیں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی، حضورؑ اپنی تالیفات کے کام میں مصروف تھے، مَیں نے جا کر سلام عرض کرنے کے بعد رخصت کا نام لیا نیز دعا کے واسطے بھی عرض کی۔ تب فرمایا کہ ایسی جلدی کیوں؟ کیا گھر کے واسطے اداس ہو گئے ہو؟ یا کھانا، مکان کے متعلق کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ اگر تکلیف ہو تو میں رفع کر سکتا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ تکلیف کہاں کی، گھر سے بھی زیادہ آرام ہے۔ لیکن پیچھے کچھ مجبوریاں تھیں جو میں نے حضور کی خدمت میں بیان کیں۔ تب حضورؑ نے فرمایا کہ ... میں ابھی تک آپ کا معاملہ سمجھا ہی اچھی طرح سے نہیں، میں دعا کروں گا اگر خدا سے کچھ ظاہر ہوا تو بتا بھی دوں گا اور مہربانی کے لہجہ میں فرمایا کہ دیکھو قسمت سے ملاقات ہوتی ہے اور مجھے اپنی زندگی پر بھروسہ ہے، نہ دوسروں پر۔ آپ دور سے آئے اور اتنا حرج اور خرچ کر کے آئے ہو تو مناسب ہے کچھ دن اور رہو۔‘‘

(الحکم 7 ستمبر 1934ء صفحہ 10)

(5) ’’ایک دن نماز کے لیے سب مستورات جمع تھیں لیکن حضورؑ ابھی وضو فرما رہے تھے کہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کو کسی نے کہا کہ آپ کی بچی رو رہی ہے۔ بیگم صاحبہ موصوفہ مجھے اپنی جگہ کھڑا کر کے آپ بچی کو دودھ پلانے تشریف لے گئیں۔ اُن کے آنے سے پہلے حضور نے نماز شروع کر دی۔ بیگم صاحبہ تو باہر کسی جگہ کھڑی ہو گئیں اور عاجزہ کو اُن کا وہ مقدس کام کرنا پڑا یعنی صحن کی جماعت کو اللہ اکبر کی آواز پہنچائی گئی۔‘‘

(6) ’’ایک دن حضور کو درد گردہ ہو گیا اور کئی اور علاج بھی کیے ہوں گے مگر میں نے دیکھا کہ چولہے میں آگ جل رہی ہے اور اس میں کچھ خشت کے ٹکڑے گرم کر کے لائے جا رہے ہیں۔ حضور خود یا حضرت اُمّ المومنین صاحبہ درد کی جگہ ٹکور کرتے جاتے ہیں.... کبھی آپ لیٹتے کبھی بیٹھتے۔ غرض تکلیف سے سخت بے آرام تھے۔ اتنے میں عصر کی نماز کی اذان ہوئی چنانچہ اس خدا کے برگزیدہ نے درد پر گرم خشت باندھ کر نماز ادا کر کے دکھا دیا کہ بیماری بھی انسان کے ساتھ لازمی ہے اور نماز بھی فرض، سو اس کا اس طرح التزام کرنا چاہیے۔‘‘ (الحکم 21 ستمبر 1934ء صفحہ 4)

حضرت امّاں جان کی پاکیزہ صفات اور مہربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ بیان کرتی ہیں:

’’میں نے 1906ء میں شرف بیعت بذریعہ خط حاصل کیا۔ 1907ء کے آخر یا 1908ء کے آغاز میں قادیان گئی اور اس کے بعد اب تک بحمد اللہ یہ سلسلہ جاری ہے اور انشاء اللہ تا حیات رہے گا۔ اس عرصہ میں جو کچھ دیکھا مختصراً لکھتی ہوں۔

☆......اس قدر زمانہ دراز میں مَیں نے کبھی حضرت ممدوحہ کو کسی پر ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔ البتہ ایک مرتبہ ایک عورت مائی تابی نام حضرت کے گھر میں رہتی تھی اس کا کوزہ یا کوئی اور معمولی چیز اس کی غیر حاضری میں کسی نے توڑ دی۔ مائی تابی یہ نقصان دیکھ کر بددعائیں کر رہی تھیں۔ اس پر حضرت ممدوحہ نے کسی قدر سختی سے فرمایا:

’’بددعا کیوں دیتی ہو کسی ناسمجھ بچہ نے نقصان کیا ہوگا۔ تم کو خود بھی تو احتیاط کرنی چاہیے تھی۔‘‘

یہ سختی محض اس وجہ سے تھی کہ آپ بددعا کو پسند نہیں فرماتی ہیں۔ اور کوئی لفظ نہیں فرمایا بلکہ نصیحت کی اور یہ بھی ہدایت کی کہ انسان کو خود اپنی متاع قلیل یا کثیر کی آپ حفاظت کرنی چاہیے۔ علاوہ بریں جب خاطی کا علم ہی نہیں تو بلاوجہ عام طور پر بددعاؤں سے نفرت کا پتہ چلتا ہے۔

☆......ایام جلسہ میں مستورات کا ہجوم آپ کے گرد رہتا ہے، آپ ہمیشہ کشادہ پیشانی رہتی ہیں اور ہر ایک ادنیٰ اعلیٰ سے حال دریافت کرتی ہیں اور ہر ایک یہی سمجھتی ہے کہ ’’مجھ پر حضرت ممدوحہ کی بڑی مہربانی اور شفقت ہے‘‘ اب تو آپ ضعیف ہوگئی ہیں پہلے آپ کا معمول تھا کہ جب میں جاتی تو اٹھ کر محبت و شفقت سے معانقہ فرمایا کرتیں۔......

مَیں نے مشاہدہ کیا ہے کہ جب کوئی تحفہ پیش کرتا ہے تو آپ ایسے انداز سے اس کو قبول فرماتی ہیں کہ پیش کرنے والے کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ ایک دفعہ میں نے کشیدہ کا بوچن خاص طور پر حضرت اُمّ المومنین کے لیے سلایا تھا۔ میں نے پیش کیا تو آپ نے فوراً اسی وقت پہن لیا۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ صفحہ 424-426 از حضرت شیخ محمود احمد عرفانی صاحب)

حضرت سردار بیگم صاحبہ بڑے اخلاص اور توجہ سے جماعتی کام سرانجام دیتیں۔ 1932ء میں چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر نظارت بیت المال نے ڈیرہ غازی خان کا دورہ کرتے ہوئے اپنی رپورٹ میں وہاں کی لجنہ اماء اللہ کے کام پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے تعریفی کلمات لکھ کر رپورٹ دفتر بیت المال کو بھجوائی۔ اس لجنہ کی صدر سردار امیر محمد خان صاحب مجسٹریٹ کی والدہ (مراد حضرت سردار بیگم صاحبہ۔ ناقل) تھیں جو اپنی خداداد قابلیت اور اخلاص و ایثار سے لجنہ کے کام کو اپنی زیر نگرانی انجام دیتی تھیں۔ قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیتی تھیں۔ باقاعدہ رجسٹر، رسید بکیں، رجسٹر روداد وغیرہ موجود تھا۔ (تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اول صفحہ 295)

اسی طرح قادیان میں ایک دفعہ نظارت ضیافت نے جلسہ سالانہ کے لیے دیگوں کی ضرورت پیش آنے پر تحریک کی جس پر لبیک کہنے والوں میں مستورات بھی شامل ہوئیں۔ حضرت سردار بیگم صاحبہ نے بھی اس موقع پر ایک دیگ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیے دی، چنانچہ آپ کا ذکر ایک فہرست میں یوں درج ہے:

والدہ صاحبہ سردار امیر محمد خان صاحب کوٹ قیصرانی ایک دیگ۔ (الفضل 22 اکتوبر 1936ء صفحہ 6)

آپ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل ہیں، آپ کا نام کوٹ قیصرانی ضلع ڈی جی خان کے تحت درج ہے۔

حضرت سردار بیگم صاحبہ نے 14 فروری 1959ء کو وفات پائی۔ آپ بفضلہٖ تعالیٰ موصیہ (وصیت نمبر 1874) تھیں، یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں لگا ہوا ہے۔ آپ کے بھائی محترم سردار فیض اللہ خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خان نے اعلان وفات دیتے ہوئے لکھا:

’’میری ہمشیرہ صاحبہ محترمہ، والدہ سردار امیر محمد خان صاحب قیصرانی آف کوٹ قیصرانی بقضاء الٰہی فوت ہوگئی ہیں۔ مرحومہ بہت نیک، دیندار اور مخلص ہونے کے علاوہ صحابیہ و موصیہ تھیں اور تبلیغ و تقریر کا خاص شوق و ملکہ تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا فرمائیں۔‘‘

(الفضل 15 مارچ 1959ء صفحہ 6 کالم 2)

حضرت سردار امام بخش خان صاحب قیصرانی رضی اللہ عنہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان کے نہایت معزز سرداروں میں سے تھے۔ 1906ء میں احمدیت قبول کی۔ آپ حضرت اقدسؑ کے صحابی اور نہایت مخلص اور متقی انسان تھے۔ اپنے علاقہ میں معزز اور وجیہہ سردار تھے اور خلافت کے ساتھ گہری وابستگی اور خلیفہ وقت کے کامل مطیع اور حد درجہ فرمانبردار تھے۔ آپ نے 1924ء میں وفات پائی۔

☆......☆......☆

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 2

حیران ہوتے۔ امریکن افراد کی ایک بڑی تعداد ان کے حلقۂ احباب میں شامل تھی۔ ہسپتال کے عملے کو تبلیغ کرتے اور دعائیں سکھایا کرتے تھے۔ آپ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے والے، دعاگو اور بہادر نوجوان تھے۔ خلافت سے بے حد محبت کا تعلق تھا۔ حضور انور کے خطبات کو بہت توجہ اور غور سے سنتے اور عمل کی کوشش کرتے۔ 2013ء میں حضور انور کے دورہ کے دوران ان کی تقریب آمین ہوئی اور ملاقات کی سعادت بھی ملی۔ مرحوم مکرم رشید احمد خان صاحب ابن حضرت الحاج محمد عبداللہ صاحب (نائب ناظر بیت المال ربوہ) کے نواسے اور اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔

(7) مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری سکندر خان مرحوم درویش قادیان) حال جرمنی

28 جون 2016ء کو بعارضہ قلب 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی عمر ایک سال اور چند ماہ تھی جب آپ کے والد حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر حفاظت مرکز کے لئے زندگی وقف کر کے قادیان چلے گئے۔ والدین کے بغیر اپنے دادا کے پاس کھاریاں میں رہے۔ صبر و رضا سے زندگی بسر کی۔ کھاریاں میں مختلف جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ 1993ء میں جرمنی آگئے جہاں تبلیغ اور امور عامہ کے شعبوں میں تادم آخر خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، مالی تحریکات میں حصہ لینے والے، نہایت محنتی، خدمت خلق کے جذبے سے سرشار نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے بہت پیار و محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ بچوں کو جماعت اور خلافت سے وابستگی کی تلقین کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بھائیوں میں مکرم رفیع احمد صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں اور مکرم انس احمد صاحب قادیانی وکالت اشاعت لندن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(8) مکرمہ شاہدہ رانا صاحبہ (اہلیہ مکرم داؤد احمد رانا صاحب مرحوم) حال جرمنی

20 مئی 2016ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت دعاگو، تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، مہمان نواز خاتون تھیں۔ خاوند کی وفات کے بعد اپنے بچوں کو جماعت سے وابستہ رکھا اور انہیں جماعتی پروگراموں میں شامل ہونے کی تلقین کرتی رہتیں۔ خود بھی بیماری کے باوجود جماعتی سرگرمیوں میں حصہ لیتی رہیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ مکرم عبدالخبیر رضوان صاحب (مربی سلسلہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کی ساس تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

مریضانِ قلب کے لئے مفید ہدایات

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر۔کینیڈا

س: مریضان قلب کیلئے عام ہدایات کیا ہیں؟

ج: صبح سویرے اٹھیں اور صاف ستھری فضا میں جہاں آکسیجن خاصی موجود ہوتی ہے، ٹہل کر، کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر یا لیٹ کر (حسب طبیعت وحالات وموسم) گہری لمبی سانسیں لیں، یعنی پھیپھڑوں کو خوب بھریں اور خوب خالی کریں۔

س: اس عمل کے کیا فوائد ہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ نے جسم کو فاسد مادوں سے صاف کرنے کیلئے نظام اخراج فضلات کو قائم کیا ہے۔ اس میں پھیپھڑے، گردے، انتڑیاں اور جلد شامل ہیں۔ پھیپھڑوں کی راہ سے زہریلے مادے خارج ہوتے ہیں۔ جب گہری لمبی سانس لیں گے تو اس سے پھیپھڑوں میں صاف آکسیجن بھرے گی جو خون کو بخوبی صاف کرے گی اور دل کو صحت بخش تازہ خون ملے گا۔ جب اس کو خارج کریں گے تو فاسد مادے خارج ہوں گے اور مدافعانہ نظام مضبوط ہوگا۔

امراض قلب میں خون میں موجود کولیسٹرول (خون کی چکنائی) کی پھٹکیوں کے سبب خون پوری طرح نہیں پہنچ پاتا اور اس طرح دل کو تازہ آکسیجن ملا خون نہیں ملتا۔ اس عمل کے ذریعہ مدافعانہ نظام مضبوط ہوکر مذکورہ پھٹکیوں کو ازخود تحلیل کرنے کی سعی کرتا ہے۔ نیز صاف شدہ خون قلب اور دیگر اعضائے بدن کو طاقت بہم پہنچاتا ہے۔ یاد رہے کہ طاقت صرف اچھی غذاؤں یا دواؤں میں ہی نہیں بلکہ طاقت خالص اور مصفّیٰ ہوا میں پائی جاتی ہے۔ ؎

قیام جسم خاکی ہے نفس پر
بناء اپنے مکاں کی ہے ہوا پر

س: یہ عمل کتنی دیر تک کرنا چاہیے؟

ج: کم از کم نصف تا ایک گھنٹہ۔

س: کس جگہ کو منتخب کرنا چاہیے؟

ج: صاف ستھری کھلی فضا، جہاں پھول، پودے اور سبزہ ہو، اگر ایسی جگہ میسر نہ ہو تو صحن میں یا کمروں کی چھت پر، بہرحال ہوادار جگہ جہاں کثافتیں نہ ہوں اور صاف ستھری فضا ہو۔ سردیوں میں کمرے کے اندر کھڑکی یا دروازے کے پاس ٹہل کر، بیٹھ کر یا لیٹ کر (جہاں ہوا کا گزر اچھا ہو) گہری لمبی سانسیں لیں۔ اگر یہ عمل کمرہ کے اندر کرنا ہو تو جہاں لوگوں کا زیادہ ہجوم ہو وہاں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے۔ نیز شوروغل کے سبب یہ کام صحیح طور پر انجام نہیں پاسکتا لہٰذا ایسی جگہ سے اجتناب کیا جائے۔

س: وقت کون سا بہتر ہے؟

ج: جب سورج طلوع ہو رہا ہو یا ہو چکا ہو تو یہ وقت بہتر ہے، کیونکہ اس وقت فضا میں آکسیجن خاصی مقدار میں موجود ہوتی ہے۔ چونکہ رات کے وقت پودے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس خارج کرتے ہیں لہٰذا رات کے وقت پودوں کے پاس یہ عمل نہیں کرنا چاہئے۔

س: عمومی ہدایات کیا ہیں؟

ج: جب یہ عمل کریں تو معدہ خالی ہو یعنی کھانا وغیرہ نہ کھایا ہوا ہو ہاں البتہ سادہ پانی پی لینے میں کوئی حرج نہیں۔ ذہن پریشانیوں سے خالی اور پُرسکون ہو۔

یہ بات یاد رہے کہ ناک کو بلغم و دیگر آلودگیوں سے مکمل طور پر صاف کر لیا جائے اور پاس ٹشو پیپر رکھا جائے۔ جس سے حسب ضرورت کام لیا جاسکے۔ تمام ہوائی راستے جس قدر صاف ہوں گے اسی قدر فائدہ زیادہ ہوگا۔

س: لباس کیسا ہونا چاہیے؟

ج: لباس ڈھیلا ڈھالا ہو، کسا ہوا نہ ہو، مثلاً پینٹ و دیگر تنگ کپڑوں کی بجائے پاجامہ، نیکر، تہہ بند وغیرہ پہنا ہو۔ اگر بفرض محال پینٹ نما ٹائٹ لباس ہو تو بیلٹ کو ڈھیلا کر لیا جائے یا ٹراؤزر (پاجامہ) وغیرہ پہن لیا جائے۔

س: گہری لمبی سانسیں لینا اور خارج کرنا بظاہر معمولی عمل ہے۔ اس کا طرز عمل کیا ہے؟

ج: مریضان قلب میں عموماً خون میں کولیسٹرول یا خون کی چکنائی بڑھ چکی ہوتی ہے اور رگوں کی تنگی کے باعث دل کو آکسیجن ملا تازہ خون نہیں مل رہا ہوتا اس سے دل کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ اس کے برعکس اس عمل سے آکسیجن ملا تازہ و حیات بخش خون پورے جسم کے خلیات کی آبیاری کرتا ہے۔ قوت حیات (Vital Force) یا قوت مدافعت مرض مضبوط ہوتی ہے جو خود بخود بیماریوں اور جراثیمی حملوں کو پسپا کرتی رہتی ہے۔ نیز جو زہریلے فاسد مادے جسم میں جمع ہوکر امراض کا باعث بنتے ہیں، نظام اخراج فضلات کے اعضاء جلد، گردے، پھیپھڑے اور انتڑیوں کی راہ سے ان کا بہتر رنگ میں دفعیہ ہوتا رہتا ہے۔

س: اگر کوئی مریض ایلوپیتھک ادویات جو عوارض قلب سے متعلق ہوں استعمال کر رہا ہو تو کیا وہ ان کو چھوڑ دے؟

ج: ان کو ہرگز نہ چھوڑیے بلکہ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق ان کا استعمال جاری رکھیے۔ جوں جوں گہری اور لمبی سانس کے عمل سے فائدہ ہوتا جائے ڈاکٹری ہدایت کے مطابق ان ادویات کو بتدریج کم کرتے کرتے بند کردیں۔ کیونکہ ایلوپیتھک ادویات بہت سے ذیلی بداثرات رکھتی ہیں۔ یاد رکھیں بعض ایلوپیتھک ادویات مریضان قلب کو اس غرض سے استعمال کرائی جاتی ہیں کہ قلب کے افعال آکسیجن کی تھوڑی مقدار پر سرانجام پاسکیں۔ وہ استعمال کرانی نہایت ضروری ہوتی ہیں مگر ان کے ذیلی بداثرات بھی ہوتے ہیں۔ لہٰذا عمل تنفّس سے جوں جوں افاقہ ہوتا جائے۔ آہستہ آہستہ ڈاکٹری مشورہ کے تحت بند کر سکتے ہیں۔ اگر ڈاکٹرز ایسی ادویات جاری رکھنے کا مشورہ دیں تو انہیں جاری رکھا جائے۔ اسی طرح ہومیوپیتھی اور ہربل ادویات جو ذیلی بداثرات سے مبرّا ہوں کا استعمال دوران عمل تنفس جاری رکھیں۔

س: کیا عمل تنفس کے دوران بھاپ کا غسل اور ٹھنڈے غسل لے سکتے ہیں؟

ج: بھاپ کے غسل کے ذریعہ جلد کی راہ سے فاسد مادے خارج ہوں گے۔ خون کی پھٹکیاں پگھل کر اور حل ہوکر جسم سے خارج ہوں گی اور پیروں کے ٹھنڈے غسل سے گیسوں کی صورت میں اٹھنے والے زہریلے بخارات ٹھنڈے غسل کے باعث گیس سے مائع کی شکل اختیار کر کے نظام بول کے اعضاء اور انتڑیوں کی راہ سے خارج ہوں گے۔ یہی بخارات قلب کو متاثر کرتے ہیں اور ان کے اخراج سے قلبی عوارض سے نجات حاصل ہوگی۔ مگر مریض کی عمر، طبیعت، مزاج، حالات وموسم کا لحاظ بہت ضروری ہے۔

س: کیا گیس، قبض وغیرہ قلب کی علامات میں شدت کا باعث بنتی ہیں؟

ج: مریضان قلب تو کیا تمام امراض میں گیس وقبض شدت کا باعث بنتی ہے۔ جس طرح کسی موٹر سائیکل یا موٹر کار یا بس کا سائلینسر جہاں سے انجن کے فضلات خارج ہوتے ہیں، کو بند کردیا جائے تو اندرونی مشینری فیل ہوسکتی ہے۔ اسی طرح قبض وگیس کے نتیجے میں تمام امراض بالخصوص امراض قلب کی علامات میں شدت پیدا ہوجاتی ہے۔

س: کیا گہری اور لمبی سانسیں لینے کے عمل کے دوران ہومیوپیتھک و ہربل ادویات استعمال کی جاسکتی ہیں؟

ج: جی ہاں! بلکہ ان کے استعمال سے بہتر نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ ہائی بلڈ پریشر اور دل کی اکثر بیماریوں میں ٹنکچر Crataegus Q استعمال کرائیں۔ اگر برابر وزن مدر ٹنکچر Rauwolfia serp Q ساتھ استعمال کروائیں تو بلڈ پریشر بھی کنٹرول میں رہے گا۔ بڑی پیک یعنی 450ML کسی اچھی کمپنی کا خرید کر دونوں کو یکجا ملالیں اور دس، پندرہ قطرے ایک گھونٹ پانی میں ملا کر دو تین بار استعمال کروائیں۔ بڑی پیکنگ کافی سستی پڑتی ہے۔

خون کو پتلا کرنے کیلئے آرنیکا 200 اور لیکسس 200 ملا کر ہفتہ میں دو تین بار استعمال کرائیں۔

س: قلب کے مریضوں کے تحفظ کے لئے کون سی غذائیں مفید ہیں؟

ج: تازہ سبزیاں و پھل امراض قلب و دیگر تمام امراض میں مبتلا مریضوں کے لیے مفید ہیں۔ دلیہ کا ناشتہ معدے اور انتڑیوں کی راہ سے فاسد مادوں کو خوب خارج کر دیتا ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے کہ دلیہ معدے کو ایسے صاف کرتا ہے جیسے کوئی اپنا میلا کچیلا چہرہ دھو کر صاف کر دیتا ہے۔ نیز فرمایا دلیہ دل سے بوجھ کو اتارتا ہے۔

سبزیاں و پھل جلد ہضم ہوکر ان کا ریشہ دار حصہ جسم سے فاسد مادوں کو خارج کر دیتا ہے۔ اس کے مقابلے پر مَیدہ کی مصنوعات، بھاری چربیلے کھانے فاسد مادوں کے بوجھ کو بڑھاتے ہیں۔ زیتون کا تیل (Olive Oil) یا کینولا آئل، مکئی کا تیل، سورج مکھی کا تیل، سرسوں کا تیل، تل کا تیل کھانے کے لئے استعمال کریں۔ جمنے والے گھی یا تیل استعمال نہ کریں۔ اور اجابت بافراغت کے لئے ثابت اسپغول یا چھلکا اسپغول یا املی کا پانی بلحاظ موسم وطبیعت ومزاج استعمال کریں۔ اس سے نہ صرف اجابت کھل کر ہوگی بلکہ خون بھی گاڑھا نہیں ہوگا۔

س: گزشتہ زمانے میں لوگ دیسی گھی اور جمے ہوئے نباتاتی گھی بکثرت استعمال کرلیا کرتے تھے اور انہیں کوئی دل کی تکلیف نہیں ہوا کرتی تھی؟

ج: اس زمانے میں لوگ جسمانی محنت کا کام کرتے تھے اور زائد کیلوریز اور چربی جل کر بھسم ہوجاتی تھی۔ مگر آج کل ہر کام مشینوں سے لیا جاتا ہے اور خون میں چربی بڑھ چکی ہے جس سے رگیں بند ہوجاتی ہیں۔ موجودہ دور کی خوراک، طرز معاشرت، فضائی آلودگیاں، دنیاوی حرص وہوس نے انسان کو شدید ذہنی اضطراب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر طرف امراض شراین وقلب نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔

س: کیا گوشت کا کثرت استعمال امراض قلب وشراین میں مضر ہے؟

ج: بالخصوص سرخ گوشت یعنی بڑے گوشت کا استعمال مضر ہے۔ چکن کا گوشت مناسب مقدار میں کھایا جاسکتا ہے۔ بعض تحقیق کاروں کے مطابق برائلر کے گوشت کا کثرت استعمال امراض قلب خصوصاً ہارٹ اٹیک کا باعث بن رہا ہے۔ برائلر کی خوراک جن اجزاء پر مشتمل ہوتی ہے یہ اپنی ذات میں مضر ہیں۔ یعنی جس غذا کو کھا کر برائلر پرورش پاتا ہے، وہ مضر صحت ہے اور یہ ضرر برائلر کے گوشت کی وساطت سے انسانوں میں منتقل ہو رہا ہے۔ خود برائلر بکثرت دل کے دورے کا اچانک شکار ہوکر مرجاتے ہیں یہی خوراک برائلر کے گوشت کی صورت میں انسان بکثرت کھاتے ہیں تو ان پر بھی ایسی ہی امراض حملہ آور ہوتی ہیں۔ پس سبزیاں اور دالیں بمعہ چھلکا اور موٹے اَن چھنے آٹے کی خشک روٹی مفید غذائیں ہیں۔ خصوصاً ہوٹلوں پر پکنے والا ہر قسم کا گوشت حد درجہ مضر صحت ہے۔ اس کی نسبت سادہ دال اور سبزیوں کو ترجیح دینی چاہیے۔ البتہ تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ گھر پر پکی ہوئی مچھلی کا استعمال بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

س: جسم سے زہریلے مادوں کے اخراج کے لئے جلد کیا کردار ادا کرتی ہے؟

ج: فاضل مادوں کے اخراج کے لئے اللہ تعالیٰ نے جلد کو بھی مقرر فرمایا ہے۔ مریض قلب کو جسمانی ورزش ڈاکٹرز نے منع کی ہو تو (حسب ہدایت ٹہل سکتے ہیں) اور ہفتہ میں دو بار بھاپ کا غسل لینے سے جلد کی راہ سے فاسد مادے بخوبی خارج کر سکتے ہیں۔ یعنی بھاپ کا غسل نیز گہری اور لمبی سانس کے دوران نصف کلو کے قریب برف کا ٹکڑا تولیہ میں لپیٹ کر اور حسب موسم وعمر وحالات ومزاج پیروں پر رکھیں اور ٹھنڈک کو تولیے کی مزید تہیں چڑھا کر حسب ضرورت مناسب حد تک کرلیں۔ اس طرح انتڑیوں اور معدے کی گیسیں سرد ہوکر مائع کی شکل اختیار کر کے مثانے اور انتڑیوں کی راہ سے اخراج پذیر ہوجاتی ہیں۔

س: کیا کم خوری مریضان قلب کے لئے اہمیت کی حامل ہے؟

ج: جی ہاں! نہ صرف عام مریضوں کے لئے بلکہ بالخصوص مریضان قلب کے لئے، ہمارے اَن گنت مرتبہ کے تجربات ومشاہدات کے مطابق کم خوری بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

حضور پاک ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ انسان کو کمر سیدھی رکھنے کے لئے چند لقمے ہی کافی ہیں۔ لیکن اگر لازماً زیادہ ہی کھانا پڑے تو انسان کے معدے میں 1/3 حصہ کھانا، 1/3 حصہ پانی اور تیسرا حصہ سانس لینے کے لئے خالی ہو۔ پس اس ارشاد کی رُو سے آپ کو جتنی بھوک ہے، اس سے کم کھانا دسترخوان پر رکھیں اور زائد کھانا پرے ہٹا دیں۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا اَلْمِعْدَةُ بَیْتُ الدَّاءِ یعنی معدہ بیماریوں کا گھر ہے۔ مزید فرمایا معدہ جسم انسانی میں حوض کی مانند ہے جس میں سے نالیاں باقی جسم کو جاتی ہیں۔ اگر معدہ میں صحت بخش اشیاء ہوں گی تو تندرست اشیاء جائیں گی غیر صحت بخش اشیاء ہوں گی تو بیماریاں پیدا کریں گی۔

پس چاہیے کہ مریضان قلب جب تک بھوک خوب نہ چمکے کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھائیں۔ جس قدر ہوسکے کم خوری پر گزارہ کریں۔ اس سے انشاء اللہ امید واثق ہے کہ ہر قسم کے قلبی عوارض میں خاصی تخفیف محسوس کریں گے۔

س: کیا انجائنا (وجع القلب یا درد دل) کے مریضوں کو بھی کم خوری سے افاقہ رہتا ہے؟

ج: بفضل خدا انجائنا کے مریضوں کو جس قدر وہ کم خوری برداشت کرسکیں وجع القلب سے بچاتا ہے۔ صرف وجع القلب ہی نہیں جسم انسانی میں جس طرح کا بھی درد ہو ہر درد سے کسی میں کم، کسی میں بہت زیادہ افاقہ رہتا ہے۔ امراض عموماً دو قسم کے ہیں۔

قسم اوّل: امراض مع درد　　قسم دوئم: امراض بلا درد

قسم اوّل میں وہ امراض شامل ہیں جن میں درد ہوتا ہے۔ مثلاً وجع الرأس (دردسر) وجع العین (آنکھ کا درد) وجع الاذن (کان کا درد)، وجع الاسنان (دانتوں کا درد)، وجع الصدر (سینے کا درد)، وجع الفؤاد (معدے کا درد)، وجع الکبد (جگر کا درد)، وجع الظہر (کمر کا درد)، وجع المفاصل (جوڑوں کا درد)، وجع القلب (دل کا درد)۔

یہ امراض مع درد کی چند ایک مثالیں دی ہیں۔ بعض تحقیق کاروں کی تحقیق کے مطابق عربی زبان جو تمام زبانوں کی ماں ہے۔ امراض کے عربی ناموں کے سہ حرفی مادہ میں اکثر اُن امراض کا شفا بخش علاج موجود ہوتا ہے۔

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

رپورٹ جلسہ گاہ مستورات
جلسہ سالانہ برطانیہ 2016ء

(رپورٹ: حمیرہ عمر (ناظمہ اشاعت)۔ نصیرہ قمر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ کا پچاسواں جلسہ سالانہ 12 تا 14 اگست 2016ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار، حدیقۃ المہدی، ہیمپشائر، آلٹن میں منعقد ہوا۔ یہ عالمی جلسہ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا رحمتوں اور برکتوں سے بھرپور تھا۔ تمام معزز مہمانوں اور شرکاء نے ان تین بابرکت دنوں میں ہر لمحہ روحانی غذا اور رہنمائی حاصل کی۔ الحمدللہ۔ حسبِ سابق، خواتین کو جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں اور کارروائیوں میں شمولیت کا بھرپور موقع ملا۔

جلسہ کے مختلف شعبہ جات کے انتظام کو ایک منظّم اور مؤثر طریقے سے سرانجام دینے کے لئے لجنہ کی کل 10 نائب ناظماتِ اعلیٰ اور 76 ناظمات تھیں اور پھر ہر شعبہ میں ناظمات کی نگرانی میں الگ، الگ ٹیمیں بنائی گئیں اور کارکنات میں گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ اضافہ بھی کیا گیا۔ شعبہ جات میں زیادہ بچیاں شامل کی گئیں۔ ناظمہ آفس کی ٹیم نے تمام ناظمات سے رابطہ رکھا ہوا تھا اور ان کی مکمل راہنمائی کی۔ ناظمات نے اپنی معاونات کا خیال رکھا۔ کارکنات نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خطبہ جمعہ اور افتتاحی تقریب میں دی گئی ہدایات کے مطابق خوش اخلاقی اور تربیت کے اہم پہلوؤں پر خاص توجہ دی۔

تمام شعبہ جات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو بہترین طور پر مکمل سہولیات پہنچانے کی پوری کوشش کی۔ تینوں دن مہمانوں کی سہولت کے لئے مختلف انتظامات کئے گئے، اور یہ سہولیات مختلف جگہوں پر باآسانی مہیا تھیں۔ حدیقۃ المہدی میں رہائش کے انتظام کے تحت ٹھہرنے والے مہمانوں نے ایک دن پہلے سے وہاں رہائش اختیار کر لی تھی اور ماشاء اللہ رہائش کا شعبہ ان کی بھرپور خدمت کرتا رہا۔ اس موقع پر شعبہ خدمتِ خلق کی کارکنات نے بھی مہمانوں کو ضرورت کا سامان مہیا کیا اور پیار اور اپنائیت کا اظہار کرتے ہوئے مہمانوں کا خیال رکھا۔ تمام کارکنات نے ہر ممکن طریقہ سے مہمانوں کو آرام پہنچانے کی پوری کوشش کی۔ First Aid مارکی بھی رات دیر تک کھلی رکھی گئی جہاں ہومیوپیتھک ادویات بھی دستیاب تھیں۔

Health and Safety کے قوانین پر عملدرآمد کا معائنہ کیا جاتا رہا۔ ہر شعبہ نے اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے اور جلسہ کے پروگرام کے تسلسل کو یقینی بنانے کے لئے انتھک محنت کی۔ لجنہ اماء اللہ کے ID اور سیکیورٹی کے شعبہ نے اس سال سکیننگ اور چیکنگ کو تیز رفتار اور مؤثر طریقہ سے انجام دیا۔ مہمانوں نے تبصرہ کیا کہ ڈیوٹی ہولڈرز کا رویہ ماشاء اللہ بہت دوستانہ تھا۔

داخلی دروازے کے قریب ہی ایک مارکی برائے معلومات تھی جس میں جلسہ کے پروگرام کی کاپیاں، Review of Religions کی نمائش کے کتابچے جن میں لجنہ کے لیے مقرر کیے گئے وقت کا بھی ذکر تھا اور جلسہ سائٹ (لجنہ سیکشن) کے نقشے مل رہے تھے۔ بزرگوں اور ضرورتمندوں کے لئے buggies کا انتظام بھی تھا تاکہ وہ جلسہ گاہ کے مختلف مقامات تک باآسانی پہنچ سکیں۔ تمام شعبہ جات نے باہمی تعاون برقرار رکھا تاکہ جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کے لئے ان کا قیام آرام دہ اور پرسکون ہو۔

انتظامیہ کی ٹیمز نے مختلف مقامات پر حالات کو سنبھالنے کے لئے کارکنات کا پیشگی تعین کیا ہوا تھا، جیسا کہ موسم کی خرابی، بچوں والیوں کی مدد، معذوروں کی مدد اور کھانے کے اوقات میں مدد۔ خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضل سے تینوں دن موسم بیحد اچھا اور خوش گوار رہا۔

لجنہ نے بڑی ذمہ داری کے ساتھ صفائی کا خاص خیال رکھا۔ اعلان بھی کئے گئے تاکہ یاددہانی ہو جائے کہ صفائی کا خیال رکھنا ثواب ہے۔ گمشدہ اشیاء اور امانت کا شعبہ جلسہ کے تینوں دن مصروفِ عمل رہا۔

مرکزی جلسہ گاہ میں discipline کے بہتر انتظام کے لئے اس سال بھی مارکی کو انتظامی لحاظ سے 13 مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر حصے کے لئے ایک انچارج مقرر کی گئی جس کے ساتھ مختلف معاونات نے مدد کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مہمان خواتین نے ان انتظامات کو بہت سراہا۔ ترجمہ کی ٹیم نے ہیڈ سیٹ کا انتظام کیا اور مختلف زبانیں جاننے والوں کو ان کی مطلوبہ زبان میں کارروائی سننے کے بارہ میں معلومات فراہم کیں۔ مارکی میں اس سال دو بڑی اسکرینیں لگائی گئیں جس کی وجہ سے دور بیٹھی مہمانوں کو بھی کارروائی دیکھنے میں آسانی رہی۔ اس کے علاوہ چھوٹے ٹی وی اور پنکھوں کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ فرسٹ ایڈ بھی مرکزی مارکی کا اہم حصہ تھا اور اعلانات کا شعبہ بھی صبح سے لے کر رات گئے تک فعّال رہتا تھا۔

Green Area کی Discipline ٹیم نے بھی مہمان نوازی کی، خاص طور پر تبشیر کے مہمانوں کا بہت خیال رکھا۔ تبشیر کے شعبہ نے مختلف ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کی مہمان نوازی کی۔ 7 تا 10 سال کی ناصرات نے تینوں دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر مارکی میں بہت شوق اور ذمہ داری سے پانی پلانے کی ڈیوٹی دی۔

اس سال ماں اور بچوں کے لئے تین مارکیاں تھیں جہاں بڑی سکرینیں لگائی گئی تھیں۔ Discipline قائم رکھنے کے لئے پوری کوشش کی گئی۔ بچوں کو بہت مزا بھی آیا اور ساتھ ساتھ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک جھلک کے انتظار میں رہے کہ جب حضور لجنہ میں تقریر کے بعد بچوں کی مارکی میں تشریف لائیں تو وہ پیارے حضور کو ہاتھ ہلا کر خوش آمدید کہہ سکیں۔ اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضلوں سے اس سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ماں اور بچوں کی دو مارکیوں میں تشریف لائے۔ اس موقع پر ماحول لجنہ، ناصرات اور بچوں کی خلافت سے انتہائی محبت اور خوبصورت جذبات سے بھرپور تھا۔ اس موقع پر بچوں نے نظمیں بھی پڑھیں۔

Crèche کا انتظام بہت منظّم تھا جہاں بچوں کی تفریح کا انتظام بھی کیا گیا اور بچوں نے باجماعت نمازیں بھی پڑھیں، عالمی بیعت میں حصہ لیا، بیعت کے موضوع پر سوال و جواب میں حصہ لیا اور کوئز بھی ہوئے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے 50 سال کے لئے جھنڈے بنانا بھی ان سرگرمیوں میں شامل تھا جو بچوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے crèche میں آنے کے بابرکت اور مبارک موقع پر لہرائے۔

جن مہمانوں نے Respite اور خصوصی ضروریات کی سہولت کا استعمال کیا وہ اس کی بہت تعریف اور اس کے پرسکون ماحول کا ذکر کرتے ہیں۔ اس مارکی والوں کو بھی اللہ کے فضل سے یہ سعادت حاصل ہوئی کہ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو اس مارکی میں بھی تشریف لائے۔ اس طرح اس مارکی میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفسِ نفیس بابرکت موجودگی سے حاضرین کی خوشیاں مزید بڑھ گئیں۔

جلسہ کے ایام میں ضیافت کے لئے چھ مختلف مارکیوں میں غذا کی ضروریات کا انتظام کیا گیا تھا۔ پرہیزی کھانے کے علاوہ بچوں اور خاص مہمانوں کا بھی خیال رکھا گیا تھا۔ بزرگوں اور معذور مہمانوں اور ماں بچوں کی مارکیوں میں زیادہ کھلی جگہ کی وجہ سے زیادہ آسانی تھی، خاص طور پر buggies اور wheelchairs کے لئے۔ اس سال ایک نیا طریقہ استعمال کیا گیا کہ کھانے کی پلیٹیں پہلے سے ہی بنا دی گئیں جس کی وجہ سے رش کم رہا۔ اس سال ضیافت کی صفائی کی ٹیم بھی الگ بنائی گئی تھی تاکہ کام زیادہ جلدی ہو جائے۔

تبلیغی مہمانوں کی لئے ایک خوبصورت اور آرام دہ مارکی بنائی گئی تھی۔ ٹیم نے جمعہ کے دن مختلف مقامات سے آئے ہوئے مہمانوں کا استقبال کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور صدر لجنہ برطانیہ کی راہنمائی کے مطابق ٹیم نے دن کے آغاز اور اختتام پر تمام ضروری نکات کا مکمل جائزہ لیا تاکہ کام کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔ مہمانوں نے ٹیم کے استقبال اور طریقہ کار کی تعریف کی۔ ہفتہ کے دن ان مہمان خواتین کو بیعت کے طریقہ کار سے متعارف کیا گیا جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا مبارک فیصلہ کیا۔

اتوار کے دن نو مبائعات اور جلسہ پر بیعت کرنے والی مہمان خواتین نے حضرت سیّدہ آپا جان سے ملاقات کی۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اس سال کُل 7 خواتین نے بیعت کی۔

پریس اور میڈیا والی مارکی پر اس شعبہ کی خواتین کا استقبال کیا گیا۔ سوشل میڈیا پر بھی ریڈیو اور انٹرویوز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ سیکشن کی بہترین نمائندگی ہوئی۔

ریڈیو Voice of Islam پر لجنہ نے مقررہ وقت پر پروگرام پیش کیا اور ریڈیو Voice of Islam کی ٹیم نے اس شعبے سے متعلق soveniers خریدنے کی سہولت شاملینِ جلسہ کے لئے مہیا کی۔ اس کے علاوہ لجنہ کو ریڈیو پروگراموں کے لئے کام کرنے کی درخواست بھی کی۔

اس سال MTA لجنہ کی ٹیم نے تین پروگرام ریکارڈ کئے: 1) دستکاریوں کی نمائش، 2) بچوں کے انٹرویوز۔ اظہارِ رائے اور 3) تبلیغی سیکشن۔ ٹیم نے پہلے ہی اگلے سال کے جلسہ کے لئے بھی تیاری شروع کر دی ہے۔ بچوں کے جلسہ کی خبریں نشر کرنے کی بھی تیاری ہو رہی ہے اور ناظمات کے انٹرویو بھی لئے گئے۔

شعبہ اشاعت کی ٹیم نے بھی پوری محنت اور تندہی سے جلسہ کے مختلف شعبوں سے متعلق معلومات اکٹھی کیں اور اپنی رپورٹ مرتّب کی۔

حفظانِ صحت (جس میں ضیافت بھی شامل ہے) کے شعبہ کی ذمّہ داری تھی کہ صحت اور حفاظت (Health and Safety) کے تحت شعبہ کے تمام قوانین جو برطانیہ میں رائج ہیں ان کو پوری طرح مدّنظر رکھا جائے۔ اس سال خاص طور پر تمام کارکنات کو آگ سے بچاؤ کی تربیت دی گئی تھی۔

جلسہ کی کارروائی کے دوران بیماروں کی دیکھ بھال کے لئے 44 ڈاکٹروں کی ٹیم جلسہ کے تین ایّام میں سرگرم عمل رہی۔ ابتدائی طبی امداد اور ہومیوپیتھی دونوں کا انتظام تھا۔

وقفہ کے دوران لجنہ نے ایک دوسرے سے ملنے اور جلسہ کی کارروائی کے علاوہ موجود مختلف دلچسپیوں سے استفادہ کیا جن میں بازار، کتابوں کا سٹال، نمائش اور رشتہ ناطہ مارکی شامل تھیں۔ شعبۂ رشتہ ناطہ کے تحت اپنے بچوں کے رشتوں کے لئے خواہشمند خواتین کے آپس میں مل کر رابطہ کرنے کا بندوبست ہر بریک کے دوران تھا۔ باقاعدہ اعلان کئے جاتے تھے۔ لجنہ اور ناصرات نے Humanity First کو بھی دل کھول کر عطیات دیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق Humanity First نے جلسہ کے دوران Water for Life Campaign کے لئے عطیات اکٹھے کئے۔

بازار میں لجنہ اور بچوں کی دلچسپی کی مختلف دکانیں تھیں۔ صنعت وتجارت کی TIPS Shop اس سال کی نئی دکانوں میں سے تھی۔ Magic Corns، جلیبیاں اور املی کے چپس اس سال کے نئے مزیدار کھانوں میں سے تھے۔

مختلف موضوعات پر کئی نئی کتابیں اس سال کے جلسہ پر لجنہ سیکشن کے بک سٹال میں دستیاب تھیں۔ قرآنِ مجید اور کتابیں کئی زبانوں مثلاً انگلش، اردو، عربی، فارسی، ہندی اور گورمکھی میں دستیاب تھیں۔ اس سال لجنہ اشاعت ڈیپارٹمنٹ U.K نے دو کتابیں بعنوان: 'My first book of Prayers' جو کہ چھوٹے بچوں کے لئے تصویروں کے ساتھ ہے؛ دوسری کتاب جو Activity Book ہے، خاص طور پر چھوٹے بچوں کیلئے شائع کی گئیں جنہیں ماؤں اور بچوں نے بہت پسند کیا۔ لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے سہ ماہی رسالہ 'النصرت' کا پچاسویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر شائع کیا گیا خصوصی ایڈیشن بھی بک سٹال پر نمایاں تھا۔ اس کے ساتھ ہی جماعت یوکے، کے پچاسویں جلسہ سالانہ کے خاص موقع پر شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ یوکے، کے زیرِ اہتمام ایک مضمون نویسی کے مقابلہ کا انعقاد بھی کیا گیا جس میں اردو اور انگریزی زبان جاننے والی لجنہ اور ناصرات نے بھرپور حصہ لیا۔ اس مقابلہ کے نتیجہ کا اعلان سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے موقع پر کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اس کے علاوہ اس خاص جلسہ کے موقع کے لئے مختلف soveniers مثال کے طور پر قلم اور key-ring بھی جو خصوصی طور پر جماعت کی طرف سے تیار کئے گئے تھے یادگار کے طور پر لجنہ نے خریدے۔

لجنہ برطانیہ کی Audio Visual ٹیم نے تلاوت اور نظموں کی CDs تیار کیں اور اس کے علاوہ جلسہ سالانہ لجنہ سیشن کی کارروائی کی CDs بھی شاملینِ جلسہ کے لئے دستیاب تھیں۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے 50 سال کی خوشی میں لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے تمام ریجنز نے دستکاریوں کی نمائش کے لئے چیزیں بنائیں۔ جس سے لجنہ کی بہترین قابلیت ظاہر ہوئی۔ ان چیزوں میں بینرز، مسجد فضل اور جلسہ کے نقشے، کتابیں، فریم، مگ اور کُشن شامل تھے۔

اس نمائش میں مختلف ممالک کے جھنڈے بنانے کا مقابلہ بھی تھا جو ان ممالک سے آنے والے مہمانوں کی نمائندگی کر رہے تھے۔ اس مقابلہ کے نتیجہ کا اعلان سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے موقع پر کیا جائے گا۔

لجنہ کے لئے ٹیورین شراوڈ سیمینار، ہسٹری آف کیلیگرافی سیمینار اور ریویو آف ریلیجنز کی نمائش دیکھنے کیلئے خاص اوقات مقرر تھے۔ لجنہ کو تاریخی 'القلم پروجیکٹ' میں بھی حصہ لینے کا موقع ملا۔

جلسہ سالانہ لجنہ کی تیاری بھی جمعۃ المبارک کی تیاری سے شروع ہوئی۔ تمام شاملین نے خطبہ جمعہ سنا اور نماز ادا کی۔

وقفہ کے بعد پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

13 اگست 2016ء بروز ہفتہ، جلسہ کی روایت کے مطابق خواتین کیلئے ایک الگ خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ کارروائی کی ابتدا حضرت سیّدہ امتہ السبوح بیگم صاحبہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی صدارت میں عمل میں آئی۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد اسکا اردو ترجمہ پیش کیا گیا (رواں انگریزی ترجمہ ہیڈفونز کے ذریعہ سُنا جاسکتا تھا)

پہلی تقریر 'عملی اصلاح اور روحانی پاکیزگی کے حصول کے ذرائع' کے عنوان پر، سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ برطانیہ محترمہ دُرِّ عجم احمد صاحبہ کی تھی۔ دُرِّ عجم صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین اخلاقِ حسنہ کی مثال پیش کی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اسلام میں عورت کا مقام اور اس کی ذمّہ داریاں احادیث کی روشنی میں بیان کیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ''آدھا دین عائشہؓ سے سیکھو'' کو بیان کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب 'اسلامی اصول کی فلاسفی' میں نفس کی جن تین حالتوں، نفسِ امّارہ، نفسِ لوّامہ اور نفسِ مطمئنہ کو بیان فرمایا ہے، ان پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں باجماعت نماز، قرآنِ کریم کی تلاوت اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ MTA دیکھنے کی ہدایت پر عمل کرنے کی یاد دہانی کروائی۔ لجنہ اور ناصرات کو پردہ اور تربیت کے بہترین اصول اپنانے کی تحریک کی۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم 'جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا' پڑھی گئی۔

انگلش تقریر 'صراطِ مستقیم کا انتخاب' کے عنوان سے نومبائعہ محترمہ ڈینیس آسیہ رشید صاحبہ نے کی۔ محترمہ آسیہ صاحبہ نے اپنی تقریر میں بہت دل گداز انداز میں بتایا کے کس طرح خدا تعالیٰ نے ان کو سچے راستہ کا انتخاب کرنے میں مدد کی۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا کہ باوجود مشکلات کے کس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بے انتہا شفقت اور حوصلہ افزائی نے ان کے لئے سیدھے راستہ پر چلنے میں آسانی پیدا کی اور اس پر چلنے کا اعتماد عطا کیا۔ انہوں نے مکمل سورہ الفاتحہ کی تلاوت کی اور اس کا انگریزی ترجمہ بیان کیا اور کہا کہ یہ ہم دن میں کئی مرتبہ پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا قرآنِ کریم، سنّت، MTA اور ریڈیو Voice of Islam ایسے ذرائع ہیں جو ایک احمدی کو صراطِ مستقیم کی طرف واپس کھینچ لاتے ہیں اور ہماری روحانی صحت کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہفتہ وار خطبہ بہترین راہنمائی ہے۔ ہمیں ان برکات کے لئے خدا تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہونا چاہئے۔

صدر لجنہ اماء اللہ برطانیہ محترمہ ناصرہ رحمان صاحبہ نے انگریزی میں خطاب کیا۔ ان کی تقریر کا عنوان 'دین کو دنیا پر مقدم رکھنا' تھا۔ صدر صاحبہ برطانیہ نے بہترین اور دل کو چھو لینے والے انداز میں دنیا میں جنّت حاصل کرنے کے طریق بتائے۔ صدر صاحبہ نے کہا کہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ بنیادی طور پر ہمیں ہر چیز میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اس مضمون کے لئے قرآنِ کریم کی سورۃ القلم آیت 5 کو بیان کرتے ہوئے اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقِ عظیم کی مثال بیان کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نمونوں کو بھی پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیاوی معاملات نماز کی پابندی پر اثر انداز نہیں ہونے چاہئیں اور حضرت اماں جانؓ کی مثال پیش کی۔ اگر ہمارا مقصود دنیاوی دولت، ظاہری خوبصورتی اور اونچا مقام حاصل کرنا ہے تو یہ وہ خواہشات اور خوشیاں ہیں جو ہمیشہ رہنے والی نہیں ہیں۔ ہمیں اپنی جنّت اپنے خدا میں ڈھونڈنی چاہئے جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔ ہمیں احمدی مسلمان عورت ہونے کی حیثیت سے ہمیشہ صراطِ مستقیم پر قائم رہنا چاہئے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے سورہ الفاتحہ بہترین دعا ہے۔ صدر صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کے پرچم پر بنے ہوئے تین درختوں کی اہمیت کو بیان کیا۔ یہ تین درخت ان تین بزرگ خواتین حضرت ہاجرہؑ، حضرت مریمؑ اور حضرت آمنہؓ کے بہترین درخشندہ اعمال کو جنہوں نے اپنے دین کو دنیا پر ترجیح دی، ظاہر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت خدیجہؓ اور صاحبزادہ عبدالطیفؓ شہید کی بیوہ کی مثالیں دیں۔ انہوں نے لجنہ اور ناصرات کو یہ یاددہانی کروائی کہ اپنی روحانی ترقی اور ذمّہ داریوں کو مومنات کی طرح اپنائیں۔

اس کے بعد عربی قصیدہ پڑھا گیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو نظم۔ 'خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے' بھی پڑھی گئی۔

لجنہ کے خصوصی اجلاس کی کارروائی کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے ہدایات دیں۔ انہوں نے لجنہ مارکی میں موجود تمام ممبرات کو ڈسپلن اور خاموشی سے بیٹھ کر حضور ایدّہ اللہ تعالیٰ کی آمد کا انتظار، ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے کرنے کی تلقین کی۔

12 بج کر چند منٹ پر ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لائے۔ ممبرات میں خوشی اور مسّرت کی لہر دوڑ گئی اور حضورِ انور کی زیارت اور خلیفۂ وقت کی اپنے درمیان موجودگی کے احساس سے مسرور ہو کر انہوں نے والہانہ نعرے لگائے۔

کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ منصورہ امینی صاحبہ نے سورۃ الحجرات کی آیات 11 تا 14 کی تلاوت کی اور ان کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اردو نظم 'ایمان مجھ کو دیدے' کلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، فاتحہ حمید صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیّدہ امتہ السبوح صاحبہ مدّ ظلّہا نے اعلیٰ تعلیمی نتائج حاصل کرنے والی طالبات کو از راہِ شفقت تعلیمی ایوارڈز عطا کئے۔ محترمہ روبینہ ناصر صاحبہ سیکرٹری تعلیم برطانیہ نے ایوارڈز کا اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال لجنہ میں 21GCSE، 14A-Levels، 6 گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ اور 18 انٹرنیشنل ایوارڈز پیش کئے گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ممبرات نے پوری توجّہ سے سنا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ سے خطاب میں فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق عورت اور مرد کی پیدائش کا اصل مقصد خدا تعالیٰ کے قرب کا حصول ہے۔ آپ نے قرآن کریم کی سورۃ الذّاریات آیت 57، سورۃ التّوبہ آیات 71-72 اور سورۃ الاحزاب آیت 36 کے حوالہ جات سے قرآنِ کریم کی ہدایت کی روشنی میں مردوں اور عورتوں کے حقوق قائم کرنے کی مختلف مثالیں دیں جو اسلام میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو دئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Channel4 کی پریس رپورٹر کے اعتراض کے بارہ میں بتایا۔ آپ نے فرمایا ان کا کہنا ہے کہ مردوں اور عورتوں کو الگ الگ رکھنا شدّت پسندی کی علامت ہے اور عورتوں کے حقوق کے خلاف ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس اعتراض کے جواب پر جو لجنہ کی پریس نمائندہ نے دیا تھا، خوشی کا اظہار فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اور بھی مثالیں دیں کہ لجنہ نے انکا کیسے جواب دیا۔ خطاب کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کئے ہوئے عورتوں کے حقوق بیان کئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثال بھی بیان فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ اعتراض کرتے ہیں ان کو اسلام کی خوبصورت تعلیم اور مرد اور عورت کے مساوی حقوق کے بارہ میں بتائیں۔ دنیا اور اپنی اگلی نسلوں کو بتائیں کہ اسلام عورتوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کے عورت بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنے والی ہو اور صیح اسلامی تعلیم پر خود بھی عمل کرنے والی ہو اور اپنی نسلوں سے بھی عمل کروانے والی ہوں اور اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہو تاکہ دنیا اسلام کی تعلیم کا اور عورت کے حقیقی حقوق کا اصل چہرہ دیکھ سکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم مکمل توجّہ اور اطاعت اور فرمانبرداری سے تمام ہدایات پر عمل کرسکیں۔ (آمین)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے اختتام اور دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیّدہ آپا جان کی بابرکت موجودگی میں لجنہ اور ناصرات نے تیار شدہ نظمیں پیش کیں۔ تمام گروپس نے سبز دوپٹے پہن رکھے تھے۔ نظمیں مختلف زبانوں میں پیش کی گئیں جن میں عربی، اردو، انگلش، پنجابی، بنگالی شامل ہیں۔ نظم 'لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ' اردو، ترکی، فرانسیسی، بنگالی، بوزنین، انڈونیشین، چینی، جرمن، عربی اور افریقن زبانوں میں بہت خوبصورتی سے پڑھی گئی۔

تمام فضا بے حد خوشی اور پیار کے جذبات سے بھر گئی۔ مختلف نعرے بلند کئے گئے۔ اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ظہر اور عصر کی نماز کے لئے مردانہ پنڈال کی جانب تشریف لے گئے۔ نمازوں کے بعد وقفہ ہوگیا۔

دوسرے دن کے تیسرے سیشن کی کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے دیکھی اور سنی گئی اور اتوار 14 اگست 2016ء کو بھی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے پیش کی گئی۔

خدا کے فضل سے تقریباً 4500 لجنہ و ناصرات نے اپنے آپ کو ڈیوٹی کے لئے رضا کارانہ طور پر پیش کیا۔ خدا کے فضل و کرم سے اس سال حاضری جمعہ کے دن سے ہی بہت زیادہ تھی جیسا کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اختتامی خطاب میں ہمیں بتایا تھا۔ لجنہ کے مردم شماری کے شعبہ کے تحت ہفتہ کے روز حضور اقدس کی لجنہ جلسہ گاہ میں آمد کے وقت لجنہ و ناصرات کی کُل حاضری 13215 تھی، اتوار کو عالمی بیعت کے وقت حاضری 11499 تھی، جبکہ اتوار چار بجے کے قریب گنتی 15316 تھی۔ الحمدللہ۔

☆......☆......☆

مریضانِ قلب کیلئے ہدایات

از صفحہ 15

جیسے وجعُ سے جُوعُ ہے، وجعُ کا مطلب درد اور جُوعُ کا مطلب بھوک ہے۔ ان تجربات کے مطابق وجعُ یعنی کسی بھی درد میں مبتلا مریض اگر جُوعُ یعنی خود کو مناسب حد تک بھوکا رکھے، سچی بھوک پر کھائے اور بھوک باقی ہونے پر کھانے سے ہاتھ کھینچ لے تو اس سے ہر درد والے مرض میں بفضل خدا یقیناً افاقہ ہوتا ہے۔

پس خلاصہ کلام یہ کہ مریضان قلب کو اس قدرتی علاج سے ضرور استفادہ کرنا چاہئے۔

س: کیا گہری لمبی سانسیں لینے کا عمل صرف امراض قلب میں مفید ہے یا دیگر امراض میں اس کو مفید پایا گیا ہے؟

ج: اسے ہم نے بفضل خدا درد دل کے علاوہ دیگر امراض قلب میں مفید پایا ہے۔ اسی طرح امراض تنفس میں الرجک، دمہ یا دمہ قلبی میں بھی مفید پایا ہے۔ تاہم دیگر ہدایات پر عمل کرنے سے جس قدر زیادہ ہدایات پر عمل ہوگا اسی قدر فائدہ بھی زیادہ ہوگا۔ بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ سانس لینے کے عمل کو اگر بطور حفظ ماتقدم تندرست افراد التزام کے ساتھ جاری رکھیں اور آرام طلبی کی زندگی پر جسمانی کسرت کی زندگی کو ترجیح دیں تو بفضل خدا امراض قلب سے بچا جاسکتا ہے۔

س: بند کمروں کا ماحول جس میں آکسیجن کا تناسب بیرونی کھلے ماحول سے خاصا کم ہوتا ہے، میں بکثرت رہا جائے تو کیا اس سے امراض قلب و تنفس میں اضافہ ہوتا ہے؟

ج: جی ہاں! ضرور ہوتا ہے۔ ایسے لوگ جو شیشے والے دروازے لگوا کر انہیں مسلسل بند رکھتے ہیں۔ ان کا فائدہ یہ تو ضرور ہوتا ہے کہ زیبائش کے علاوہ گردوغبار سے تحفظ رہتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ آکسیجن کی کمی کے باعث خفیہ و غیر محسوس کارروائی کے ذریعے دل کے عوارض جنم لیتے ہیں۔

اسی طرح سرد ممالک میں ہیٹنگ گیس کا استعمال کیا جاتا ہے جو مضر صحت ہے۔ اگر ایک آدھ کھڑکی کو قدرے کھلا رکھا جائے جس سے تازہ ہوا کا آنا جانا رہے تو اس سے صحت پر اچھے اثرات پڑنے کی توقع ہے۔

بعینہٖ AC کا زیادہ اور مسلسل استعمال تنفس کے اعتبار سے صحت کے لیے نقصان کا باعث ہے۔

س: کیا کارخانوں کی چمنیوں کا دھواں اور اٹھنے والی کیمیائی گیسیں مضر صحت ہیں؟

ج: کارخانوں کی چمنیوں کا دھواں اور اٹھنے والی کیمیائی گیسیں، گٹروں سے خارج ہونے والے گندے بخارات، ٹریفک کی آلودگیاں، سگریٹ کا دھواں سب فضا کو کثیف بناتے ہیں اور عوارض قلب کا باعث بنتے ہیں۔

س: اگر کوئی شخص اپنے مخصوص حالات کی بنا پر گہری اور لمبی سانسیں لینے کیلئے وقت نہ نکال سکے تو اس کا کیا حل ہے؟

ج: ایسا شخص معمول بنا لے کہ مثلاً اپنی جاب کے دوران چلتے پھرتے، کرسی پر بیٹھے یہ عمل کرتا رہے یا سونے سے تھوڑی دیر پہلے بیٹھ کر یا لیٹ کر جس طرح بھی آسانی ہو اس عمل کو التزام سے جاری رکھے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ماحول صاف ستھرا اور ایسا ہو جہاں تازہ ہوا کا آنا جانا کافی ہو۔ کثیف ماحول میں یہ عمل کرنے سے بجائے آرام آنے کے تکلیف بڑھ سکتی ہے۔ عمل تنفس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان کی ناک کی حس اس قدر حساس اور تیز ہوجاتی ہے کہ خوشبو یا بدبو کا فوراً پتہ دیتی ہے۔ اگر کوئی شخص کثیف ماحول میں یہ فعل سرانجام دے گا تو سخت بیزاری محسوس کرے گا اور اس کے لئے صاف ماحول میں جانا ضروری ہوجائے گا۔

س: اگر کسی مریض قلب کی شرائین میں رکاوٹ ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

ج: ماہرین امراض قلب جو مشورہ دیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔ اگر وہ اینجیو پلاسٹی یا بائی پاس کا مشورہ دیں تو اس پر عمل کیا جائے اور اگر ادویات کا مشورہ دیں تو وہ استعمال میں لائی جائیں۔

☆..................☆..................☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم غلام قادر صاحب درویش

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں محترم غلام قادر صاحب درویش کے خودنوشت حالات شامل اشاعت ہیں۔

محترم غلام قادر صاحب کی پیدائش مکرم عبدالغفار ڈار صاحب (ولد مکرم امام الدین صاحب) کے ہاں 1925ء میں شادی والا ضلع گجرات میں ہوئی۔ آپ کے والد محترم اور دادا جان نے 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں اکٹھے حاضر ہوکر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔

محترم غلام قادر صاحب نے پرائمری سکول کی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی۔ 15 سال کی عمر میں برطانوی فوج میں ملازم ہوگئے اور ساڑھے چار سال کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر نوکری چھوڑ کر یکم اپریل 1947ء کو حفاظتِ مرکز کے لئے قادیان آگئے اور ابتدائی درویشان میں شامل ہوگئے۔ حضورؓ نے ان کے سپرد قادیان کے مضافات میں ایک علاقہ کی نگرانی کی ذمہ داری لگائی۔ اسی دوران حضورؓ نے لاہور کے دو اہم سفر بھی کئے اور آپ کو حضورؓ کے حفاظتی دستہ میں شامل ہونے کی سعادت بھی ملی۔ حضورؓ کو دبانے کی سعادت بھی آپ کو نصیب ہوئی۔

تقسیم ہند کے بعد آپ کو قریبی دیہات میں بھجوایا گیا اور آپ مسلمان عورتوں کو بٹالہ کیمپ میں چھوڑ کر آتے رہے۔ بے شمار مسلمانوں کو بحفاظت قادیان پہنچایا۔ بعدازاں قادیان میں حفاظتی ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ جب آپ حضرت اماں جانؓ کی کوٹھی میں متعیّن تھے تو سامنے والی کوٹھی میں ملٹری رہتی تھی۔ صوبیدار نے احمدی جوانوں سے کہا کہ اپنی کوٹھی خالی کردو۔ اِنہوں نے جواب دیا جب تک پیچھے سے ہمیں حکم نہیں آئے گا ہم کوٹھی خالی نہیں کریں گے۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ کئی دن چلتا رہا۔ پھر ایک دن صوبیدار خود آیا اور اپنا مطالبہ دہرایا۔ آپ نے بھی پہلے والا جواب دیا۔ کہنے لگا دیوار کے ساتھ کھڑے ہوجاؤ۔ پھر کہنے لگا: اب تمہارا کیا خیال ہے؟ میرے ایک اشارہ پر فوجی گولی چلادیں گے!۔ خدّام نے وہی جواب دیا۔ اس پر وہ مسکرا دیا۔ پھر جو چیز ان کے ہاتھ لگی وہ اُٹھا کر نکل گئے۔ بعدازاں حضرت اماں جانؓ کی کوٹھی سے اُن کا کچھ سامان (پلنگ اور الماری وغیرہ) محفوظ جگہ پہنچادیا گیا۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ ہجرت کے موقعہ پر قادیان میں ڈیڑھ دو لاکھ کے قریب احمدی اور غیراحمدی ہجرت کرکے آگئے تو لوگوں کی کثرت کی وجہ سے گلیوں میں گندگی بھرگئی۔ اس وقت ہم درویشوں کو یہ توفیق ملی کہ اس پاخانے کو بیلچوں سے اُٹھاکر کنوؤں میں ڈالا کرتے تھے۔ اس موقع پر ہجرت کرنے والوں کو خصوصاً احمدیوں کو حضورانورؓ نے حکم دیا تھا کہ کوئی پیدل نہیں جائے گا میں انتظام کروں گا۔ الحمدللہ کہ تمام احمدی بحفاظت پاکستان پہنچ گئے۔ جبکہ پیدل جانے والے مسلمانوں کو نہایت نامساعد حالات سے گزرنا پڑا حتیٰ کہ ان میں سے اکثر کو اپنی جانیں تک گنوانی پڑیں۔ اُس وقت حضرت مسیح موعودؑ کا یہ الہام کہ ''یہ نان تیرے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے'' اس رنگ میں بھی پورا ہوا کہ ہم دوسال تک صرف گندم ہی اُبال اُبال کر کھاتے رہے۔ 1950ء میں میری ڈیوٹی گندم پسوانے پر لگائی گئی۔ بعدازاں مَیں نے لنگرخانہ، دفتر جائیداد، اموری عامہ اور بیت المال آمد وغیرہ میں خدمت کی توفیق پائی۔

محترم غلام قادر صاحب کی شادی 1952ء میں مکرمہ رشیدہ خاتون صاحبہ بنت مکرم عابد حسین صاحب آف بھاگلپور سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں عطا فرمائیں۔ دونوں بیٹے خدمتِ سلسلہ میں مصروف ہیں۔ آپ کو تبلیغ کا انتہائی شوق ہے۔ آپ کو خصوصیت سے سکھوں میں تبلیغ کا موقع ملا۔ اس سلسلہ میں آپ نے نادرونایاب کتب اور حوالہ جات جمع کئے۔ آپ اس وقت بھی باوجود کمزوری اور پیرانہ سالی کے پنجوقتہ نمازیں باجماعت ادا کرتے ہیں۔

(نوٹ: آپ کی وفات 12/نومبر 2014ء کو ہوئی اور آپ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔)

تین درویشان کا ذکر خیر

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20/جولائی 2016ء میں مکرم دانیال احمد طاہر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت مضمون میں 9 ایسے درویشانِ قادیان کا مختصر ذکرخیر کیا گیا ہے جنہوں نے 2015ء میں وفات پائی۔ ان میں سے درج ذیل تین درویشان کا ذکر ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں شامل نہیں تھا۔

☆ محترم چودھری فضل احمد صاحب 11 جنوری 2015ء کو بعمر 90 سال ربوہ میں وفات پاگئے۔ آپ 1924ء میں چوکنانوالی ضلع گجرات میں حضرت میاں احمدالدین صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے تھے جن کی تحریری بیعت کے ذریعے 1900ء میں یہ خاندان احمدیت کی روشنی سے منور ہوا۔ 1905ء میں انہوں نے اپنے والد حضرت محمد حیات صاحبؓ کے ساتھ قادیان جاکر حضرت مسیح موعودؑ کی دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

محترم چودھری فضل احمد صاحب نے 1942ء میں فوج میں ملازمت کرلی۔ 1946ء میں فوج سے فراغت کے بعد حفاظتِ مرکز کے لئے حاضر ہوگئے۔ دورِ درویشی میں ہی نظام وصیت میں شامل ہوئے۔ بعدازاں پاکستان آگئے۔ یہاں لمبا عرصہ اپنی جماعت کے صدر رہے۔ احمدیہ مسجد کی تعمیر کی بھی توفیق پائی۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ ربوہ منتقل ہونے کے بعد یہاں بھی امام الصلوٰۃ اور اپنے محلّہ کی مجلس عاملہ کے سرگرم رُکن رہے۔ آپ کے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔

☆ مکرم عطاء اللہ صاحب آف کنری (سندھ) 25 مارچ 2015ء کو بعمر 85 سال ربوہ میں وفات پاگئے۔ آپ 1930ء میں پھیروچچی انڈیا میں پیدا ہوئے۔ تقسیم ملک کے وقت حفاظت مرکز کی تحریک پر لبّیک کہا۔ 1948ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئے۔ پھر پاکستان آگئے اور لمبا عرصہ اپنی جماعتوں میں بطور صدر اور دیگر عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے چھ بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں۔

☆ محترم محمد موسیٰ صاحب نے 10 مئی 2015ء کو بعمر 95 سال وفات پائی۔ آپ سیّدوالا ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کے خاندان کو خلافتِ اولیٰ کے زمانہ میں قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔

محترم محمد موسیٰ صاحب نے 1946ء میں فوج کی ملازمت ترک کرکے قادیان میں رہائش اختیار کرلی۔ تقسیمِ ملک کے وقت حضرت مصلح موعودؓ نے آپ سے ارشاد فرمایا کہ آپ نے ہجرت کرکے پاکستان نہیں جانا مجھے آپ کی خدمات کی ضرورت ہے۔ چنانچہ آپ قادیان میں ہی ٹھہرے رہے اور درویشان میں شامل ہوئے۔ بعدازاں آپ نے سالہاسال صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں خدمت کی توفیق پائی۔ 2006ء میں درویشان کے نمائندہ کے طور پر جلسہ سالانہ برطانیہ میں بھی شامل ہوئے۔ آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

پیشگوئیوں کا ایک عجیب دستور

مجلس انصاراللہ ناروے کے رسالہ ''انصاراللہ'' برائے 2011ء میں مکرم مبارک احمد شاہ صاحب کے قلم سے ایک مختصر مضمون شامل ہے جس میں پیشگوئیوں میں مخفی اشارات کے حوالہ سے چند اسرار بیان کئے گئے ہیں۔

خداتعالیٰ کی وحی اکثر ایسے الفاظ میں ہوتی ہے جس کے دو رُخ ہوتے ہیں۔ ظاہری طور پر غور کرنے والے ایک ابتلا میں پڑ جاتے ہیں اور عقل سلیم والے سچّی باتوں کو مان لیتے ہیں۔ اکثر پیشگوئیاں ایسے پوری ہوتی ہیں جیسے خواب میں دی جانے والی خبریں پوری ہوتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے بعد میری بیبیوں میں جس کے لمبے ہاتھ ہیں پہلے وہ انتقال کریں گی۔ یہ پیشگوئی سُن کر بیبیاں آپس میں ہاتھ ناپنے لگیں۔ آپؐ نے کسی کو ہاتھ ناپنے سے روکا بھی نہیں۔ لیکن آپؐ کی رحلت کے بعد حضرت بی بی زینبؓ نے رحلت فرمائی تو لوگوں کو بہت تعجّب ہوا کیونکہ حضرت بی بی سودہؓ کا ہاتھ سب سے لمبا تھا۔ آخر کسی نے بتایا کہ سب بیبیوں میں سے حضرت بی بی زینبؓ زیادہ سخی تھیں۔ سب نے اس تاویل کو مان لیا اور سمجھ گئے کہ آپؐ کی پیشگوئی پوری ہوگئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ حرم کعبہ میں ایک مینڈھا ذبح کیا جائے گا۔ جب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ شہید ہوئے تو سب نے سمجھا کہ مینڈھے سے مراد حضرت عبداللہؓ ہی تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا کہ آپ کے دونوں ہاتھوں میں دو سونے کے کنگن ہیں اور آپ نے اُن کو پھونک سے اُڑادیا۔ آخر مسیلمہ کذّاب اور اسود عنسی کی شکل میں دو جھوٹے نبوّت کے دعویدار پیدا ہوئے اور دونوں مفتری تباہ و برباد ہوگئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک بہشتی انگور کا خوشہ آپؐ کو ابوجہل کے لئے دیا گیا ہے۔ آپؐ اس کی تعبیر یہ سمجھے کہ شاید ابوجہل مشرف بہ اسلام ہوگا لیکن دراصل ابوجہل کے بیٹے عکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام سے مشرف کیا اور وہ جلیل القدر صحابی ثابت ہوئے۔

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا کہ آپ ایک ایسی زمین کی طرف ہجرت کررہے ہیں جہاں کھجور کے درخت بہت ہیں۔ آپؐ نے خیال کیا کہ شاید وہ یمامہ یا حجر ہوگا لیکن آخر وہ مدینہ نکلا۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ گائیں ذبح ہورہی ہیں لیکن اس سے مراد جنگ اُحد میں صحابہ کی شہادت تھی۔

پس ضروری ہے کہ مسیح کی آمد ثانی اور دجّال کے ظہور کے متعلق پیشگوئیوں کو اُن کے ظاہری الفاظ کی بجائے اُن میں بیان شدہ اشارات کے ذریعہ سمجھا جائے۔ اس حوالہ سے یہ روایت بھی دلچسپ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص ابن صیّاد تھا جس کو جنون سے کچھ تعلق پیدا ہوگیا تھا اور وہ غیب کی خبریں بتلاتا تھا اور بعض باتیں دل کی بھی سمجھ جاتا تھا۔ اُس کے عجب کام دیکھ کر صحابہؓ سمجھنے لگے کہ ضرور یہی دجّال معہود ہے۔ ایک بار تو حضرت عمرؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قسم کھاکر کہا کہ ضرور ابن صیّاد ہی دجّال معہود ہے۔ آپؐ نے بیان سن کر سکوت کیا۔ پھر ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ابن صیّاد کو قتل کرنے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر ابن صیّاد ہی دجّال ہے تو اس کے مارنے والے عیسیٰ ہیں اور اگر وہ دجّال نہیں ہے تو ناحق ایک بے گناہ کے قتل کا بوجھ سر پر کیوں لیا جائے۔ ایک بار ابن صیّاد نے مدینہ سے مکّہ جاتے ہوئے سفر کے دوران حضرت ابوسعید خدریؓ سے کہا کہ اُسے صحابہؓ کی باتوں سے بہت دکھ ہوتا ہے جب وہ اُسے دجّال سمجھتے ہیں۔ جبکہ اصل حال اس کے خلاف ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے دجّال لاولد ہوگا اور مَیں صاحبِ اولاد ہوں اور آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ دجّال مدینہ اور مکّہ میں داخل نہیں ہوگا اور مَیں مدینہ سے آتا ہوں اور مکّہ کو جاتا ہوں۔

بعدازاں ابن صیّاد نے مدینہ میں انتقال کیا اور مسلمانوں نے اُس کی نمازجنازہ پڑھی۔

اب یہ دیکھئے کہ حضرت عمرؓ کس مرتبہ کے صحابی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ اور ایک بار فرمایا کہ خدا کے فرشتے حضرت عمرؓ کی زبان پر کلام کرتے ہیں۔ لیکن اس رتبہ کے باوجود آپؓ ایک مسلمان، صاحبِ اولاد ساکنِ مدینہ کو دجّال معہود سمجھتے رہے اور اُس کے قتل کی اجازت مانگتے رہے۔ دراصل ابن صیّاد میں ایسی باتیں دیکھنے کے بعد جن سے فساد کا اندیشہ تھا صحابہؓ چاہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو ظاہری صورت میں بھی پورا ہوتا دیکھیں۔ لیکن حقیقت وہی ہے جو کہ حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمائی ہے اور مسیح و مہدی نیز دجّال سے متعلق پیشگوئیوں کی جو تشریح آپ نے بیان فرمائی ہے اُس کو عقل ہر سطح پر قبول کرتی ہے اور آسمان سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10/نومبر 2011ء میں لاہور میں ہونے والی دہشتگردی کے حوالہ سے مکرم عبدالمنان ناہیدؔ صاحب کی نظم بعنوان ''ظلم'' شائع ہوئی ہے۔ اس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ہدف گولیوں کے نہتے نمازی
بجز ظلم کے اس کا عنوان کیا ہے
مجھے مار کر کیا مٹا دو گے مجھ کو
یہ تُو نے تو سوچا ہی نادان کیا ہے
ہوں سو جسم، سو جاں ہوں، سو بار قرباں
یہ اک جسم کیا ہے یہ اک جان کیا ہے
یہ شہدائے لاہور سمجھا گئے ہیں
وفا کیا ہے اور عہد و پیمان کیا ہے
تجھے دشمن دین و ایماں خبر کیا
ہے عرفان کیا چیز، ایمان کیا ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
September 16, 2016 – September 22, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday September 16, 2016

00:05	World News
00:25	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 139-147 with Urdu translation.
00:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 47.
01:00	Peace Symposium Address: Rec. March 14, 2015.
02:30	Spanish Service
03:10	Pushto Service
03:45	Tarjamatul Qur'an Class: Surah An-Nisaa, verses 61-77 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on May 17, 1995.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 169.
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 148-154 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'preaching of Islam'.
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 48.
06:55	Waqf-e-Nau Ijtema Girls: Rec. Feb 28, 2015.
07:00	Peace Symposium Address: Rec. March 14, 2015.
07:50	In His Own Words
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on September 10, 2016.
09:55	Indonesian Service
10:55	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30	Live Transmission From Baitul Futuh
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Transmission From Baitul Futuh
13:35	Tilawat: Surah Al-An'aam,, verses 96-111.
13:50	Seerat-un-Nabi
14:30	Shotter Shondane: Recorded on July 28, 2016..
15:35	Sach To Ye Hai
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:25	Peace Symposium Address [R]
19:45	In His Own Words [R]
20:20	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday September 17, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Qur'an
01:00	Peace Symposium Address
01:45	Dars-e-Hadith
02:05	Friday Sermon
03:15	Rah-e-Huda
04:45	Liqa Maal Arab: Session no. 170.
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 155-160 with Urdu translation.
06:10	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 53.
07:00	Jalsa Salana UK Address: Rec. July 24,, 2009.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Programme no. 30.
09:00	Question And Answer Session: An Urdu question and answer session with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra). Recorded on October 21, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Rec. September 16, 2016.
12:15	Tilawat: Surah Al-Ahzaab and Surah Saba'.
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
14:00	Shotter Shondane: Recorded on July 29, 2016.
15:05	Maidane Amal Ki Kahani
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana UK Address [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 196.
20:30	International Jama'at News [R]
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:30	Story Time [R]
23:00	Friday Sermon [R]

Sunday September 18, 2016

00:10	World News
00:25	Tilawat
00:35	In His Own Words
01:05	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana UK Address Address
02:30	Story Time
02:55	Friday Sermon
04:05	Maidane Amal Ki Kahani
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 171.
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 161-169 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 48.
07:00	Bustan-e-Waqf-e-Nau Class: Rec. Feb. 14, 2016.
08:00	Faith Matters: Programme no. 196.
09:00	Question and Answer Session: Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Rec. March 3, 1996.
09:55	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on April 03, 2015.
12:00	Tilawat: Suraj Al-An'aam, verses 121-133.
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain [R]
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on Sept. 16, 2016.
14:10	Shotter Shondane: Recorded on July 29, 2016.
15:10	Quranic Archeology
16:00	French Service
16:30	German Service
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:25	Bustan-e-Waqf-e-Nau Class [R]
19:30	Beacon Of Truth: Recorded on March 23, 2016.
20:35	Roots To Branches
21:00	Press Point: Recorded Septmeber 18, 2016.
22:00	Friday Sermon [R]
23:10	Question And Answer Session [R]

Monday September 19, 2016

00:15	World News
00:30	Tilawa
00:50	Ashab-e-Ahmad
01:20	Bustan-e-Waqf-e-Nau Class
02:30	Roots To Branches
03:00	Friday Sermon
04:20	In Hi;s Own Words
04:55	Liqaa Maal Arab: Session no. 172.
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 170-180 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 53.
07:05	Aao Urdu Seekhain
07:25	IAAAE Symposium: Recorded on May 02, 2015.
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood: An Urdu discussion on the life and character of the Promised Messiah (as).
09:00	French Mulaqat: Hadhrat Khalifatul Masih IV holds a question & answer session for French speaking friends. Rec. December 23, 1997.
10:05	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on April 15, 2016.
11:20	Seerat-un-Nabi
11:55	Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 134-145.
12:10	Dars-e-Hadith
12:20	Al-Tarteel [R]
12:50	Friday Sermon: Recorded on October 22, 2010.
14:05	Shotter Shondane: Recorded on July 30, 2016.
15:05	Seerat-un-Nabi [R]
15:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
15:55	Rah-e-Huda: Recorded on September 17, 2016.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	IAAAE Symposium [R]
19:05	Somali Service
19:40	Khilafat-e-Haqqa Islamiyyah
20:25	Rah-e-Huda [R]
22:00	Friday Sermon [R]
23:20	Seerat-un-Nabi [R]

Tuesday September 20, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:45	Al-Tarteel
01:15	IAAAE Symposium
01:50	Aao Urdu Seekhain
02:55	Friday Sermon
04:15	In His Own Words
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 173.
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 181-187 with Urdu translation.
06:15	Darse Majmooa Ishtihirat
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 49.
07:00	Bustan-e-Waqf-e-Nau: Rec. February 14, 2016.
08:10	Philosophy Of The Teachings Of Islam
08:30	Noor-e-Mustafwi
09:00	Question & Answer Session: Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on March 3, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on September 16, 2016.
12:10	Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 146-155.
12:25	Dars-e-Majmooa Ishteharaat
12:45	Yassarnal Quran [R]
13:05	Faith Matters: Programme no. 196.
14:00	Shotter Shondane: Recorded on July 30, 2016.
15:15	Spanish Service
16:05	Philosophy Of The Teachings Of Islam [R]
16:35	Islami Mahino Ka Ta'aruf
17:20	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
19:25	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on September 16, 2016.
20:30	The Bigger Picture: Recorded on June 07, 2016.
21:25	Birdville Track
21:55	Faith Matters [R]
22:50	Question And Answer Session: Recorded on March 03, 1996.

Wednesday September 21, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars Majmooa Ishteharaat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:15	Islami Mahino Ka Ta'aruf
01:45	Bustan-e-Waqf-e-Nau
02:45	In His Own Words
03:20	Story Time
03:45	Philosophy Of The Teachings Of Islam
04:05	Noor-e-Mustafwi
04:25	Birdville Track
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 174.
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 188-195 with Urdu translation.
06:10	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 53.
07:00	Jalsa UK Address To Ladies: Rec July 25, 2016.
08:00	The Bigger Picture: Rec. on June 07, 2016.
08:45	A Brief History Of Denmark
09:00	Question & Answer Session: Rec. Oct. 21, 1995.
09:50	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on September 16, 2016.
12:00	Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 156-166.
12:10	Aao Husne Yaar Ki Batain Karain [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on Sept. 10, 2010.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Deeni-o-Fiqahi Masail
16:15	A Brief History Of Denmark [R]
16:30	Faith Matters: Programme no. 195.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana UK Address To Ladies [R]
19:30	French Service
20:30	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:05	Kids Time [R]
21:40	A Brief History Of Denmark [R]
21:55	Friday Sermon [R]
22:50	Intikhab-e-Sukhan: Rec. September 17, 2016.

Thursday September 22, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	In His Own Words
01:05	Al-Tarteel
01:35	Jalsa Salana UK Address To Ladies
02:30	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:05	Khazeena-e-Urdu
03:45	A Brief History Of Denmark
04:00	Faith Matters
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 182.
06:05	Tilawat & Darse Majmooa Ishtihirat
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 49.
07:05	UK Jamia Sports Day Huzoor Address: Recorded on May 02, 2015.
07:50	Open Forum
08:25	In His Own Words
08:55	Tarjamatul Qur'an Class: Surah An-Nisaa, verses 78-92 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on May 18, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:05	Japanese Service
11:20	Qur'an Sab Se Acha
12:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 1-22.
12:15	Dars Majmooa Ishtehataat
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Beacon Of Truth: Recorded on May 22, 2016.
14:05	Friday Sermon: Recorded on Sep. 16, 2016.
15:10	Importance Of Higher Education
15:55	Persian Service
16:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:25	UK Jamia Sports Day Huzoor Address [R]
19:10	Qur'an Sab Se Acha
19:45	Faith Matters: Programme no. 195.
20:50	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:00	Open Forum [R]
22:50	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 | Friday 16 September, 2016 | Issue No. 38

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 2016ء کی مختصر رپورٹ

☆......جاپانی اکثر سوچتے ہیں کہ وہ کونسی روح اور طاقت ہے جو جماعت کے جذبۂ خدمت کے پیچھے کارفرما ہے۔جلسہ سالانہ میں شامل ہوکر اور حضورانور کے خطابات سُن کر مجھے اس سوال کا جواب مل گیا ہے کہ خلافت احمدیہ ہی وہ منبع ہے جس سے جماعت احمدیہ خدمت خلق اور امن عالم کے میدان میں کارنامے انجام دے رہی ہے۔حضور کے خطابات بتاتے ہیں کہ آپ خدا تعالیٰ کے تعلق کے نتیجہ میں بولتے اور جماعت کی تربیت کرتے ہیں۔ ☆......دنیا عالمی اخلاقی مشکلات کا بھی شکار ہے۔اوران مشکلات کا حل اصل میں اسلام ہی ہے۔اوراسلام ہی پیار، محبت پھیلانے کا ذریعہ ہے۔اس کا پرچار آپ پوری دنیا میں کررہے ہیں...... ☆...... میں سیرالیون کے باشندوں اور صدر مملکت کی طرف سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے انتہائی مشکل حالات میں جس رحمدلی اور مخلصانہ دوستی کا مظاہرہ کیا ہے ہم اسے کبھی بھی نہیں بھولیں گے۔...... ☆......آج یہ جلسہ بہترین مثال ہے کہ ہم اختلافات کے باوجود پُرامن رہ سکتے ہیں۔...... ☆...... اسلام کے حقیقی سفیروں کا کردار احمدی ہی ادا کررہے ہیں۔...... ☆...... مجھے آپ کے جلسہ میں شامل ہوکر بہت خوشی ہوئی ہے۔ مجھے آپ کے بین الاقوامی کاموں کا پتہ چلا ہے۔...... ☆......حضورانور کا انسانیت کے لئے پُرامن اور برابری کا پیغام، لوگوں کا اکٹھے ہوکر اچھائی کے لئے کام کرنے کا پیغام اور مستحق لوگوں کی امداد کرنے کا پیغام ایک ایسا اہم پیغام ہے جو دنیا بھر کے لوگوں سے تعلق رکھتا ہے۔...... ☆......دنیا کے موجودہ حالات میں جہاں ہم مشکلات کے حل کے لئے جوابات کے متلاشی ہیں حضورانور کی باتیں مسلسل سچ ثابت ہوتی ہیں۔...... ☆...... غانا میں جماعت احمدیہ ایک پُرامن جماعت کے طور پر مشہور ہے۔اور دوسرے فرقوں کے ساتھ امن و آشتی کے ساتھ رہنے کے بارہ میں معروف ہے۔اور تعلیم، صحت اور قیامِ امن کے لئے جماعت کی انسانی خدمات وہاں سب پر عیاں ہیں۔

مختلف معزز مہمانوں کے ایڈریسز۔جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور خدمت انسانیت کے کاموں پر خراج تحسین۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفراللہ عاجزؔ + فرخ راحیل

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن
ہفتہ 13/اگست 2016ء

(حصہ دوم)

جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس

جلسہ سالانہ UK کے تیسرے اجلاس کا آغاز تین بج کر 14 منٹ پر ہوا۔اس اجلاس کی صدارت مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے کی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ نے سورۃ النصر کی تلاوت کرنے کی سعادت پائی۔

بعدازاں درج ذیل معزز مہمانوں نے ایڈریسز پیش کئے۔ذیل میں ان کے ایڈریسز کا خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے:

Tetsuhiro Aoyame Yosef...... (صدر اینگلکن چرچ جاپان)** نے اپنا خطاب جاپانی زبان میں کیا۔خطاب کا مختصر اردو ترجمہ مکرم انیس احمد ندیم صاحب مبلغ سلسلہ جاپان نے پیش کیا۔آپ نے کہا کہ Tetsuhiro Aoyame Yosef نے جاپان میں آنے والے زلزلہ اور تسونامی کے بعد جماعت احمدیہ کی خدمات پر جاپانی قوم اور سیدنا امیرالمومنین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد کہا کہ جاپانی اکثر سوچتے ہیں کہ وہ کونسی روح اور طاقت ہے جو جماعت کے جذبۂ خدمت کے پیچھے کارفرما ہے۔جلسہ سالانہ میں شامل ہوکر اور حضورانور کے خطابات سُن کر مجھے اس سوال کا جواب مل گیا ہے کہ خلافت احمدیہ ہی وہ منبع ہے جس سے جماعت احمدیہ خدمت خلق اور امن عالم کے میدان میں کارنامے انجام دے رہی ہے۔حضور کے خطابات بتاتے ہیں کہ آپ خدا تعالیٰ کے تعلق کے نتیجہ میں بولتے اور جماعت کی تربیت کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ ساری دنیا حضور کی قیادت میں ایک خاندان کی طرح ہو جائے اور امن کا گہوارہ بن جائے۔جزاکم اللہ۔

Councillor Richard Clifton...... (میئر آف Sutton) نے کہا: میں ساکنین Sutton کی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔Sutton سینٹرل لندن سے 10 سے 15 میل جنوب کی جانب واقع ہے۔اوراس کی آبادی تقریباً دو لاکھ ہے۔......میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے افراد جماعت احمدیہ مسلمہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وہ سٹن میں ہماری کمیونٹی اور civic society کا فعال حصہ ہیں۔آپ لوکل سوسائٹی میں اتنا حصہ ڈالتے ہیں کہ بعض افراد جماعت Sutton میں Councillor بھی ہیں۔گزشتہ مئی میں سٹن میں جماعت نے ایک نہایت شاندار امن کانفرنس کا انعقاد کیا۔ یہ پروگرام اتنا شاندار تھا کہ میری کوشش ہے کہ اسے ایک سالانہ پروگرام بنایا جائے۔میری خاص یادوں میں آپ کا کھانا بھی ہے کیونکہ مجھے آپ کے کھانے بہت پسند ہیں۔ میری یادوں کا حصہ آپ کی اچھی تقاریر بھی ہیں جن میں اس زمانہ سے تعلق رکھنے والا کلیدی پیغام تھا۔اوراس پیغام کا پرچار آپ کی جماعت کررہی ہے۔آپ کی تقاریر 'امن سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'، وفاداری، آزادی، برابری، باہمی عزت اور امن پیغام پر مشتمل تھیں۔ہمیں چاہئے کہ ان اعلیٰ پیغامات کا پرچار کریں اور مَیں جانتا ہوں کہ آپ کی جماعت ان عظیم پیغامات کا پرچار کررہی ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔آپ کے جلسہ میں شامل ہوکر میں بہت متأثر ہوا ہوں۔آپ کی جماعت تادیر یہ اچھے کام جاری رکھے۔

Davor Bernadic...... (ممبر آف پارلیمنٹ کروشیا) نے کہا: السلام علیکم، مجھے بہت خوشی ہے کہ مَیں آج یہاں موجود ہوں۔مجھے بہت سے نئے دوست ملے ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ تعاون کررہے ہیں اور جماعت کی تنظیم Humanity First کروشیا کے ساتھ بھی دو سال سے زائد عرصہ سے کام کررہے ہیں۔ کروشیا میں پیار پھیلانے، لوگوں کی دیکھ بال کرنے اور امن کے قیام کے لئے بہت سے کام ہو رہے ہیں۔یہ کام ضرورتمند لوگوں کی مدد کے ذریعہ ہو رہا ہے۔خاص طور پر بچوں کی مدد کی جا رہی ہے جنہیں کینسر اور Down Syndrome کی بیماریاں لاحق ہیں۔اس کام کے لئے مَیں آپ کی تنظیم کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ Humanity First انسانیت کی خدمت کے لئے بالکل درست نام ہے۔

میں اپنے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو کروشیا سے میرے ساتھ موجود ہیں اور میرے نئے احمدی دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں یہاں شامل ہونے کا موقع دیا گیا اور پُرامن اقدار کو share کرنے کا بھی موقع دیا گیا۔ان اقدار کی ہماری سوسائٹی میں آجکل بہت ضرورت ہے کیونکہ دنیا عالمی مشکلات سے دوچار ہے۔ ذاتی طور پر میں یہ بھی کہوں گا کہ دنیا عالمی اخلاقی مشکلات کا بھی شکار ہے۔اوران مشکلات کا حل اصل میں اسلام ہی ہے۔اوراسلام ہی پیار، محبت پھیلانے کا ذریعہ ہے۔اس کا پرچار آپ پوری دنیا میں کررہے ہیں اور خاص طور پر اپنی تنظیم Humanity First کے ذریعہ کررہے ہیں۔مَیں آپ کا اس سلسلہ میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

Chernor Maju Bah...... (ممبر آف پارلیمنٹ سیرالیون) نے دنیا بھر میں مشکلات اور اپنے مُلک سیرالیون میں مختلف مشکلات کا ذکر کرنے کے بعد کہا کہ یہ جلسہ ایک یاددہانی کے طور پر ہے کہ دنیا میں بھائی چارہ کی بہت ضرورت ہے۔مجموعی طاقت کی انفرادی طاقت سے زیادہ اہمیت ہے۔...... پیار، محبت اور ایک دوسرے کے لئے فکرمند ہونے کا مظاہرہ آج کئی ایسے ملکوں سے آئے ہوئے شاملین نے کیا ہے جن کے اپنے ملکوں میں جماعت کا ساتھ نہیں دیا جاتا۔جماعت احمدیہ نے کبھی بھی ملک سیرالیون کا ساتھ نہیں چھوڑا حالانکہ سیرالیون کی تاریخ میں 1991ء سے 2002ء تک پُرتشدد civil war شامل ہے۔ اورایبولا وائرس 2014ء سے 2015ء میں پھیلا۔جماعت احمدیہ نے وقت کے ساتھ ساتھ مثبت کردار کے ساتھ اپنے نقش ثبت کئے ہیں۔ میں سیرالیون کے باشندوں اور صدر مملکت کی طرف سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے انتہائی مشکل حالات میں جو رحمدلی اور مخلصانہ دوستی کا مظاہرہ کیا ہے ہم اسے کبھی بھی نہیں بھولیں گے۔یہی ایک وجہ تھی کہ وائس پریذیڈنٹ نے گزشتہ سال اپنی انتہائی مصروفیات کے باوجود جلسہ میں شامل ہوکر آپ کا شکریہ ادا کیا۔مقرر موصوف نے کہا کہ مسلمانوں کے دو دوست ہوتے ہیں۔نمبر 1: اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور نمبر 2: ایسے لوگ جنہیں دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔احمدیہ مشن وہ دوست ہے جسے دیکھ کر مسلسل اللہ یاد آتا ہے۔

Councillor John Ward...... (میئر آف Farnham) نے فارنہم council اور جماعت احمدیہ کے قیام کی مماثلتیں بیان کرنے کے بعد کہا کہ میڈیا اور امن مخالف لوگ آپ کے دین اور میرے دین عیسائیت میں

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں